اسلامی فقہ کے اجمالی تعارف و تاریخ پر مشتمل ایک گراں قدر تصنیف

فقہِ اسلامی

تعارف اور تاریخ

www.KitaboSunnat.com

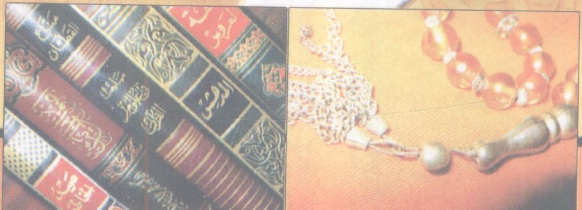

پروفیسر اختر الواسع

محمد فہیم اختر ندوی

مکتبہ قاسم العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی فقہ کے اجمالی تعارف وتاریخ پر مشتمل ایک گراں قدر تصنیف

فقہ اسلامی

تعارف اور تاریخ

پروفیسر اختر الواسع

محمد فہیم اختر ندوی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قاسم العلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــــــــــــ فقہ اسلامی : تعارف اور تاریخ

مصنفین ـــــــــــــــــــــ پروفیسر اختر الواسع، محمد فہیم اختر ندوی

اہتمام ـــــــــــــــــــــ ملک اسد علی قاسمی

مطبع ـــــــــــــــــــــ گنج شکر پریس

ناشر ـــــــــــــــــــــ مکتبہ قاسم العلوم

تاریخ اشاعت ـــــــــــــــــــــ اکتوبر 2011ء

تعداد ـــــــــــــــــــــ 500

قیمت ـــــــــــــــــــــ

ڈسٹری بیوٹرز

ملک اینڈ کمپنی

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، پاکستان

042-37231119 , 0321-4021415

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان لوگوں کے نام

- جنھوں نے اللہ کے اس فرمان کو اپنا شعار بنایا کہ

"فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين
ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون"

[ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ
نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے
علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ پرہیز کرتے]

(سورہ توبہ:۱۲۲)

- اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ان کی مشعل راہ رہی

"من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين"
[اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے]

(بخاری شریف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ ۲۰

پہلا باب

آغاز، تعریف، تقسیم

تمہید ۲۵

فقہ کا لغوی معنی ۲۶

فقہ کی اصطلاحی تعریف ۲۶

فقہ اور شریعت میں فرق ۲۹

فقہی احکام کی قسمیں ۳۱

دوسرا باب

فقہ اسلامی کے مصادر

الف: شریعت کے بنیادی مصادر ۳۸

۱۔ کتاب اللہ (قرآن) ۳۸

۲۔ سنت رسول اللہ ۴۰

۳۔ اجماع ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔قیاس ۴۵

ب: شریعت کے ثانوی مصادر ۴۸

۵۔استحسان ۴۸

۶۔استصلاح ۵۱

۷۔عرف ورواج ۵۳

۸۔استصحاب ۵۷

۹۔سدذرائع ۶۰

۱۰۔پچھلی شریعت ۶۲

۱۱۔قول صحابی ۶۴

تیسرا باب

فقہ اسلامی کی تاریخ۔ آغاز تاحال

فقہ اسلامی میں تنوع اور وسعت ۶۹

فقہ اسلامی کے ادوار ۷۱

پہلا دور: آغاز وحی تا وفات نبوی ۷۲

صرف دو مصادر شریعت ۷۲

احکام میں تدریج، آسانی اور حکمت ۷۳

قرآن وحدیث کی روایت ونقل ۷۴

لفظ فقہ کا استعمال ۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا دور: عہد خلفائے راشدین ۷۶
نئے مسائل کی کثرت ۷۶
اجماع اور قیاس کا اضافہ ۷۷
صحابہ میں اختلاف رائے ۷۸
قرآن کی یکجا تدوین ۷۸

تیسرا دور: مابعد خلافت راشدہ تا اوائل دوسری صدی ۸۰
مسائل کے استنباط میں دو رجحان ۸۰
شریعت کے ثانوی مصادر کا اضافہ ۸۱
وضع حدیث کا فتنہ ۸۱
تدوین حدیث ۸۲

چوتھا دور: اوائل دوسری صدی تا نصف چوتھی صدی ۸۳
اس دور کی خصوصیات ۸۳
اصول فقہ کی تدوین ۸۴
فقہی اصطلاحات کا ظہور ۸۵
فقہ تقدیری ۸۵
فقہی قواعد ۸۵
کتب حدیث کی تصنیف ۸۶
فن جرح وتعدیل ۸۶
تدوین فقہ ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	تقلید میں توسع	۸۷
پانچواں دور:	نصف چوتھی صدی تا نصف ساتویں صدی	۸۸
	چوتھے دور پر ایک نظر	۸۸
	پانچویں دور کی صورت حال	۸۹
	احکام کے علل کی تحقیق	۸۹
	ترجیح اور تخریج	۹۰
	نئے مسائل میں اجتہاد	۹۰
	فقہی تصنیفات	۹۱
	فقہی مناظرے ومباحثے	۹۲
چھٹا دور:	نصف ساتویں صدی تا تیرہویں صدی	۹۳
	فقہی متون کا طریقہ	۹۴
	کتب فتاوی	۹۴
	فقہی قانون سازی	۹۵
ساتواں دور:	تیرہویں صدی تا نصف چودھویں صدی	۹۶
	مجلۃ الاحکام العدلیہ	۹۶
	قانون سازی میں فقہی مسالک سے استفادہ	۹۷
	مجلۃ کے احکام کی منسوخی	۹۷
آٹھواں دور:	مابعد عالمی جنگ دوم تا جاری	۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شریعت کا نفاذ ۹۹
اجتماعی اجتہاد کے ادارے ۱۰۰
اجتماعی اجتہاد کا طریقہ ومنہج ۱۰۱
مختلف مسالک سے استفادہ ۱۰۲
انسائیکلو پیڈیائی اسلوب ۱۰۳

چوتھا باب
فقہی مسالک

فقہی مسالک کا مفہوم ۱۰۷
فقہی مسالک کا پس منظر ۱۰۷
موجودہ فقہی مسالک کی وجہ ۱۰۹

الف:اہل سنت کے فقہی مسالک ۱۱۰
ا۔فقہ حنفی ۱۱۰
فقہ حنفی کا تعارف ۱۱۰
امام ابوحنیفہ ۱۱۱
منہج اور خصوصیات ۱۱۲
اجتماعی تدوین فقہ ۱۱۴
طریقۂ استنباط ۱۱۴
بنیادی کتابیں ۱۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔فقہ مالکی	۱۱۸
فقہ مالکی کا تعارف	۱۱۸
امام مالک بن انس	۱۱۸
خصوصیات وامتیازات	۱۲۱
منہج استنباط	۱۲۱
بنیادی کتابیں	۱۲۲
۳۔فقہ شافعی	۱۲۳
فقہ شافعی کا تعارف	۱۲۳
امام شافعی	۱۲۴
خصوصیات وامتیازات	۱۲۵
ابتدائی کتابیں	۱۲۷
منہج استدلال	۱۲۸
۴۔فقہ حنبلی	۱۲۹
فقہ حنبلی کا تعارف	۱۲۹
امام احمد بن حنبل	۱۲۹
خصوصیات اور منہج	۱۳۰
ابتدائی کتابیں	۱۳۱
طریقۂ استدلال	۱۳۲
۵۔فقہ اہل حدیث	۱۳۳
تعارف	۱۳۳
امتیازات وخصوصیات	۱۳۴
نامور شخصیات	۱۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب: شیعی فقہی مسالک ۱۳۵
تعارف ۱۳۵
خصوصیات ۱۳۵
فرقے ۱۳۶
فقہی مسلک ۱۳۶
۱۔ فقہ جعفریہ ۱۳۸
فقہ جعفریہ کا تعارف ۱۳۸
امام جعفر صادق ۱۳۹
امتیازات و خصوصیات ۱۳۹
بنیادی کتابیں ۱۴۰
۲۔ فقہ زیدیہ ۱۴۱
فقہ زیدیہ کا تعارف ۱۴۱
امام زید بن علی زین العابدین ۱۴۱
بنیادی کتابیں ۱۴۲
امتیازات ۱۴۲
ج: غیر مروجہ فقہی مسالک ۱۴۳
فقہی مسالک کی کثرت ۱۴۳
رواج اور زوال ۱۴۳
اول: وہ فقہی مسالک جو ایک عرصہ تک رائج رہ کر ختم ہو گئے
۱۔ فقہ اوزاعی ۱۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف ۱۴۵
امام اوزاعی ۱۴۵
فقہی کتاب ۱۴۶
۲۔فقہ طبری ۱۴۷
امام طبری ۱۴۷
۳۔فقہ ظاہری ۱۴۸
تعارف ۱۴۸
امام داؤد ظاہری ۱۴۸
کتابیں ۱۴۹
امام ابن حزم ۱۴۹

دوم: وہ فقہی مسالک جو رائج نہیں ہوئے ۱۵۱
۱۔محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ۱۵۱
۲۔سفیان بن سعید ثوری ۱۵۱
۳۔شریک بن عبداللہ نخعی ۱۵۱
۴۔ابوسعید حسن بن یسار بصری ۱۵۲
۵۔ابوثور ابراہیم بن خالد ۱۵۲

پانچواں باب

فقہی علوم

فقہی علوم کی قسمیں ۱۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔اصول فقہ ۱۵۷
صحابہ کے یہاں اصول فقہ کا استعمال ۱۵۷
تصنیف کا آغاز ۱۵۸
تصنیف کے دو اسلوب ۱۵۸
۲۔قواعد فقہیہ ۱۶۰
قواعد کا مفہوم ۱۶۰
قواعد کا استعمال ۱۶۰
تدوین قواعد ۱۶۱
قواعد اور ضوابط ۱۶۲
۳۔اشباہ و نظائر اور فروق ۱۶۳
تعارف اور تعریف ۱۶۳
تصنیفات ۱۶۴
۴۔مقاصد شریعت ۱۶۵
تعارف ۱۶۵
انسانی مصالح ۱۶۵
مقاصد کے تین درجے ۱۶۶

چھٹا باب

اجتہاد اور تقلید

الف:اجتہاد ۱۷۱
اجتہاد کی تعریف ۱۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کی اہمیت	۱۷۱
اجتہاد کا آغاز	۱۷۲
اجتہاد کا محل و مقام	۱۷۳
اجتہاد کے شرائط	۱۷۵
عربی زبان کا علم	۱۷۵
قرآن کا علم	۱۷۶
سنت کا علم	۱۷۶
قیاس کا علم	۱۷۷
مقاصد شریعت کا علم	۱۷۷
تجزی اجتہاد	۱۷۸
اجتہاد میں اختلاف رائے	۱۷۹
طریقۂ اجتہاد	۱۷۹
تخریج مناط	۱۸۰
تنقیح مناط	۱۸۰
تحقیق مناط	۱۸۱
ہر زمانہ میں اجتہاد	۱۸۱
مجتہدین کے مراتب	۱۸۲
ب: تقلید	۱۸۴
تقلید کی تعریف	۱۸۴
تقلید کے مخاطب	۱۸۴
واجب تقلید اور حرام تقلید	۱۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقلید کی ممانعت ۱۸۵

ساتواں باب
فقہی اختلاف

فقہی اختلاف ۔ توجیہ اور جواز ۱۸۹

فقہی اختلاف کا پس منظر ۱۹۱
ثبات اور تغیر ۱۹۲
اختلاف رائے کی جگہ ۱۹۲
عہد رسالت میں اختلاف فہم ۱۹۳
صحابہ میں اختلاف رائے کی نوعیت ۱۹۳

فقہی اختلاف کی تاریخ ۱۹۵
دو طریقے ۱۹۵
دلیل کی بنیاد پر اختلاف ۱۹۶

فقہی اختلاف کے اسباب ۱۹۸
اختلاف کی بنیادی وجہ ۱۹۸
نصوص کی نوعیت سے متعلق اسباب ۱۹۹
نصوص کے فہم سے متعلق اسباب ۲۰۰
نصوص کی عدم موجودگی سے متعلق اسباب ۲۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطعی احکام میں اختلاف نہیں ٢٠٢

ابتدائی صدیوں میں فقہی اختلاف ٢٠٣
نئے مسائل میں صحابہ کرام کا طرز عمل ٢٠٤
صحابہ کا اجتہاد ٢٠٤
صحابہ و تابعین کے دور میں اختلاف رائے باقی رہے ٢٠٦

فقہی اختلاف کی حیثیت ٢٠٧
اختلاف کے فوائد ٢٠٧
سنت صحابہ کی اتباع ٢٠٨
فقہی اختلاف صحابہ و تابعین کی نظر میں ٢٠٨
مجتہدین کی فقہی آراء ٢٠٩
فقہی اختلاف شاہ ولی اللہ کی نظر میں ٢٠٩
فقہی اختلاف کی حیثیت ٢١٠
موجودہ علماء اسلام کا فیصلہ ٢١٠

فقہی اختلاف کے حدود اور ضوابط ٢١٢
شریعت کے متفقہ احکام ٢١٢
اختلاف کے لئے دلیل ٢١٣
دو مختلف رایوں کی حیثیت ٢١٣
فقہی اختلاف اہل علم کے لئے ٢١٤
اختلاف رائے کا طریقہ ٢١٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی اختلاف میں طرز عمل ۲۱۶
فقہی اختلاف میں اسوۂ عمل ۲۱۶
صحابہ و تابعین کا اسوہ ۲۱۶
ائمہ مجتہدین کا اسوہ ۲۱۷

فقہی مسالک میں جمع و تطبیق ۲۱۹
فقہی مسالک کی حقیقت ۲۱۹
فقہی مسالک میں شاہ ولی اللہ کی تطبیق ۲۲۰
فقہی مسالک سے استفادہ ۲۲۰
ایک فقہ بنانے کی رائے غلط ۲۲۱

آٹھواں باب

فقہی کتابیں

فقہی تصنیف کی تاریخ ۲۲۵
فقہ حنفی کی کتابیں ۲۲۷
فقہ مالکی کی کتابیں ۲۳۰
فقہ شافعی کی کتابیں ۲۳۳
فقہ حنبلی کی کتابیں ۲۳۵
فقہ جعفریہ کی کتابیں ۲۳۷
فقہ زیدیہ کی کتابیں ۲۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ ظاہری کی کتابیں ۲۴۰
تقابلی فقہ کی کتابیں ۲۴۱
چند مشہور کتب فتاوی ۲۴۴

نواں باب

فرہنگ فقہی اصطلاحات

الف تا ی ۲۵۱۔۲۷۴

حوالہ جات

پہلا باب تا نواں باب ۲۷۵۔۲۸۳

اشاریہ

شخصیات، کتابیں اور مقامات ۲۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید اور اس کے آخری رسول کی سنت نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانی دنیا کے لئے سب سے بہترین ہدایت نامہ، سب سے عمدہ نظام زندگی اور سب سے عادلانہ قانون ہیں۔ یہ دونوں ہر قسم کے ظلم کو ختم کرتے ہیں۔ عدل اور انصاف کو ہر قیمت پر نافذ کرتے ہیں اور تمام انسانوں کو ایک آدم کی اولاد بتا کر سب کے ساتھ برابری اور مساوات کا معاملہ کرتے ہیں۔

قرآن اور سنت کے عملی احکام کا نام فقہ اسلامی ہے۔ کچھ احکام قرآن اور سنت کے متعین کردہ ہیں اور کچھ احکام قرآن وسنت کے اصولوں سے مستنبط کئے ہوئے ہیں۔ ان دونوں قسم کے احکام سے مل کر فقہ اسلامی عملی قانون بن کر سامنے آتی ہے۔ اس لحاظ سے فقہ اسلامی ہی دراصل انسانی زندگی سے ہر قدم پر اور ہر لحہ مربوط رہتی ہے۔ اور یہی قرآن وسنت کی روشن تعلیمات کو نمایاں کرتی ہے۔

فقہ اسلامی ایک وسیع موضوع ہے۔ آغاز سے لے کر اب تک اس پر عظیم الشان کام ہوتے رہے۔ اس سے نئے نئے علوم کی شاخیں نکلیں۔ اس پر بے شمار کتابیں تصنیف کی گئیں۔ فقہ کے ماہرین نے اپنے اپنے زمانہ کے مسائل پر احکام کی تطبیق کے لئے اجتہادات کئے اور نئے مسائل کے احکام بتائے۔ انھوں نے قرآن وسنت پر عام انسانوں کے بسہولت عمل کرنے کے لئے احکام کے مجموعے تیار کئے اور عقائد وعبادات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لے کر سماجیات و معاشیات اور معاملات تک زندگی کے بیشتر ممکنہ واقعات کے لئے شرعی قوانین مرتب کر دئے۔ فقہ اسلامی کی یہ پوری تاریخ بڑی دلچسپ، بہت مفید اور ہماری زندگی سے بہت ہی مربوط ہے۔

فقہ اسلامی ایک زندہ موضوع ہے۔ زندگی کی نئی نئی ایجادات اور نئی تحقیقات کے ساتھ اس کا رشتہ قائم رہتا ہے۔ زمانہ کی تبدیلیوں اور بدلتے عرف و رواج پر بھی یہ گہری نظر رکھتی ہے۔ کیونکہ فقہ اسلامی کی ذمہ داری دوہری ہے۔ ایک طرف وہ نئے اور بدلتے حالات میں لوگوں کو اچھے برے سے آگاہ کرتی ہے اور ان کے سامنے نقشہ عمل پیش کرتی ہے۔ دوسری جانب وہ خود ان تحقیقات اور ایجادات کی رخ بندی بھی کرتی ہے اور ان کے لئے نقشہ راہ بناتی ہے۔ اس طرح فقہ اسلامی کا موضوع زندہ و متحرک اور حیات آفریں رہتا ہے۔ اور ایک ساتھ اس میں اہل علم اور عوام دونوں قسم کے لوگوں کے لئے دلچسپی ہوتی ہے۔ اہل علم و دانش اور ماہرین فن اس کی روشنی میں اپنا فریم ورک متعین کرتے ہیں اور اس سے اصولی ہدایت حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کی تحقیقات اور ان کے اجتہادات شریعت کی آفاقی تعلیمات سے ہم آہنگ رہیں۔ اور عوام الناس کو اپنی زندگیوں کے تمام معاملات میں واضح قانون اور شرعی احکام معلوم ہوتے ہیں۔

فقہ اسلامی کے اس زندہ اور وسیع موضوع کا مطالعہ ضروری بھی ہے اور قابل قدر بھی۔ یہ مقام شکر پروردگار ہے کہ زیر نظر کتاب "فقہ اسلامی۔ تاریخ اور تعارف" میں ایسے موضوع کا بڑی حد تک احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی کے آغاز سے لے کر موجودہ دور تک کی عہد بہ عہد تاریخ اور ہر عہد کی خصوصیات و خدمات۔ فقہ اسلامی کی تعریف و تعارف اور مختلف جہتی تقسیم۔ فقہ اسلامی کے مصادر: یعنی قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے لے کر استحسان، مصالح مرسلہ، عرف و عادت اور سد ذرائع وغیرہ شرعی دلائل۔ فقہی مسالک یعنی: حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور مسلک اہل حدیث۔ نیز فقہ جعفریہ و فقہ زیدیہ۔ اور ان کے علاوہ وہ فقہی مسالک جو کچھ عرصہ رائج رہے یا بالکل رائج نہ ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی علوم وفنون۔ فقہی اختلاف، اس کی حیثیت و اسباب اور فقہی مسالک میں تطبیق۔ اجتہاد وتقلید کی حقیقت وتعارف۔ اسی طرح مختلف مسالک کی معروف فقہی کتابیں۔ اور آخر میں سو سے زائد مروج فقہی اصطلاحات کی فرہنگ اس کتاب کے علاحدہ علاحدہ ابواب ہیں۔ مندرجات کے اس اشارہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب فقہ اسلامی کے متعلقہ موضوعات کا کس حد تک احاطہ کررہی ہے۔

فقہ اسلامی کے مختلف پہلوؤں پر بالخصوص عربی زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ بڑی بڑی عبقری شخصیتوں اور علمائے امت نے اس پر قلم اٹھایا ہے اور ان کی تحقیقات ہمیشہ اس دشت کے رہ نوردوں کے لئے سرمہ چشم بنتی رہیں گی۔ اردو زبان جو نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلی بہت بڑی آبادی کی زبان ہے، اس میں بھی اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر وقیع معیار کے کچھ کام اور کچھ تراجم ہوئے ہیں۔ لیکن غالباً اس جامعیت اور احاطہ کے ساتھ کسی کتاب سے اردو کتب خانہ کا دامن خالی ہے۔

یہ کتاب موضوع کی متنوع ہمہ گیری کے ساتھ ساتھ متوازن ضخامت کی حامل ہے۔ نہ تو اتنی مفصل ہے کہ مطالعہ کے لئے وقت فرصت مہیا نہ ہوسکے اور نہ اتنی مختصر کہ موضوع پر گفتگو تشنہ رہ جائے۔ کتاب گرچہ فقہی تاریخ و تعارف کو پیش کررہی ہے جو موضوع خشک بھی ہے اور اصطلاحات سے گراں بار بھی۔ لیکن پھر بھی حتی الامکان اسے آسان زبان اور سہل اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اتنی بات تو کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب اسلوب جدید کے دو عنصر وضاحت بیان اور سلاست زبان کو ساتھ ساتھ رکھتی چلی ہے۔ اس میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ ضروری معلومات کے بعد ان کے حوالے درج کردیے جائیں تاکہ تفصیلی مطالعہ کے شائقین ان کی طرف رجوع کرسکیں۔

ہندوستان کے مدارس میں فقہ اسلامی کا موضوع کئی مراحل میں پڑھایا جاتا ہے، لیکن تدریس کا بڑا حصہ فقہی احکام اور اصول فقہ سے متعلق رہتا ہے، فقہی تاریخ بہت کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیر درس آتی ہے۔ دوسری طرف مختلف یونیورسٹیوں کے اندر اسلامک اسٹڈیز کے شعبہ جات میں نصاب کا ایک اہم حصہ فقہ اسلامی کی تاریخ و تعارف ہے۔ ہر دو جگہوں کے لئے اس موضوع کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ بڑی ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے یہ کتاب توقع ہے کہ دونوں حلقوں میں سہولت کا ذریعہ بنے گی۔ بلکہ فقہ اسلامی کی تاریخ و تعارف سے دلچسپی رکھنے والے دیگر اہل دانش و فکر اور ماہرین قانون کے لئے بھی یہ کتاب ایک مکمل ہینڈ بک اور گائیڈ ثابت ہوگی۔

ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ "اسلامک بک فاؤنڈیشن" جو اسلامی موضوعات پر معیاری کتابوں کی طباعت کے لئے اپنی ایک شناخت رکھتا ہے، اس کے مالک محترم جناب فراست علی صاحب نے بڑی فراخدلی کے ساتھ اس کتاب کی طباعت میں پوری دلچسپی لی، ہم ان کے بے حد مشکور و ممنون ہیں۔

انسانی کوشش خطا سے محفوظ نہیں۔ اس کتاب کے مندرجات میں اگر اہل علم کوئی خطا محسوس کریں تو ضرور اپنی رائے سے ہمیں آگاہ فرمائیں۔ قبولیت حق کے لئے ہمارے سینے ہمیشہ کشادہ ہیں۔

آخر میں ہم اس قادر مطلق کے حضور سراپا شکر و امتنان ہیں جس کی توفیق بے پایاں سے ہی یہ کتاب پایۂ تکمیل تک پہنچ سکی۔ اس کی بارگاہ میں ہم دست بہ دعا ہیں کہ اس کتاب کو اپنی قبولیت سے نوازے اور اسے ہماری مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

۲۵ر جمادی الاول ۱۴۲۵ھ
۱۴ر جولائی ۲۰۰۴ء

پروفیسر اختر الواسع
محمد فہیم اختر ندوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

آغاز، تعریف، تقسیم

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید:

انسانی زندگی کے ساتھ فقہ اسلامی کا رشتہ بڑا گہرا ہے۔ یہ وہ ترازو ہے جس پر انسان کے ہر ہر عمل کو تولا جاتا ہے، فقہ اسلامی وہ پیمانہ ہے جو طے کرتا ہے کہ انسان کا کون سا عمل اور اقدام صحیح ہے اور کون سا ردیہ اور کردار غلط ہے۔ حق اور ناحق کا فیصلہ بھی اسی کی بنیاد پر ہوتا ہے، حرام اور حلال کا معیار بھی یہی ہے۔ غرض انسانی زندگی کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کام اور ہر بڑے سے بڑے عمل کا سرا فقہ اسلامی سے مربوط ہوتا ہے۔ فقہ اسلامی کی یہ ہمہ گیری اور وسعت اسے انتہائی مہتم بالشان بنا دیتی ہے، اور وہ نہ صرف زندہ قانون بن کر انسانی زندگی کے ساتھ ہم آہنگ رہتی ہے، بلکہ زندگی کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتی رہتی ہے۔

اس رخ سے دیکھا جائے تو فقہ اسلامی کا آغاز اس اولین لمحہ سے ہو گیا تھا جب شہر مکہ سے دو میل کے فاصلہ پر حراء پہاڑ کے غار میں اللہ کے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کی اولین آیات اللہ کی طرف سے پہنچائی تھیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اکتالیسواں سال اور رمضان کے مہینہ کی سترہ تاریخ تھی، یہی وہ دن ہے جب فقہ اسلامی کی بنیاد پڑی، پھر یہ تکمیل کی جانب بتدریج بڑھتی رہی۔ عہد نبوت کے بعد تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ مختلف حالات اور مراحل سے گزرتی اور اس میدان میں طرح طرح کی خدمات انجام دی گئیں۔

فقہ اسلامی اس وسیع مفہوم میں 'اسلامی شریعت' کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، اپنے آغاز کے زمانہ میں فقہ اسلامی اسی وسیع معنی میں استعمال ہوتی رہی، لیکن جوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوں زمانہ بڑھتا گیا اور علوم وفنون کی تقسیم اور تشکیل ہوتی گئی، فقہ اسلامی کا مفہوم محدود ہوتا گیا، اور بالآخر وہ ایک مخصوص فن کے لیے استعمال ہونے لگی۔ آئندہ سطور میں فقہ اسلامی کے معانی اور تعریف پر گفتگو سے اس کی وضاحت ہوگی[۱]۔

فقہ کا لغوی معنی:

فقہ کا معنی لغت میں فہم اور سمجھنا ہے، اس معنی میں قرآن کریم میں سورہ ہود کی آیت ۹۱ اور سورہ اسراء کی آیت ۴۴ میں "فقہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

اس کا ایک اور معنی ہے، باریک چیز کا سمجھنا، یعنی کلام کی غرض اور مقصود کو سمجھنا، قرآن کریم کی متعدد آیات میں فقہ کا لفظ اس معنی میں استعمال کرتے ہوئے گہرے غور و فہم سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے[۲]۔

فقہ کی اصطلاحی تعریف:

فقہ کی اصطلاحی تعریف تین مرحلوں میں علاحدہ علاحدہ رہی ہے:

پہلے مرحلہ میں فقہ کا لفظ شریعت کے مترادف تھا، چنانچہ فقہ کا لفظ بول کر وہ تمام احکام مراد لیے جاتے تھے جو اللہ کی جانب سے آئے ہیں، خواہ ان کا تعلق عقائد سے ہو یا اخلاق سے یا اعمال سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں 'فقہ' کا لفظ اس وسیع معنی میں استعمال ہوتا تھا، اور اس معنی کے لحاظ سے وہ لفظ 'علم' کے بھی مترادف تھا۔ قرآن کریم اور سنت نبوی میں لفظ 'فقہ' اس وسیع معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں سورہ توبہ کی آیت ۱۲۲ میں اس مفہوم میں لفظ 'تفقہ' استعمال کیا گیا ہے۔ آیت ہے:

"فلو لانفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين" (توبہ: ۱۲۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[تو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تا کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کرتے]

حدیث شریف میں اس لفظ کا استعمال درج ذیل طریقہ پر ہوا ہے: بخاری شریف میں ایک حدیث ہے:

"من یرد اللہ به خیراً یفقهه فی الدین"

[اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے]

دوسری حدیث ترمذی شریف میں ہے:

"رب حامل فقه غیر فقیه و رب حامل فقه إلی من هو أفقه منه"

[بہت سے فقہ کے حامل غیر فقیہ ہوتے ہیں، اور بہت سے فقہ کے حامل جن دوسرے افراد تک فقہ پہنچاتے ہیں وہ افراد ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں]

اور ترمذی شریف میں ہی ایک حدیث ہے:

"إن رجالا یاتونکم من الارض یتفقهون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بهم خیراً"

[تمہارے پاس کچھ لوگ دین میں تفقہ کے لیے آئیں گے تو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو]

اسی معنی کی رعایت سے فقہ کی تعریف امام ابوحنیفہؒ نے ان الفاظ میں کی ہے:

"معرفة النفس مالها و ماعلیها"

[یعنی وہ علم جس کے ذریعہ انسان اپنے نفع و نقصان اور فرائض و ذمہ داریوں کی معرفت حاصل کرے]

اور امام ابوحنیفہؒ نے عقائد کے موضوع پر اپنی کتاب کا نام "الفقہ الاکبر" رکھا۔

دوسرے مرحلہ میں فقہ کی تعریف میں کچھ تحدید کی گئی، چنانچہ عقائد سے متعلق احکام علاحدہ کر دیے گئے جنہیں علم الکلام یا علم التوحید کہا گیا، اور فقہ کے دائرہ میں عقائد کے علاوہ احکام باقی رہے، اب اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"العلم بالأحكام الفرعية الشرعية المستمدة من الأدلة التفصيلية"

[یعنی تفصیلی دلائل سے مستنبط کیے گئے شرعی فروعی احکام کا جاننا]

اس تعریف کی رو سے عقائد کے اصولی احکام تو فقہ کے دائرہ سے نکل گئے، لیکن وہ امور داخل رہے جن کا تعلق انسان کے عمل و کردار کے بجائے قلبی کیفیات سے ہے، یعنی غرور، تکبر اور حسد وغیرہ کی حرمت جیسے اخلاقی احکام۔

تیسرے مرحلہ میں فقہ کی اصطلاحی تعریف وہ طے پائی جو تا ہنوز باقی ہے، اور اس تعریف پر اہل علم کا اتفاق ہوا، اس تعریف کے الفاظ یوں قرار پائے:

"العلم بالأحكام الشرعيه الفرعية العملية المستمدة من الأدلة التفصيلية"

[یعنی تفصیلی دلائل سے مستنبط کیے گئے شرعی فروعی عملی احکام کا جاننا]

اس تعریف میں صرف ایک لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے، یعنی عملی احکام، اور اس طرح فقہ کے دائرہ سے اخلاقی احکام خارج کر دیے گئے، اور وہ علم الاخلاق یا علم التصوف کے نام سے مشہور ہوئے۔ اب فقہ کی اصطلاحی تعریف یہ رہی کہ انسانی اعمال و افعال سے متعلق شریعت کے وہ فروعی احکام جو تفصیلی شرعی دلائل سے مستنبط کیے گئے ہوں، 'فقہ اسلامی' ہیں۔ [۳]

فقہ کی اس طے شدہ اصطلاحی تعریف سے درج ذیل باتیں واضح ہو جاتی ہیں:

- ذات اور صفات کا علم فقہ نہیں ہے، اس لیے کہ یہ احکام کا علم نہیں ہے؛
- عقلی، حسی اور لغوی احکام کا علم فقہ نہیں ہے، کیونکہ یہ شرعی احکام نہیں ہیں؛
- اعتقادی شرعی احکام فقہ نہیں ہیں، کہ یہ اصول دین کا علم ہے، فروعی احکام کا نہیں؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قلبی شرعی احکام کا علم فقہ نہیں ہے، کیونکہ یہ عملی احکام نہیں، قلبی احکام ہیں؛
- ضروریات دین کا علم فقہ نہیں ہے، جیسے نماز و زکوۃ اور حج و روزہ کا وجوب، سود، زنا اور شراب نوشی و جوئے کی حرمت، کہ یہ احکام کسی استنباط کی وجہ سے نہیں معلوم ہوئے ہیں بلکہ ان کا علم ہر خاص و عام کو لازمی وضروری طور پر ہے۔

فقہ اسلامی کی اصطلاحی تعریف میں ایک بات مزید قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ فقہاء نے سابقہ تعریف دو طرح سے کی ہے، ایک میں تفصیلی دلائل سے مستنبط کیے گئے شرعی فروعی عملی احکام کو جاننا فقہ کہا گیا، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور دوسرے میں خود ان احکام کا مجموعہ فقہ کہلایا۔ دونوں میں فرق یہ ہوا کہ ایک میں احکام کا علم حاصل کرنا فقہ ہوا اور دوسرے میں خود احکام فقہ ہوئے۔[۲۴]

فقہ اور شریعت میں فرق:

فقہ اور شریعت عام طور پر مترادف استعمال ہوتے ہیں، چنانچہ فقہ اسلامی بول کر اسلامی شریعت مراد لیتے ہیں، اور اسی طرح فقہ اسلامی کے لیے اسلامی شریعت کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔

لیکن ان دونوں میں ایک اہم بنیادی فرق ہے۔

'شریعت اسلامی' دراصل قرآن اور سنت کے نصوص (Text) کا نام ہے، قرآن کی آیات اللہ کی نازل کردہ ہیں اور سنت نبوی ان کی عملی تشریح وتطبیق ہے۔ یہ دونوں غلطی سے محفوظ ہیں۔ پس قرآن کے نصوص اور سنت کے الفاظ 'اسلامی شریعت' ہوئے، یہ دونوں مجموعے بالکل درست، سچے اور مقدس ہیں، قرآن و حدیث کی متعدد دلائل ان کی صداقت اور تقدس کو بتاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی شریعت کے نصوص سے مستنبط کئے گئے احکام کا نام ہے۔ یعنی نصوص سے جو احکام، مفہوم، اصول وقواعد اور ضوابط علماء کرام مستنبط کرتے ہیں، یہ مستنبط شدہ احکام 'فقہ اسلامی' ہیں۔

ان دونوں میں فرق یہ ہوا کہ قرآن اور حدیث کے اصل نصوص تو 'اسلامی شریعت' ہیں اور ان نصوص سے نکالے اور مستنبط کیے گئے احکام 'فقہ اسلامی' ہیں۔[5]

اس فرق سے چند باتیں واضح ہوئیں:

- اسلامی شریعت (قرآن و حدیث کے مجموعے) اللہ کے نازل کردہ ہیں؛
- اسلامی شریعت معصوم اور کسی بھی غلطی سے محفوظ ہے، خطا کا اس میں امکان نہیں ہے؛
- اسلامی شریعت میں باہم کوئی اختلاف نہیں ہے؛

جبکہ

- فقہ اسلامی مجتہدین اور فقہاء کا فہم و استنباط ہے جو شارع کی غرض کے مطابق حالات اور واقعات پر نصوص کی تطبیق کرتے ہیں؛
- یہ انسانی فہم معصوم نہیں ہے، بلکہ اس میں خطا کا امکان ہے؛
- نصوص شریعت کے فہم میں باہم اختلاف ممکن ہے اور ہوتا رہا ہے۔

شریعت اور فقہ کے اس دقیق فرق کے ساتھ ساتھ ایک اہم پہلو سے نظر اوجھل نہیں ہونی چاہیے، وہ یہ کہ فقہ اسلامی میں دو قسم کے احکام ذکر کیے جاتے ہیں:

ایک وہ احکام جو شریعت کے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ نصوص سے معلوم ہوئے ہیں، ان کے مفہوم کی تعیین میں کسی انسانی فہم کا دخل نہیں ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا وجوب وغیرہ۔ دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جو علماء و مجتہدین کے اجتہاد اور استنباط سے ثابت ہوئے ہیں، ان کے بارے میں قرآن اور حدیث کے نصوص اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت اور دلالت دونوں میں قطعی نہیں ہیں۔ 'فقہ اسلامی' میں ان دونوں قسم کے احکام بیان ہوتے ہیں۔ اوپر شریعت اور فقہ کا جو فرق بیان کیا گیا اس کا تعلق صرف دوسری قسم کے احکام سے ہے، کیونکہ فقہ اسلامی کی پہلی قسم کے احکام دراصل 'اسلامی شریعت' ہیں، صرف دوسری قسم کے احکام انسانی استنباط و اجتہاد کا نتیجہ ہیں۔

فقہ اور شریعت کے مذکورہ بالا فرق کے باوجود 'فقہ اسلامی' انتہائی قابل قدر علمی سرمایہ ہے، اور جیسا کہ ذکر کیا گیا، یہی زندگی کو مذہب کی ڈگر پر صحیح صحیح چلاتی ہے۔

فقہی احکام کی قسمیں:

فقہی احکام کی تقسیم تین پہلوؤں سے کی گئی ہے: پہلی تقسیم دلائل کے اعتبار سے کی گئی ہے، دوسری تقسیم فقہی موضوعات کے لحاظ سے ہوئی ہے اور تیسری تقسیم احکام کی حکمت کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

دلائل کے اعتبار سے فقہی احکام کی دو قسمیں ہیں: اول وہ احکام جن کے دلائل اپنے ثبوت اور اپنے معنی و مفہوم دونوں میں قطعیت رکھتے ہیں، یعنی نہ تو ان دلائل کے ثابت ہونے میں کوئی شک ہے اور نہ ان کے معانی کے واضح اور متعین ہونے میں کوئی شبہ یا گنجائش ہے، ایسے احکام میں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی فرضیت، زنا، سود اور شراب کی حرمت اور پاکیزہ رزق کی اباحت وغیرہ ہیں۔ دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جن کے دلائل قطعی نہیں ہیں بلکہ ظنی ہیں۔ جیسے وضو میں سر کے مسح کی مقدار، نماز میں قرأت کی مقدار وغیرہ، ایسے مسائل شریعت میں زیادہ ہیں۔

احکام کی حکمت کے ادراک کے اعتبار سے بھی احکام کی دو قسمیں ہیں: اول وہ احکام جن کی حکمت اور علت قابل فہم ہے، ان کو معقول المعنی کہا جاتا ہے، ان کی حکمت اور علت کبھی تو خود نصوص شریعت میں بیان کر دی گئی ہیں اور کبھی ان کو مستنبط کیا جاتا ہے جیسے نکاح میں مہر واجب ہونے کی حکمت، طلاق کے بعد عدت کے حکم کی حکمت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے لیے نفقہ واجب ہونے کی حکمت وغیرہ۔ دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جن کی علتوں اور حکمتوں کو جاننا ممکن نہیں ہے، ایسے احکام تعبدی کہلاتے ہیں، جیسے نمازوں کی تعداد، رکعات کی تعداد، حج کے بیشتر اعمال وغیرہ۔ اس دوسری قسم کے احکام بہت تھوڑے ہیں، پہلی قسم کے احکام شریعت میں زیادہ ہیں۔[۶]

احکام کی تیسری تقسیم موضوعات کے اعتبار سے ہے، اس پہلو سے فقہی احکام بنیادی طور پر تین قسم کے ہیں: عبادات، مناکحات اور عقوبات۔ لیکن جدید انداز سے ان کی تقسیم کرتے ہوئے درج ذیل قسمیں بیان کی گئی ہیں:

۱۔ عبادات: یعنی بندہ اور رب کے درمیان تعلق کی تنظیم کرنے والے احکام جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔

۲۔ احوال شخصیہ: خاندان کی تنظیم کرنے والے احکام جیسے نکاح، طلاق، نفقہ، پرورش، نسب وغیرہ۔

۳۔ دیوانی قانون: لوگوں کے معاملات خرید وفروخت، شرکت وکفالت اور رہن وغیرہ سے متعلق احکام۔

۴۔ عدالتی قانون: وہ احکام جو عدالتی فیصلوں اور ثبوت کے طریقوں سے متعلق ہیں۔

۵۔ دستوری قانون: حکمراں اور رعایا کے باہمی تعلقات کو بتانے والے احکام۔

۶۔ بین الاقوامی قانون: مسلم ممالک کے لئے غیر مسلم ممالک کے ساتھ صلح و جنگ اور تعلقات کے احکام، قدیم فقہاء کے نزدیک اس قسم کا نام ''سیر'' تھا۔

۷۔ حلال وحرام: انسانوں کی خورد ونوش اور لباس و رہائش میں حرام اور حلال کے احکام، جسے فقہاء 'حظر و اباحت' کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ فوجداری قانون: جرائم اور ان کی سزاؤں سے متعلق احکام، انہیں قدیم فقہاء 'حدود، جنایات اور تعزیرات' کے نام سے بیان کرتے ہیں۔[۷]

❑❑❑

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

فقہ اسلامی کے مصادر

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کے احکام جن دلائل سے مستنبط کیے جاتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔

ایک وہ دلائل ہیں جو متفقہ دلائل شریعت کہلاتے ہیں، یہ اولین اور بنیادی مصادر شریعت ہیں۔ ان میں بالترتیب قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ہیں۔

دوسری قسم کے دلائل مجتہدین امت کے درمیان اختلافی ہیں۔ انہیں ثانوی اور ضمنی مصادر شریعت کہا جاتا ہے۔ اس قسم میں استحسان، استصلاح، استصحاب، عرف و عادت، سد ذرائع، قول صحابی اور پچھلی شریعت اہل علم کے درمیان زیادہ معروف رہے ہیں۔ ذیل میں ہر دو قسم کے مصادر شریعت کا تعارف درج کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف: بنیادی مصادر شریعت

۱۔ کتاب اللہ

پہلا مصدر شریعت کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ہے، بلکہ یہی اصل الاصول ہے۔ یعنی آئندہ جتنے مصادر شریعت کا بیان ہوگا خواہ وہ بنیادی ہوں یا ثانوی وہ سب دراصل اسی اولین مصدر قرآن کریم پر مبنی ہیں اور ان کی حجیت اسی لیے ہے کہ قرآن کی آیات و ہدایات سے ان کا حجت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

قرآن کریم تنہا وہ مصدر شریعت ہے جو مکمل شکل میں پوری طرح محفوظ ہے۔ اس میں کسی غلطی، آمیزش اور شبہ کی ادنیٰ گنجائش نہیں ہے۔ اس دعویٰ کی دلیل خود قرآن کی آیات بھی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ اللہ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے، اور تاریخی حقائق بھی اس کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک سو چودہ سورتیں اس کے تیس پاروں میں ہیں جن میں بائیس سورتیں مدینہ میں اور بانوے سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ تقریباً تیئیس سال میں پورا قرآن حضرت جبرئیل امین کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوا۔[۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی نازل ہونے والی آیات کو فوراً تحریری شکل میں لکھوالیا کرتے تھے، خود بھی یاد رکھتے اور صحابہ بھی یاد کرتے جاتے۔ وفات نبوی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبل پورا قرآن تحریری شکل میں موجود تھا اور بے شمار صحابہ کرام اس کے حافظ تھے۔ لیکن قرآن کا یہ تحریری سرمایہ مدون شکل میں یکجا نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ان علاحدہ علاحدہ تحریروں کو ایک مصحف کی شکل میں یکجا اور مدون کرایا۔ یہ کام حضرت زید بن ثابت نے انجام دیا۔ قرآن گرچہ قبیلہ قریش کی زبان کے مطابق نازل ہوا تھا، لیکن اس کے بعض الفاظ کو علاحدہ علاحدہ قبیلوں کے لہجوں میں پڑھنے کی اجازت تھی۔ لیکن جب نئے اسلام لانے والوں میں ان لہجوں کے فرق والے الفاظ کی وجہ سے اختلاف پیش آنے لگا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں قرآن کو قبیلہ قریش کے لہجہ کے مطابق ایک رسم الخط میں لکھ کر اس کے مطابق تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کی نقلیں اسلامی مملکت کے شہروں میں روانہ کی گئیں۔ وہی قرآن اسی رسم الخط میں آج پوری دنیا میں موجود ہے۔ [9]

قرآن میں جو احکام و واقعات اور علوم بیان ہوئے ہیں وہ پانچ قسم کے ہیں: ایک احکام سے متعلق آیات، دوسرے سابقہ اقوام کے قصے و تذکرے، تیسرے انعامات و احسانات کی تذکیر، چوتھے موت اور مابعد موت کے احوال کا ذکر اور پانچویں توحید و ایمان کا قائل کرنے کے لیے مباحث۔

سابق صفحات میں فقہ کی موضوعاتی تقسیم کے تحت جن آٹھ قسم کے فقہی احکام بیان کیے گئے ہیں، اگر اس جدید تقسیم کے اعتبار سے قرآنی آیات پر نظر ڈالی جائے تو ان میں سے ہر قسم سے متعلق احکام کے لیے کم یا زیادہ قرآنی آیات ہیں۔ [10]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سنت رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دوسرا مصدر شریعت ہے، سنت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی تین چیزوں کا نام ہے۔ ایک آپؐ کے اقوال و ارشادات، یہ سنت قولی کہلاتے ہیں۔ دوسرے آپؐ کے افعال و اعمال جو سنت فعلی کہلاتے ہیں، اور تیسرے آپؐ کے سامنے پیش آنے والے یا آپ کے علم میں آنے والے وہ واقعات جن پر آپؐ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی، اس کا نام سنت تقریری ہے۔ سنت کو حدیث بھی کہتے ہیں۔

قرآن کریم کے ساتھ سنت نبوی کی نسبت تین قسم کی ہیں۔ ایک یہ کہ سنت قرآن کے احکام کی تاکید و تائید کرتی ہے۔ جیسے عبادات کے جو احکام قرآن میں آئے ہیں، سنت میں بھی ان کو بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سنت حکم قرآنی کی مزید تائید کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ سنت کے ذریعہ قرآن کی شرح ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن کے مجمل حکم کی تشریح، مطلق حکم کی قید بندی، عام حکم میں تخصیص اور مبہم حکم کی توضیح سنت کرتی ہے۔ قرآن میں اس قسم کے احکام زیادہ ہیں اور سنت کے ذریعہ قرآنی حکم کی وضاحت ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ سنت کے ذریعہ بعض ایسے احکام دیے جاتے ہیں جن سے قرآن خاموش ہے۔ جیسے نکاح میں پھوپھی اور بھتیجی کو ایک ساتھ رکھنے کی حرمت، شکاری درندے اور شکاری پرندے کی حرمت، پالتو گدھے کی حرمت وغیرہ احکام۔[1]

سنت نبوی کی حجیت پر قرآن کریم کی بہت ساری آیات دلالت کرتی ہیں جن میں رسولؐ کی اطاعت کو واجب اور اس کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن سنت اور حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل شکل میں اس طرح محفوظ ہو کر منتقل نہیں ہوئی جس طرح قرآن ہوا، اس لیے قرآن کے برعکس سنت میں یہ بحث اہم ہو جاتی ہے کہ کون سی حدیث رسول اللہ کی جانب نسبت میں درجہ استناد رکھتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول قرآن کے وقت اس میں خلط ملط ہو جانے کے اندیشہ سے اس بات کی عمومی ممانعت فرمادی تھی کہ حدیثیں لکھی جائیں۔ لیکن انفرادی سطح پر اس کی اجازت دی گئی تھی اور اس پر خود آپ کا بھی عمل رہا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کو ہر حدیث لکھنے کی اجازت ملی تھی اور وہ لکھتے تھے۔ ان کی تحریری احادیث کا مجموعہ "صادقہ" کہلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس خون اور دیت سے متعلق احکام تحریری شکل میں موجود تھے، خود آپؐ نے حضرت ابو شاہ یمنی کے لیے خطبہ حجۃ الوداع تحریر کرایا، حضرت وائل بن حجر کو نماز، روزہ، شراب اور سود وغیرہ کے احکام پر مشتمل ایک صحیفہ لکھ کر دیا، حضرت عمرو بن حزم کو فرائض، صدقات اور خون بہا وغیرہ کے احکام لکھ کر دیے، مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کی تحریریں اور شاہان و امراء کے نام خطوط و رسائل ان کے علاوہ ہیں۔ ۱۲

بہر حال یہ تو سنت کے تحریر میں لائے جانے کے کچھ اشارے تھے۔ سنت جس شکل میں منتقل ہوئی اس کی درجہ بندی کرتے ہوئے اس کی تین قسمیں کی گئیں۔ ایک سنت متواترہ، یعنی وہ احادیث و افعال نبوی جو راویوں کی بہت بڑی تعداد کے ذریعہ ہر ہر مرحلہ میں تواتر کے ساتھ منتقل ہوئے۔ ایسی احادیث قطعیت رکھتی ہیں۔ دوسری وہ احادیث جو پہلے مرحلہ میں یعنی صحابہ کرام کے درمیان ایک یا دو صحابی سے نقل ہوئیں لیکن اس کے بعد بڑی تعداد نے ان کو روایت کیا۔ یہ قسم مشہور کہلائی۔ تیسری وہ احادیث جن کے نقل کرنے والے ایک یا دو یا چند افراد رہے لیکن وہ تواتر یا شہرت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکے۔ ذخیرۂ احادیث میں بڑا حصہ ایسی ہی احادیث کا ہے۔ انہیں اخبار آحاد کہا جاتا ہے۔ ۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے متعدد ذخیرے اور مجموعے کتابی شکل میں تیار کیے گئے۔ ان میں زیادہ مشہور چھ صحیح کتابیں ہیں جنہیں ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ۔ حدیث کی روایت کرنے والے اشخاص و راویان کے حالات پر بھی کتابیں لکھی گئیں اور یہ فن ''اسماء الرجال'' کہلایا۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اجماع

اجماع کا لغوی معنی اتفاق ہے۔ اصطلاح میں اجماع یہ ہے کہ "عہد نبوت کے بعد کسی زمانہ کے تمام مجتہدین کسی مسئلہ کے بارے میں ایک حکم پر متفق ہو جائیں"۔ اجماع تیسرا مصدر شریعت ہے اور جب کسی مسئلہ میں کسی حکم پر اس دور کے تمام مجتہدین متفق ہو جائیں تو وہ حکم اس مسئلہ کے لیے دلیل قطعی بن جاتا ہے۔

اجماع کی حقیقت اور تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا وقوع عہد رسالت میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ عہد رسالت میں شریعت کا مصدر قرآن اور اس کے بعد ذات رسالت موجود تھی، اور کسی بھی مسئلہ کا حکم وہیں سے معلوم کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت کے بعد اس مصدر شریعت کا ظہور ہوا۔ اجماع کے مصدر شریعت ہونے پر قرآن کی متعدد آیات اور رسول اللہ کی کئی احادیث دلیل ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ پوری امت مسلمہ گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی (ترمذی، کتاب الفتن) اور مومنین کی اختیار کردہ راہ درست ہے (نساء:۱۱۵) نیز نئے مسائل میں امت کے اہل علم کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا جائے (طبرانی فی الاوسط)۔

عہد رسالت کے فوری بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں متعدد مسائل کے احکام پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہوا۔ جیسے خود حضرت ابوبکرؓ کی خلافت، مفتوحہ اراضی کی عدم تقسیم، میراث میں متوفی کے بیٹے کی موجودگی میں پوتے کی محرومی اور دادی کے لیے چھٹا حصہ وغیرہ۔

اجماع کی حقیقت میں ایک عہد کے تمام فقہاء مجتہدین کا اتفاق ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ایک دو مجتہدین بھی مخالف رہیں تو اجماع منعقد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ عہد صحابہ کے بعد اجماع کا انعقاد ممکن نہیں ہے، لیکن دوسروں نے اجماع کو نہ صرف ممکن بلکہ مسائل کے حل کا ایک مؤثر ذریعہ قرار دیا ہے، اور عہد صحابہ کے بعد بھی بہت سارے مسائل میں اجماع کا دعوی کیا ہے۔

اجماع کی دو قسمیں ہیں: ایک اجماع صریح جس میں تمام مجتہدین وقت اس حکم پر اتفاق کا صراحتا اظہار کریں، خواہ یہ اتفاق قولاً ہو یا عملاً۔ دوسری قسم یہ ہے کہ عام مجتہدین تو اتفاق کا اظہار کریں اور بقیہ مجتہدین خاموش رہیں، کوئی مجتہد مخالفت نہ کرے۔ یہ اجماع سکوتی کہلاتا ہے۔ اس دوسری قسم کو جمہور اہل علم نے حجت نہیں مانا ہے، کیونکہ ان کی نظر میں خموشی کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں، غور و فکر کا تسلسل، خوف یا کوئی اور وجہ۔ لیکن حنفیہ نے اسے بھی حجت مانا ہے، کیونکہ جب اہل علم پر کسی مسئلہ کا حکم بتانا ضروری ہو جائے تو مخالفت کی صورت میں وہ خاموش نہیں رہ سکتے۔ [۱۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ قیاس

ترتیب میں یہ چوتھا مصدر شریعت ہے۔ لیکن اس کا وجود اجماع سے پہلے ہوا ہے، کیونکہ قیاس کا ضابطہ خود قرآن کی آیات اور احادیث میں کارفرما ہے اور عہد رسالت میں ہی بہت سارے مسائل میں صحابہ کرام نے قیاس سے کام لیا، پھر دربار رسالت سے ان کی توثیق یا غلط قیاس میں تردید ہوئی۔

قیاس کی تعریف ہے دو مسئلوں کے درمیان علت مشترک ہونے کی بنا پر ایک مسئلہ کا منصوص حکم دوسرے غیر منصوص مسئلہ میں جاری کرنا۔ یعنی جس نئے مسئلے کے بارے میں حکم شرعی کی دریافت مقصود ہے، دیکھا جائے کہ شریعت میں اس سے ملتا جلتا مسئلہ کون سا ہے، پھر دونوں مسئلوں میں علت مشترک ہونے کی بناء پر منصوص مسئلہ والا حکم نئے مسئلہ میں جاری کیا جائے، اشتراک علت کی بناء پر منصوص مسئلہ کا حکم غیر منصوص مسئلہ میں جاری کرنا شریعت کا ایک ایسا ضابطہ ہے جس کی وجہ سے شریعت کے محدود نصوص سے دنیا میں پیش آنے والے لامحدود مسائل کا حکم معلوم کیا جاتا رہا ہے اور آئندہ کیا جاتا رہے گا، اور اس کی وجہ سے اسلامی شریعت زندہ و متحرک اور ہر زمانہ میں قابل عمل رہتی ہے۔

قیاس کے چار عناصر ہیں: ایک وہ نیا مسئلہ جس کا حکم معلوم کرنا ہے، دوسرا وہ منصوص مسئلہ جس کے بارے میں شریعت میں حکم موجود ہے، تیسرا خود وہ حکم شریعت اور چوتھا عنصر وہ علت اور وجہ ہے جس کی وجہ سے حکم دیا گیا۔ نئے مسئلہ میں اسی علت کی تلاش کی جاتی ہے اور علت مشترک ہونے کی بنیاد پر وہی حکم جاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا ہے۔

شریعت کے احکام میں صرف کچھ احکام غیر معقول المعنی ہیں جن کی علت معلوم نہیں کی جاسکتی ہے، جیسے نمازوں کی تعداد اور ان کی رکعات کی مقدار وغیرہ۔ لیکن بیشتر مسائل میں شریعت کے پیش نظر مصالح اور علتیں ہوتی ہیں، یہ علتیں تین قسم کی ہیں: اول وہ علت جن کی وضاحت خود حکم شریعت میں کردی گئی ہے، اسے منصوص علت کہتے ہیں جیسے آیت قرآنی ہے "کی لایکون دولة بین الأغنیاء منکم" (حشر:۷) یعنی مال صرف مالداروں کے درمیان محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ اور حدیث میں ہے: "لا یقضی القاضی و هو غضبان"۔ (ابن ماجہ، کتاب الاحکام) یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کیا جائے۔ دوسری قسم کی علت وہ ہے جو نص سے تو نہیں معلوم ہوتی لیکن اس کے علت ہونے پر اجماع منعقد ہوا ہے، جیسے چھوٹی بچی کے مال پر ولایت کی علت اس کا "بچپن" ہے۔ تیسری قسم کی علت وہ ہے جسے اجتہاد کے ذریعہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اسی قسم میں فقہاء و مجتہدین کے درمیان علت کی تعیین میں باہم اختلاف رائے ہوتا ہے۔ جیسے جن چھ چیزوں میں سود کی ممانعت حدیث میں آئی ہے اس کی علت مختلف ائمہ نے علاحدہ علاحدہ متعین کی ہے، اور اسی فرق کی بناء پر مسائل میں اختلاف ہوا ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے مسائل پر احکام شرع کی تطبیق کے لیے ان کے مشابہ مسائل کی علتوں کو دریافت کرنا اور اشتراک علت کی بناء پر مشابہ مسائل کے احکام نئے مسائل میں نافذ کرنا ایسا قیاسی عمل ہے جو اہم بھی ہے اور نازک بھی، اور یہی اختلاف آراء کا میدان بھی ہے۔ امام شافعی کے شاگرد امام مزنی نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک فقہاء اپنے دین کے معاملہ میں تمام احکام میں قیاس کا استعمال کرتے رہے ہیں، اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اس پر اجماع ہے کہ حق کی نظیر حق ہوگی اور باطل کی نظیر باطل، پس قیاس کا انکار کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مشابہ قرار دینا اور یکسانیت پر فیصلہ کرنا ہے۔ [15]

یہ چار شریعت کے اولین و بنیادی مصادر ہیں اور امت کا ان پر اتفاق رہا ہے۔ ان کے علاوہ جو ثانوی مصادر شریعت ہیں ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب: ثانوی مصادر شریعت

۵۔ استحسان

'ثانوی مصادر شریعت میں سب سے اول استحسان ہے۔ ائمہ اربعہ میں تین ائمہ استحسان کے قائل ہیں، امام ابوحنیفہ تو استحسان کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں، امام مالک نے استحسان کو علم کے دس میں سے نو حصہ قرار دیا ہے، امام احمد بن حنبل بھی استحسان کے علمبردار ہیں، لیکن امام شافعی استحسان کے شدید مخالف ہیں اور استحسان کو شریعت سازی قرار دیتے ہیں۔

استحسان کا لغوی معنی اچھا سمجھنا ہے، اصطلاح میں استحسان کی تعریف مختلف انداز سے کی گئی ہے، تمام تعریفات کا حاصل یہ ہے کہ کسی قوی تر دلیل کی بنیاد پر قیاسی حکم کو ترک کر دینا استحسان ہے۔ یہ قوی دلیل کبھی نص ہوتی ہے، کبھی اجماع، کبھی ضرورت و مصلحت اور کبھی مخفی اور قوی تر قیاس۔

دلیل استحسان کے پیش نظر استحسان کی چار قسمیں کی گئی ہیں، استحسان بالاثر، استحسان بالاجماع، استحسان بالضرورۃ اور استحسان بالقیاس الخفی، استحسان بالاثر یہ ہے کہ کسی اثر یعنی نص کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا جائے، جیسے شریعت میں غیر موجود سامان کو بیچنے سے منع کیا گیا ہے، اس عمومی حکم کا تقاضا یہ ہے کہ بیع سلم جائز نہ ہوں کیونکہ اس میں نقد قیمت دے کر جس سامان کا معاملہ کیا جارہا ہے وہ اس وقت موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، لیکن حدیث میں بیع سلم کو جائز بتایا گیا ہے، تو اس نص کی وجہ سے قیاسی حکم کو چھوڑ دیا گیا۔

استحسان بالاجماع کی مثال استصناع یعنی آرڈر دے کر سامان بنوانا ہے، اس میں بھی معاملہ کے وقت سامان موجود نہیں ہوتا لہٰذا قیاس کی رو سے اسے ناجائز ہونا چاہئے، لیکن استصناع کے جواز پر اجماع چلا آرہا ہے۔ اس اجماع کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا گیا۔ استحسان بالضرورۃ یہ ہے کہ قیاسی حکم کو ضرورت اور مصلحت کے پیش نظر ترک کیا جائے جیسے کنواں ناپاک ہو جائے تو قیاس یہ ہے کہ جس ڈول سے پانی نکالا جائے ناپاک پانی میں ملنے کی وجہ سے وہ ڈول بھی ناپاک ہو جائے اور اس طرح کنواں پاک نہ ہو سکے، لیکن اس میں مشقت ہے، چنانچہ ضرورت و مصلحت کی وجہ سے قیاس کو ترک کر کے کنویں کو پاک قرار دیا گیا۔

ائمہ ثلاثہ اور امام شافعی کے درمیان استحسان کی بابت جو اختلاف ہے۔ اہل تحقیق کے نزدیک وہ اختلاف محض لفظی ہے۔ کیونکہ امام شافعی نے جس استحسان کی مخالفت کی ہے وہ بغیر دلیل کے اپنی خواہش و پسند سے کوئی رائے دینا ہے۔ ائمہ ثلاثہ نے استحسان کا یہ مفہوم قطعاً نہیں لیا ہے۔ بلکہ انھوں نے قوی دلیل کے مقابلہ میں ضعیف دلیل کو ترک کرنے کا نام استحسان رکھا ہے، اور اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اسی مفہوم میں خود امام شافعی کے یہاں بھی بعض مسائل میں استحسان کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ صاحب البحر المحیط علامہ زرکشی نے ذکر کیا ہے۔

استحسان کی مذکورہ چار قسموں میں سے ابتدائی دو قسمیں یعنی استحسان بالاثر اور استحسان بالاجماع درحقیقت شارع کی جانب سے استحسان ہے۔ فقیہ و مجتہد کا استحسان آخری دو قسموں استحسان بالضرورۃ اور استحسان بالقیاس الخفی میں ہے۔ پہلی دو قسمیں اپنی منقولہ جزئیات تک محدود رہتی ہیں، یعنی نص اور اجماع کے ذریعہ جن مسائل میں قیاس کے خلاف حکم ثابت ہوا ہے، انہی مسائل تک وہ حکم محدود ہے، لیکن آخری دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسموں میں خلاف قیاس جو حکم ثابت ہو رہا ہے وہ حکم ان جیسے دوسرے جزوی مسائل میں بھی جاری ہوگا۔

استحسان احکام شرع میں سادگی و سہولت اور آسانی کو برقرار رکھتا ہے، فقہ کو جمود اور قیاس کے غلو سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر عہد میں اس کے ذریعہ مجتہد مصالح اور مقاصد شریعت کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے استحسان ایک دلیل شرع ہے جس سے ہر دور کے مسائل کو حل کرنے اور امت کے لئے سہولت فراہم کرنے میں بہت کام لیا جاتا رہا ہے۔[۱۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ استصلاح

ثانوی مصادر شریعت میں یہ دوسرا اہم ترین مصدر ہے۔ جس کے ذریعہ نہ صرف نئے مسائل میں حکم شرع کا استنباط کیا گیا ہے بلکہ بدلتے احوال و عادات میں بعض اجتہادی احکام میں ایسی تبدیلی بھی کی جاتی رہی ہے جس سے شریعت کے مقاصد کی تکمیل ہوتی رہے۔

استصلاح لفظ صلاح سے بنا ہے، یعنی خیر و بھلائی اور صلاح چاہنا۔ اصطلاح میں استصلاح کا مطلب ہے، مصالح مرسلہ کے تقاضہ کے مطابق فقہی احکام متعین کرنا۔ مصالح مرسلہ سے مراد ایسے مصالح ہیں جن کے اعتبار کرنے کی کوئی دلیل شریعت میں موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کے لغو و غلط ہونے کی کوئی دلیل موجود ہے۔ گویا یہ ایسے عمومی مصالح ہیں جن سے فوائد کا حصول اور نقصان کا ازالہ مقصود ہوتا ہے۔

چونکہ شریعت کے تمام احکام انسانی مصالح کے لیے دیے گئے ہیں اور انسانی مصالح کی کوئی انتہا نہیں ہے، ہر زمانہ میں نئے نئے انسانی مصالح پیش آتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر شریعت نے ان مصالح کو لغو نہیں قرار دیا ہے تو خواہ ان مصالح کے اعتبار کی کوئی دلیل شریعت میں موجود نہ ہو وہ مرسل مصالح ہیں اور شرعی احکام میں ان کی تکمیل پیش نظر رکھی جائے گی۔ کیونکہ اگر ان مصالح مرسلہ کی رعایت پیش نظر نہیں رکھی گئی اور محض ان کی بنیاد پر شرعی احکام نہیں دیے گئے تو شریعت زندگی کا ساتھ نہیں دے سکے گی۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین نے ایسے مصالح مرسلہ کی بنیاد پر بہت سے فیصلے کیے اور شرعی احکام دیے۔ حضرت ابوبکرؓ نے منتشر قرآنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراق اور تحریر قرآنی کو ایک مصحف کی شکل میں جمع کیا، زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جنگ کی۔ حضرت عمرؓ نے قید خانے بنوائے، قحط سالی کے زمانہ میں چوری کی سزا نافذ نہیں کی۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے ایک لہجہ پر پوری امت کو جمع کیا، ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔

جہاں شریعت کی کوئی دلیل موجود نہ ہو وہاں محض مصلحت مرسلہ کی بنیاد پر حکم شرعی جاری کرنا استصلاح کی حقیقت ہے، اس کی نسبت زیادہ معروف طور پر مالکیہ کی جانب کی گئی ہے کہ انہوں نے سب سے زیادہ مصالح کی بنیاد پر احکام دیے ہیں۔ حنابلہ بھی مصالح مرسلہ کو مصدر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن حنابلہ اس کو مستقل مصدر ماننے کے بجائے قیاس کے ضمن میں داخل کرتے ہیں۔ فقہائے حنفیہ جس استحسان کے سرخیل مانے جاتے ہیں اس کی ایک قسم استحسان ضرورت ہے، اس میں مصالح مرسلہ کی بنیاد پر استحسان کیا جاتا ہے، گویا حنفیہ بھی مصالح مرسلہ کا اعتبار کرتے ہیں اور ان پر احکام شرعی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیہ کی کتابوں میں مصالح مرسلہ کے اعتبار پر مبنی شرعی احکام کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

مصالح مرسلہ کو حجت تسلیم کرنے والوں نے اس کی حجیت کے لیے تین شرطیں لگائی ہیں تاکہ مصالح کے نام پر خواہش پسندی اور نفسانیت کے مطابق احکام نہ طے کیے جاسکیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مصلحت حقیقی اور فی الواقع ہو، کوئی موہوم مصلحت نہ ہو، یعنی اس مصلحت کی رعایت کرنے سے یقینی طور پر کسی نفع کا حصول یا خوف کا ازالہ ہوتا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ مصلحت عمومی اور عام انسانوں کے حق میں ہو، کسی شخص کا تنہا مفاد اس سے پورا نہ ہوتا ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس مصلحت کی رعایت کرنے میں کسی منصوص حکم یا اجماع سے ٹکراؤ نہ ہوتا ہو، کیونکہ جب نص یا اجماع موجود ہوگا تو اس پر عمل کرنا لازمی ہوگا، اس کے خلاف مصلحت پر عمل نہیں ہو سکے گا۔[۱۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عرف و عادت

عرف و رواج دنیا میں ہر جگہ قانون سازی کا ایک اہم ماخذ رہا ہے، فقہ اسلامی میں بھی اسے خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی شریعت کے نازل ہونے کے وقت جو اچھے عرف و عادات رائج تھے انہیں باقی رکھا گیا اور غلط عادات کی ممانعت کی گئی۔ جن مسائل میں شریعت کی کوئی نص موجود نہ ہو وہاں عرف کی بنیاد پر حکم طے کیا جاتا ہے۔

عرف وہ امور و معاملات ہیں جو لوگوں میں بار بار کے استعمال سے رائج ہو گئے ہوں اور لوگوں کے نزدیک وہ متعارف ہو گئے ہوں۔ عرف کے معنی میں لفظ "عادت" اور لفظ "استعمال" بھی بولتے ہیں۔ شریعت نے اچھے عرف کا اعتبار کیا ہے۔ قرآن میں متعدد چیزوں کے تذکرہ میں معروف طریقہ اپنانے کا حکم دیا گیا ہے اور حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے درمیان اچھی سمجھی جانی لگے وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔

دیگر اشیاء کی طرح عرف و رواج بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، کچھ اچھے عرف ہوتے ہیں، انہیں عرف صحیح کہا جاتا ہے، اور کچھ غلط رواج و عرف ہوتے ہیں انہیں عرف فاسد کہا جاتا ہے، جیسے حرام چیزوں کا رواج۔ شریعت میں عرف فاسد کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اس لئے کہ شریعت تو غلط عادات و رواج کو ختم کرنے ہی کے لیے آئی ہے، لیکن جو عرف و رواج صحیح ہو شریعت ان کا اعتبار کرتی ہے۔

عرف کا اعتبار کرنے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ عرف عام اور غالب ہو۔ یعنی اکثر معاملات میں اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہو، چند افراد کا رواج عرف نہیں ہے اور اس کا اعتبار نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے معاملہ کے وقت وہ عرف پایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہو، بعد میں پیدا ہونے والا عرف سابق معاملہ میں دلیل نہیں بن سکتا ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ عرف کسی شرعی نص کے خلاف نہ ہو، لہٰذا ایسے عرف پر عمل درست نہیں ہوگا جس سے نص شرعی پر کسی طرح عمل نہیں ہو پاتا ہو۔ اسی طرح اس وقت بھی عرف کا اعتبار نہیں ہوگا جب معاملہ کے فریقین نے عرف کے خلاف کی صراحت کر دی ہو۔

وسعت و استعمال کے اعتبار سے عرف کی دو قسمیں ہیں: عرف عام، یعنی ایسا عرف جس کا رواج تمام ممالک میں لوگوں کے درمیان ہو۔ دوسری قسم ہے عرف خاص، یعنی ایسا عرف جو کسی خاص مقام یا خاص طبقہ میں رائج ہو جیسے کسی خاص ملک یا علاقہ والوں کا عرف، یا کسی خاص پیشہ والوں کا اپنا عرف۔ پھر ہر دو عرف و رواج کبھی لفظ میں ہوگا جیسے کسی خاص لفظ کو بول کر کوئی مخصوص مفہوم مراد لینے کا رواج، اور کبھی عمل میں ہوگا، جیسے کھانے پینے اور پہننے کے خاص طریقے، یا کسی دن رخصت کرنے کا رواج۔

عرف اگر شریعت کے نصوص اور اس کے مقررہ قواعد سے ٹکراتا ہو تو وہ فاسد عرف ہوگا اور اس پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عرف کسی شرعی نص یا اس کے عمومی حکم سے ٹکراتا ہے لیکن یہ ٹکراؤ ایسا نہیں ہوتا کہ عرف پر عمل کرنے سے شرعی نص کا بالکلیہ ترک لازم آتا ہو، ایسے مواقع پر نص میں تخصیص چند صورتوں میں کی جاتی ہے، جس کی تفصیل ذیل ہے۔

اگر شرعی نص میں کسی خاص کام کا حکم دیا گیا ہو اور عرف اس سے ٹکرا رہا ہو تو نص پر عمل کیا جائے گا اور عرف کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جیسے سود، جوا، شراب وغیرہ کی حرمت پر خاص شرعی نص موجود ہے۔ اس کے خلاف عرف پیدا ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اس اصول میں ایک چھوٹا سا استثناء ہے، جسے امام ابو یوسف نے ذکر کیا ہے، وہ یہ کہ اگر اس شرعی نص خاص کا حکم ہی کسی عرف کی بنیاد پر ہو اور پھر وہی عرف بدل جائے تو اب بدلے عرف پر عمل کیا جائے گا، اس میں گو کہ بظاہر نص کا ترک محسوس ہوتا ہے، لیکن درحقیقت یہ نص کی اتباع ہے۔ نص کی بنیاد بدل جانے کی وجہ سے اب شریعت کا مقصود اسی وقت پورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا جب بدلے عرف پر عمل کیا جائے۔ جیسے حدیث میں گیہوں، نمک اور سونا چاندی وغیرہ، چھ چیزوں کے ہم جنس تبادلہ میں برابری کا حکم دیا گیا اور جب جنس بدل جائے تو کمی وبیشی کا اختیار ہے۔ ان میں عہد نبوت میں سونا چاندی تول کر اور بقیہ چیزیں ناپ کر بیچنے کا رواج تھا، اب رواج بدل گیا ہے۔ گیہوں وغیرہ بھی تول کر بیچا جاتا ہے، للہذا اب برابری کا معیار موجودہ رواج کے مطابق تول ہوگا نہ کہ ناپ۔

اگر نص کا حکم عام ہو اور اس سے عرف ٹکراتا ہو اور عرف پہلے سے موجود ہو تو دیکھا جائے گا کہ عرف لفظی وقولی ہے یا عملی عرف ہے۔ اگر لفظی عرف ہو تو اس میں عرف کا اعتبار کیا جائے گا یعنی شریعت کے عام حکم کو اس لفظی عرف کی روشنی میں سمجھا جائے گا۔ اور عملی عرف ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ عرف خاص علاقہ اور پیشہ کا ہے، یا عام عرف ہے۔ عام عرف ہو تو اس کی بنیاد پر نص میں تخصیص کی جائے گی، یعنی شرعی نص کے حکم پر عرف عام کی حد تک تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مواقع میں عمل کیا جائے گا۔ جیسے استصناع یعنی آرڈر دے کر بنوانے کا عرف ہے، یہ عام عرف ہے اور غیر موجود چیز کو بیچنے کی ممانعت کا حکم بھی عام ہے، ان دونوں میں تعارض ہے، تو اس عام حکم میں عرف عام کی وجہ سے تخصیص کی گئی۔ اب استصناع کے معاملے میں نص عام پر عمل نہیں ہوا، لیکن اس عرف عام کے علاوہ میں نص پر عمل جاری رہے گا۔ لیکن اگر عرف خاص ہو تو عمومی نص میں تخصیص بھی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ شریعت کا عام حکم ہر علاقہ اور ہر پیشہ کے لوگوں کے لئے ہے، جبکہ ہر علاقہ اور ہر پیشہ کا خاص عرف علاحدہ علاحدہ ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں اگر ہر خاص عرف والے عام نص کے حکم میں اپنے اپنے عرف کے مطابق تخصیص کریں تو شریعت بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ یہ حنفیہ کا نقطۂ نظر ہے۔ لیکن مالکیہ اور بعض فقہائے احناف کے نزدیک عام نص سے جب عرف ٹکرائے تو عرف میں اس کے خاص یا عام ہونے کا فرق کیے بغیر اس کی وجہ سے نص میں تخصیص کی جائے گی۔

پیچھے یہ مذکور ہوا کہ عرف وہی معتبر ہوگا جو پہلے سے موجود ہو، بعد کا عرف سابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملہ پر اثر انداز نہیں ہوگا، نص کے ساتھ عرف کے ٹکراؤ کی صورت میں بھی یہی بتایا گیا کہ وہ عرف نص کے وجود کے وقت سے پایا جارہا ہو، نص آنے کے بعد عرف نہ پیدا ہوا ہو۔ لیکن جو عرف و رواج روز بروز پیدا ہوتے ہیں اگر وہ نص سے ٹکرائیں اور عرف فاسد نہ ہو تو ان پر عمل کیونکر ہو سکے گا، اس سلسلہ میں سابق ضابطہ سے دو صورتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اگر خود نص کسی عرف پر مبنی ہو تو عرف کے بدلنے کی صورت میں گو بظاہر نص کا ترک لازم آئے اس نئے عرف کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اس کی مثال گذر چکی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نئے عرف کی وجہ سے معارض نص کی علت پوری طرح ختم ہو جاتی ہو جیسے رسول اللہؐ نے بیع اور شرط سے منع فرمایا، لہٰذا لین دین کے معاملہ میں کوئی شرط لگانا درست نہیں ہے۔ لیکن دو قسم کی شرطوں کی اجازت فقہاء نے دی ہے۔ ایک خیار شرط کی کہ شریعت میں اس کا جواز موجود ہے۔ دوسرے رواجی شرطوں کی۔ جیسے یہ رواج کہ سامان کی خریداری کے بعد ایک سال تک اس کی مرمت کی ذمہ داری فروخت کنندہ پر ہوگی یہ شرط گرچہ نص کی ممانعت کے خلاف ہے، لیکن ممانعت کی علت یہ ہے کہ فریقین میں کوئی نزاع نہ پیدا ہو، اور رواجی شرط کی وجہ سے نزاع کا امکان اب نہیں رہا، لہٰذا اس عرف پر عمل کیا جائے گا، پس یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں جہاں نئے عرف کی بنیاد پر نص سے ٹکراؤ کی صورت میں بھی عمل کیا جائے گا۔

جو احکام اجتہادی اور قیاسی ہیں، اگر عرف ان کے خلاف ہو جائے تو عرف پر عمل کیا جائے گا اور قیاس کو ترک کر دیا جائے گا جیسے ریشم کے کیڑے کسی زمانہ میں مال نہیں تھے اس لیے ان کی بیع درست نہیں تھی، اب وہ قیمتی مال ہیں لہٰذا قیاس ترک کر کے عرف پر عمل کیا جائے گا۔

جو اجتہادی احکام عرف کی بنیاد پر دیے گئے ہیں۔ عرف کے بدلنے سے وہ احکام قطعاً بدل جائیں گے، فقہا کے اجتہادی مسائل میں متاخرین کا اختلاف دراصل اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ [18]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ استصحاب

استصحاب کا لغوی معنی ساتھی بنانا یا صحبت کو برقرار رکھنا ہے، اصطلاح میں استصحاب کا مطلب یہ ہے کہ سابق حکم یا حالت کو باقی رکھا جائے جب تک کہ اس کو بدلنے والی کوئی دلیل نہ پائی جائے۔ یعنی جو چیز پہلے سے ثابت ہو اس کو ثابت ہی تسلیم کیا جائے اور جو چیز پہلے سے غیر موجود ہو اس کو غیر موجود ہی مانا جائے، جب تک کہ دوسری دلیل سے اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

استصحاب آخری دلیل شرعی ہے جس کا استعمال حکم شرعی معلوم کرنے کے لیے ایک مجتہد کرتا ہے، یعنی جب کسی مسئلہ میں قرآن یا حدیث موجود نہ ہو، نہ کسی اور دلیل شرعی کے ذریعہ اس کا حکم معلوم ہو رہا ہو تو اس وقت استصحاب کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ مسئلہ اپنی اصل کے اعتبار سے حلال ہے یا حرام اور پھر چونکہ دوسری کوئی دلیل موجود نہیں ہے، لہٰذا اصل حکم ہی کو برقرار مانتے ہوئے حلال یا حرام قرار دیا جاتا ہے۔

قرآن کی رو سے تمام چیزوں کو اللہ نے انسان کے مفاد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس لیے اصل یہ ہے کہ ہر چیز حلال اور مباح ہے جب تک کہ کسی دلیل سے اس کا حرام ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ اور جنسی تعلقات میں اصل حرام ہے جب تک کہ کسی دلیل سے اس کی حلت نہ ثابت ہو جائے۔

اس اصول کے پیش نظر جن مسائل کے بارے میں دلیل موجود نہیں ہے، ان کو ان کے اصل حکم کو برقرار مانتے ہوئے مباح کہا جائے گا۔ اور اسی طرح جب تک نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دلیل کے ذریعہ جنسی تعلق کی اجازت ثابت نہ ہو، اصل کا لحاظ کرتے ہوئے ہر جنسی تعلق کو حرام کہا جائے گا۔ پس یہ اصل کے حکم کو برقرار ماننے رہنا استصحاب ہے۔

استصحاب کو شافعیہ اور حنابلہ نے علی الاطلاق استعمال کیا ہے، لہٰذا ایک زندہ انسان اگر غائب ہو جائے تو اسے زندہ ہی تسلیم کیا جاتا رہے گا اور زندہ کے تمام احکام اس پر جاری ہوں گے۔ یعنی اس کی بیوی اس کی زوجیت میں رہے گی، اس کے مال کی ملکیت باقی رہے گی، اسے وراثت ملے گی وغیرہ۔ لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے استصحاب کو صرف دلیل دفع مانا ہے، دلیل اثبات نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غائب شخص کو زندہ اس معاملہ میں مانا جائے گا کہ اس کی بیوی پر زوجیت اور اس کے سامانوں کی ملکیت برقرار رہے گی، دوسروں کا حق اس کے مال پر نہیں ہوگا، لیکن خود اس غائب کے حق میں کوئی حکم ثابت نہیں ہوگا لہٰذا اس کو کسی اور سے وراثت نہیں ملے گی، کیونکہ استصحاب دلیل قاصر ہے، کمزور دلیل ہے، یہ کسی کے ثابت حقوق کو برقرار رکھنے کی دلیل تو بنے گا، نئے حق کو ثابت کرنے کی دلیل نہیں بنے گا۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو استصحاب خود کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ یہ ایک واضح عقلی تقاضہ ہے کہ جو چیز پہلے سے جس حال میں تھی اسے اسی حال پر برقرار مانا جائے جب تک کہ اس کے خلاف ہونے کی دلیل نہ پائی جائے، تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے، استصحاب اس اصل حالت کو برقرار ماننے کا نام ہے، تو اس میں اباحت کی دلیل استصحاب نہیں ہے بلکہ وہ آیت قرآنی ہے جس سے ہر چیز کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے۔

استصحاب کے اصول کو چند قاعدوں کی شکل میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ کہا گیا: ”اصل یہ ہے کہ جو چیز جس حال میں ہو اسی حال میں باقی رہے گی، جب تک کہ اس کو بدلنے کی دلیل نہ پائی جائے“۔ ”اصل یہ ہے کہ چیزیں مباح ہیں“۔ ”جو چیز یقین سے ثابت ہو وہ شک کی بنیاد پر ختم نہیں ہوگی“۔ ”اصل یہ ہے کہ انسان بری الذمہ ہے“۔ ”ان اصولوں کی روشنی میں یہ طے ہوتا ہے کہ جو چیز یقین سے ثابت ہو جیسے کسی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انسان کی زندگی، یا وضو کرنا، وہ محض شک کی بنیاد پر ختم نہیں ہوگی۔ جس چیز کا حرام ہونا ثابت ہو وہ حرام باقی رہے گی اور جس چیز کا حلال ہونا ثابت ہو وہ حلال باقی رہے گی، جب تک اس کے خلاف دلیل نہ آجائے۔ اور جس چیز کے بارے میں کوئی شرعی دلیل نہ ہو اسے حکم اصل پر باقی رکھتے ہوئے مباح مانا جائے گا۔

چونکہ استصحاب کا استعمال وہاں ہوتا ہے جہاں کوئی دوسری شرعی دلیل موجود نہ ہو، اسی لیے جن فقہاء نے دلائل کی تعداد محدود رکھی ہے جیسے ظاہریہ وغیرہ جو قیاس کے بھی قائل نہیں ہیں وہ استصحاب کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جن مسائل کے بارے میں قرآن و حدیث میں حکم نہیں ہے ان میں وہ بجائے قیاس کرنے کے استصحاب کی بنیاد پر حکم دیتے ہیں، اسی طرح امام شافعی نے استحسان کا انکار کیا ہے تو وہ استصحاب کا استعمال نسبتاً زیادہ کرتے ہیں۔ لیکن حنفیہ اور مالکیہ جنہوں نے ضمنی اور ثانوی مصادر کا دائرہ وسیع رکھا ہے وہ نئے مسائل کا حل ان مصادر سے کرتے ہیں، اسی لیے ان کے یہاں استصحاب کا استعمال کم ہے۔[19]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ سدذرائع

"ذریعہ" لغت میں سبب اور وسیلہ کو کہتے ہیں۔ "سد" کا معنی بند کرنا ہے۔ سد ذرائع کا معنی ہوا سبب کو بند کرنا۔ ذریعہ یوں تو اچھے کام کا بھی ہوتا ہے اور فساد و غلط کام کا بھی ہوتا ہے۔ نیک عمل کا ذریعہ اچھا کہلائے گا۔ بلکہ اگر کسی واجب عمل کی ادائیگی کسی سبب پر منحصر ہو تو وہ سبب اور ذریعہ اختیار کرنا بھی واجب قرار پا جائے گا۔ جیسے نماز جمعہ فرض ہے تو نماز کے وقت تجارت بند کر کے نماز کے لیے سعی کرنا اور روانہ ہونا بھی واجب ہوگا۔ اسی طرح حرام کا ذریعہ بھی حرام قرار پائے گا۔ جیسے زنا حرام ہے تو کسی اجنبی خاتون کے ساتھ تنہا کسی مرد کا ہونا، زنا کا سبب بن سکنے کی وجہ سے حرام ہوگا۔

سد ذرائع کی بحث میں ذریعہ سے مراد اصطلاح میں عموماً وہ اسباب و ذرائع ہوتے ہیں جو کسی فساد یا حرام تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہوں، ایسے اسباب بذات خود حرام نہ ہوں لیکن حرام کا سبب بننے کی وجہ سے وہ ممنوع کہلائیں گے۔

قرآن اور حدیث میں خود شارع نے اس ضابطہ کو برتا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں مشرکین کے بتوں کو برا بھلا کہنے سے اس مقصد کے پیش نظر منع کیا گیا کہ جواب میں وہ اللہ کو برا بھلا کہہ بیٹھیں گے۔ حدیث میں سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیا تا کہ کفار کی مشابہت نہ ہو۔ قرض دینے والے کو مقروض کا ہدیہ قبول کرنے سے منع کیا گیا تا کہ اس کے نتیجہ میں قرض سے نفع حاصل کرنے کا رجحان نہ پیدا ہو جو سود ہے۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس درخت کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرما دیا جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی تا کہ وہ درخت کے تقدس اور پرستش کا ذریعہ نہ بن جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذرائع کی چار قسمیں ہیں، اول وہ ذرائع جن کے نتیجہ میں فساد کا پیدا ہونا یقینی ہو، ایسے ذرائع پر عمل بالا تفاق ممنوع ہوگا جیسے گھر کے دروازہ کے سامنے اندھیرے راستہ پر گڈھا کھودنا، کہ اس میں چلنے والے کا گرنا یقینی ہے۔ دوم ایسے ذرائع جن کی وجہ سے فساد کا پیدا ہونا بہت شاذ و نادر ہو۔ یہ ممنوع نہیں ہوں گے۔ جیسے انگور کی کاشت کرنا، کہ شراب کی تیاری میں اسی متعین انگور کا استعمال شاذ و نادر بات ہے۔ تیسری قسم ایسے ذرائع کی ہے جن سے فساد کا پیدا ہونا ظن غالب ہو، یہ بھی ممنوع ہوں گے، کیونکہ ظن غالب کو یقین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ جیسے شراب بنانے والے کے ہاتھ انگور فروخت کرنا اور جنگ کے وقت دشمن کو اسلحہ فروخت کرنا۔ چوتھی قسم ان ذرائع کی ہے جن سے فساد پیدا ہونا اکثر و بیشتر پیش آتا ہو، البتہ ظن غالب نہ ہو۔ جیسے خرید و فروخت کے وہ طریقے جو سود کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس قسم کے بارے میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک یہ ذرائع ممنوع نہیں ہوں گے، اس لیے کہ اعتبار ظن غالب کا ہوتا ہے اور یہاں فساد غالب نہیں ہے، لیکن امام مالک و امام احمد نے کثرت کا اعتبار کرتے ہوئے ایسے ذرائع کو بھی ممنوع قرار دیا۔

سد ذرائع کی بنیاد پر حکم میں صرف یہ پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ وہ ذرائع کن نتائج تک پہنچاتے ہیں۔ اس میں عمل کرنے والے شخص کی نیت نہیں دیکھی جاتی۔ چنانچہ کسی شخص کی نیت کا درست ہونا ایسے ذرائع پر عمل کا جواز نہیں پیدا کرے گا جو حرام یا فساد تک پہنچاتے ہوں۔

سد ذرائع کا استعمال بہت اہم اور نازک امر ہے، اور اس کا گہرا تعلق مصالح کی تعیین سے ہے۔ کسی ذریعہ کو مصلحت ہی کی بنا پر درست اور فساد کی بنا پر ممنوع قرار دیا جاتا ہے، اس لیے اس اصول کا استعمال مالکیہ کے یہاں زیادہ ہے جو مصالح مرسلہ کو مصدر شریعت قرار دینے میں سب سے آگے ہیں۔ گوکہ تمام فقہاء کے یہاں سد ذرائع کا استعمال پایا جاتا ہے۔ ۲۰؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ پچھلی شریعت

اسلامی شریعت سے قبل مختلف انبیاء کرام کے ذریعہ اللہ کی شریعتیں مختلف زبانوں میں نازل ہوتی رہی ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیے گئے احکام وغیرہ۔ سب سے آخر میں اسلامی شریعت نازل ہوئی۔ پچھلی شریعتوں اور اسلامی شریعت میں توحید و رسالت اور عقائد و اصولی نوعیت کے بنیادی احکام یکساں رہے ہیں۔ البتہ حلال وحرام کے تفصیلی احکام میں فرق کیا گیا ہے۔

پچھلی شریعتوں کے تعلق سے قرآن وحدیث میں بیان کیے گئے احکام تین طرح کے ہیں:

ایک وہ احکام جن کے ساتھ ہی یہ بتا دیا گیا ہے کہ یہ یہودیوں کے لیے مخصوص تھے، امت مسلمہ پر وہ باقی نہیں رکھے گئے ہیں۔ جیسے گائے و بکری کی چربی ان پر حرام تھی، نجاست کپڑے میں لگ جائے تو اس کو کاٹ کر علاحدہ کرنا ضروری تھا وغیرہ۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جن کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ پچھلی اقوام پر بھی لازم تھے اور مسلمانوں پر بھی واجب ہیں، جیسے روزہ کا حکم۔

تیسری قسم کے کچھ احکام ایسے ہیں جنہیں پچھلی اقوام پر اللہ نے لازم کرنے کا تذکرہ کیا ہے لیکن کیا وہ مسلمانوں پر بھی لازم ہیں، اس کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔

تیسری قسم کے یہ احکام جو پچھلی شریعت کے بطور قرآن نے بتائے ہیں، امت مسلمہ پر ان کے لازم ہونے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور حنفیہ اور بعض مالکیہ و شافعیہ کی رائے ہے کہ ایسے احکام مسلمانوں پر لازم ہوں گے، کیونکہ قرآن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کیے گئے جن احکام کے بارے میں صراحت کر دی گئی کہ وہ اب منسوخ ہو چکے ہیں، وہ تو لازم نہیں ہوں گے۔ ان کے علاوہ احکام مسلمانوں کے لیے بھی شریعت ہیں۔ چنانچہ ان فقہاء نے اسی دلیل کی بنیاد پر کہا کہ قرآن نے بنی اسرائیل کے بارے میں بتایا ہے کہ قصاص میں جان کے بدلے جان لی جائے گی، یہ حکم ہم پر بھی ہے۔ للہذا مرد کے بدلے عورت کو اور کافر کے بدلہ مسلمان قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ دیگر فقہاء نے اس قسم کے احکام کو مسلمانوں کے لیے شریعت نہیں تسلیم کیا۔ کیونکہ اسلامی شریعت نے پچھلی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے اور اس حکم کا ہمارے لیے لازم ہونا کسی دلیل سے نہیں معلوم ہوتا۔

یہاں یہ واضح رہے کہ پچھلی شریعت کے صرف وہی احکام زیر بحث ہیں جو قرآن یا حدیث میں یعنی اسلامی مصادر میں بیان ہوئے ہیں۔ غیر اسلامی مصادر میں بیان کیے گئے سابق شریعت کے احکام ہمارے لیے معتبر نہیں ہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

شیخ ابوزہرہ کا خیال ہے کہ پچھلی شریعت کی مذکورہ اس تیسری قسم سے متعلق اختلاف غیر حقیقی ہے۔ کیونکہ قرآن اور احادیث میں جہاں بھی پچھلی شریعت کا حکم بیان کیا گیا ہے وہاں ایسی دلالت یا اشارہ موجود ہے کہ وہ حکم پچھلی قوم کے ساتھ خاص تھا۔ اب منسوخ ہو چکا ہے۔ یا وہ حکم عام ہے اور اب بھی مسلمانوں کے لیے لازم ہے۔ اور اس دلالت کے بعد طے ہو جاتا ہے کہ جو حکم پچھلی شریعت میں بھی تھا اور اب بھی باقی ہے وہ اب اسلامی شریعت ہونے کی وجہ سے ہم پر لازم ہے۔[۲۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ قول صحابی

صحابہؓ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا تھا، ان کے قلوب ورع وتقوی سے معمور تھے۔ ان کے علم میں گہرائی تھی اور وہ تصنع وتکلف سے دور تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآنی آیات کے نزول اور ان کے پس منظر کا مشاہدہ کیا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تشریحات کو دیکھا اور سنا تھا۔ اور وہ احکام کے مزاج و مقاصد سے آشنا تھے۔ پھر قرآن و حدیث کا پورا سرمایہ ان ہی کے ذریعہ منتقل ہوا۔

صحابہ کرام کی صداقت اور عدالت کی تصدیق قرآن کریم نے بھی کی ہے اور متعدد احادیث میں انہیں عادل، ذریعہ امان اور قابل اتباع بتایا گیا ہے۔

قرآن و حدیث کے ساتھ متعدد مسائل میں صحابہ کرام کے اقوال اور فتاوی بھی منقول ہوئے ہیں۔ کہیں پر یہ اقوال وفتاوی قرآن و حدیث کے حکم کی تشریح کرتے ہیں اور کہیں کسی نئے مسئلے میں حکم بتاتے ہیں۔ صحابہ کرام کے ان اقوال اور فتاوی کی کیا حیثیت ہے، آیا وہ حجت ہیں کہ انہیں شرعی دلیل مانا جائے؟

صحابہ کرام کے اقوال تین قسم کے ہیں: ایک قسم ایسے اقوال کی ہے جو عقل سے بیان نہیں کیے جاسکتے ہیں، ایسے اقوال بالاتفاق حجت ہیں، کیونکہ یہ بات ضرور انہوں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر بیان کی ہوگی۔ دوسری قسم ایسے اقوال صحابہ کی ہے جن اقوال کے خلاف کوئی قول صحابہ کے درمیان نہیں ملتا ہے۔ یہ گویا اجماعی قول ہے، لہٰذا یہ بھی حجت ہے۔ تیسری قسم کے اقوال وہ ہیں جن میں خود صحابہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام کے درمیان ان کے مخالف اقوال بھی ملتے ہیں۔ اس قسم کے بارے میں فقہاء کے درمیان کچھ تفصیل ہے، امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں حکم نہ ملے تو میں صحابہ کرام میں سے جس کے قول کو چاہوں اختیار کروں اور جسے چاہوں چھوڑ دوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی قول صحابہ کو حجت مانتے ہیں۔ امام شافعی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قول صحابی کو حجت نہیں مانتے۔ لیکن بعض محققین جیسے ابوزہرہ نے ثابت کیا ہے کہ وہ بھی قول صحابی کی حجیت کے قائل ہیں۔ ۲۲

□□□

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

فقہ اسلامی کی تاریخ — آغاز تا حال

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی میں تنوع اور وسعت:

فقہ اسلامی اپنے آغاز سے لے کر اب تک مختلف مراحل سے گذری ہے۔ ہر دور میں فقہ اسلامی کے میدان میں متنوع کام انجام پائے اور ہر دور کی اپنی کچھ امتیازات بھی رہیں۔ گزشتہ صفحات کی تفصیلات سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ فقہ اسلامی جیسی کچھ آج ہے، ٹھیک اسی شکل وصورت اور حجم ومشمولات کے ساتھ یہ اپنے پہلے دور یعنی عہد رسالت میں نہیں تھی، اس وقت تو فقہ نے ایک مستقل فن کی صورت بھی اختیار نہیں کی تھی۔ رفتہ رفتہ یہ فن بنا، منضبط ہوا، اور عروج وترقی کے مراحل سے گزرا۔ پھر اس میں زوال واضمحلال بھی آیا، زمانہ کے اتار چڑھاؤ کے اثرات بھی اس پر مرتب ہوئے، نیز تقاضائے زمانہ کی تکمیل بھی اس میں کی جاتی رہی۔

دوسری طرف فقہ اسلامی کے مصادر کی تشریح وتوضیح کی گئی، جس کے نتیجہ میں عہد رسالت کے بنیادی مصادر شریعت ہی پر بنیاد رکھتے ہوئے استدلال کے متنوع طریقے طے کیے گئے، جو ثانوی یا ضمنی مصادر شریعت کے نام سے معروف ہوئے۔ ان ثانوی مصادر میں اہل علم کا اختلاف بھی رہا اور اس کے نتیجہ میں قانون سازی کے اصول وضوابط نکھرتے چلے گئے۔

تیسری جانب فقہ اسلامی کے جزوی احکام ومسائل کی تقسیم کی گئی۔ یہ تقسیم کبھی موضوعات کے اعتبار سے کی گئی، کبھی اصول وکلیات کی بنیاد پر ہوئی۔ اور کبھی فقہی نظریات نمایاں کیے گئے۔ فقہی مسائل میں یکساں نوعیت کے مسائل 'اشباہ ونظائر' کے نام سے یکجا کیے گئے۔ بظاہر یکساں لیکن فی الواقع مختلف احکام کو 'الفروق' کے عنوان سے جمع کیا گیا۔ ایک بنیادی تصور سے وابستہ بے شمار جزئی احکام کی توضیح کے لیے 'فقہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قواعد بنائے گئے۔

چوتھی جانب شریعت کے پورے ذخیرہ میں تلاش و تحقیق کر کے معلوم کیا گیا کہ شرعی احکام کے اصلی مقاصد کیا ہیں؟ اور فروعی مسائل کے ذریعہ شریعت کن مقاصد و مصالح کو بروئے کار لانا چاہتی ہے؟ شریعت کی اس روح اور مقاصد کو متعین کرتے ہوئے 'مقاصد شریعت' کے نام سے ان کی بڑی واضح، دقیق اور مفصل تشریح کی گئی۔ پھر مقاصد شریعت اور مصالح شریعت کی بھی درجہ بندی کی گئی۔ مصالح اور مقاصد کے باہم ٹکراؤ کی صورتوں کے لیے ترجیحات طے کی گئیں۔

پانچویں جانب فقہی احکام و مسائل کی تدوین و تحریر اور پیش کش کے مختلف اسالیب اختیار کیے گئے۔ منصوص اور غیر منصوص مسائل کے درمیان فرق کا اسلوب اپنایا گیا۔ جدید مسائل کو 'نوازل' کے نام سے علاحدہ تحریر کیا گیا۔ فقہی مسائل سے تعلق رکھنے والی قرآنی آیات اور احادیث کو یکجا کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ جو 'آیات احکام' اور 'احادیث احکام' کے نام سے معروف ہوئیں۔ مسائل کی توضیح و تفہیم کے لیے شروحات اور حواشی لکھے گئے۔ ماضی قریب اور حال میں زمانہ کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے فقہی احکام کی قانونی تدوین کی گئی اور قانونی دفعات کی شکل میں انہیں مرتب کیا گیا۔ حروف تہجی کی ترتیب سے فقہی موسوعات اور انسائیکلوپیڈیا تیار کیے گئے۔ مسائل کی ترتیب اور حوالہ میں آسانی کے لیے فقرہ سازی کی گئی۔ اختصاص کا طریقہ اپناتے ہوئے مخصوص عنوانات پر کتابیں تیار کی گئیں۔

ان اشاروں سے واضح ہوتا ہے کہ فقہ اسلامی کی عہد بہ عہد تاریخ کتنی وسیع، متنوع اور دلچسپ رہی ہے۔

اس موقع پر ایک اہم حقیقت کی جانب اشارہ ضروری محسوس ہوتا ہے، وہ یہ کہ فقہ اسلامی کے جتنے تاریخی ادوار بیان کیے گئے ہیں وہ باہم اس طرح ممتاز نہیں ہیں کہ تحدیدی طور پر کہا جاسکے کہ ایک دور ایک متعین وقت پر ختم ہوتا ہے اور دوسرا دور وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے شروع ہوتا ہے۔ ادوار کی تقسیم بڑی حد تک تقریبی ہے۔ صرف عہد نبوت کو مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے کہ وفات نبوی کی متعین تاریخ سے ایک عہد ختم ہوتا ہے اور دوسرا عہد مختلف ہو کر شروع ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ادوار کی تقریبی تقسیم کے باوجود ایک عہد کے اثرات و نتائج دوسرے عہد پر مرتب ہوتے رہے ہیں۔ آنے والا عہد سابق عہد کے اسباب و محرکات کا نتیجہ بنتا رہا ہے۔ اس طرح یہ ادوار باہم منقسم ہونے کے بعد بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

فقہ اسلامی کے ادوار:

عہد نبوت میں وحی کے آغاز سے لے کر دور حاضر تک اسلامی فقہ کے آٹھ ادوار ہیں، جن میں پہلا دور عہد نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ درمیان میں چھ ادوار گزرے ہیں اور آٹھواں دور تا ہنوز جاری ہے۔ ذیل میں ہر عہد کی تاریخ اور اس کی خصوصیات پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔ ۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا دور

آغاز وحی تا وفات نبویؐ

(۴۰ عمر نبوی۔۱۱ ہجری)

یہ دور فقہ اسلامی کے آغاز کا ہے، اور یہی بنیادی دور بھی ہے، کیونکہ فقہ اسلامی کا سارا سرمایہ اسی دور پر مبنی ہے، آگے پیش آنے والے تمام ادوار اسی دور کی توسیع اور اسی بنیاد پر عمارت سازی ہیں۔

آغاز نزول وحی سے فقہ اسلامی کی ابتداء ہوئی ہے اور وفات نبوی تک پوری شریعت مکمل ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اس حال میں تشریف لے جاتے ہیں کہ رہتی دنیا تک کے لیے انسانی زندگی کا مکمل ہدایت نامہ تیار کر جاتے ہیں۔ وفات نبوی سے قبل قرآن اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اب دین مکمل ہوگیا: "الیوم أکملت لکم دینکم" (مائدہ:۳) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، تم جب تک ان دونوں کو تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہوگے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت" (موطا امام مالک، کتاب الجامع)۔

صرف دو مصادر شریعت:

اس اولین دور میں فقہ اسلامی کا مرجع و مصدر صرف یہی دو چیزیں تھیں، اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔ قرآن کریم وقتاً فوقتاً موقع و مناسبت سے اور حسب ضرورت نازل ہوتا۔ صحابہ کرام ان آیات کے براہ راست مخاطب ہوتے۔ وہ ان پر فوراً عمل پیرا ہو جاتے۔ قرآن کی آیات و ہدایات کبھی بہت واضح اور متعین طور پر ہوتیں اور کبھی کوئی اصولی رہنمائی دی جاتی۔ یا مجمل حکم بیان کیا جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سنت سے ان کی تشریح و توضیح فرماتے۔ اس طرح عموماً یہی صورت ہوتی کہ قرآن سے احکام معلوم ہوتے یا رسول اللہ کی ذات رسالت مرجع و مصدر ہوتی۔ بسا اوقات صحابہ کرام اپنی فہم کے مطابق کوئی عمل کرتے بھی تو ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کرتے اور آپؐ اس کی توثیق فرماتے یا غلطی ہوتی تو اصلاح فرما دیتے۔

احکام میں تدریج، آسانی اور حکمت:

قرآن کریم کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں احکام کے نزول کا طریقہ یہ تھا کہ بتدریج احکام دیے جاتے تھے۔ چنانچہ شراب کی حرمت یکلخت نہیں بتائی گئی بلکہ تدریجاً ذہن سازی کرتے ہوئے مرحلہ وار ممانعت کی گئی۔ دوسرے احکام بھی اسی طرح تدریج کے ساتھ نازل ہوئے۔ دوسری بات یہ رہی کہ دین کو آسان بنا کر نازل کیا گیا۔ یہ احکام ایسے دیے گئے جن کی وجہ سے تنگی و ضیق نہ پیدا ہو۔ بلکہ دین میں غلو سے روکا گیا اور اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔ ایک اصول بتا دیا گیا کہ "الدین یسر" (دین آسان ہے)۔ تیسری بات یہ ہوئی کہ احکام و ہدایات کی مقدار اتنی زیادہ نہیں رکھی گئی کہ زندگی گراں بار ہو جائے۔ اعمال و احکام بہت تھوڑے دیے گئے۔ ان میں بھی یہ خیال رکھا گیا کہ جو رواج و رسوم اور عادات لوگوں میں پہلے سے رائج تھیں، ان میں سے جو اسلام کی نظر میں درست تھیں انہیں برقرار رکھا گیا۔ بعض عادات و رواج میں ہلکی پھلکی اصلاح کر کے درست بنا دیا گیا۔ صرف وہ رواج جو بالکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط تھے، یا تو ظلم و زیادتی پر مبنی تھے، یا انسانی فطرت کے لیے ضرر رساں تھے، یا اللہ کی وحدانیت و شکر کے خلاف تھے، ان سے منع کیا گیا۔[۲۴]

قرآن و حدیث کی روایت و نقل:

اس دور میں قرآن کریم مکمل نازل ہوا۔ اسے زبانی یاد کیا گیا اور تحریروں میں محفوظ کیا گیا۔ لیکن اسے کتابی شکل میں مدون نہیں کیا گیا، احادیث رسول کو زبانی یاد کیا گیا اور پورے اہتمام کے ساتھ نقل و روایت کیا جاتا رہا۔ نقل و روایت کی خصوصی ہدایت دی گئی تھی۔ فرمایا گیا: "بلغوا عنی و لو آیة" (ترمذی، کتاب العلم) (مجھ سے پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو) البتہ احادیث کو تحریر میں قید کرنے کی عمومی ممانعت تھی، تا کہ وہ قرآن کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائے۔ لیکن بعض صحابہ کرام کو خصوصی طور پر ہر ہر حدیث لکھنے کی اجازت دی گئی تھی، اور آپؐ خود بھی متعدد مواقع پر احادیث تحریر کراتے رہے۔[۲۵]

'فقہ' کا استعمال:

اس عہد میں ''فقہ اسلامی'' کا لفظ رائج نہ تھا، لفظ ''فقہ'' اپنے عمومی معنی میں استعمال تو ہوتا تھا لیکن خاص اصطلاحی مفہوم کا رواج نہ تھا، عموماً لفظ ''فقہ'' اور ''علم'' مرادف استعمال ہوتے تھے، علماء و فقہاء صحابہ کرام ''قراء'' کہلاتے تھے۔ ایسے صحابہ قرآن کے حافظ بھی ہوتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا یہ دور دو مرحلوں پر مشتمل ہے۔ تیرہ برس مکہ مکرمہ میں گزرے، اس مرحلہ میں زیادہ تر عقائد کی اصلاح و پختگی پر زور رہا، دین اسلام کی حقانیت اور آخرت کے وجود پر گفتگو کی گئی۔ بعض جزوی احکام جیسے ذبیحہ کا حکم اس دور میں اگر آیا بھی تو اس کا عقیدہ سے گہرا تعلق تھا۔ دوسرا مرحلہ مدینہ منورہ کی دس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالہ زندگی پر مشتمل ہے۔ اسی مرحلہ میں تفصیل سے شریعت کے احکام نازل ہوئے اور دین اسلام کا پورا نظام تیار ہوا۔

یہ اس عہد اولین کی خصوصیات تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی شریعت یا فقہ اسلامی کو مدون شکل میں تیار نہیں کر گئے تھے۔ لیکن آپ کی ہدایات و تعلیمات کو جاننے، یاد رکھنے اور ان پر عمل پیرا رہنے والے صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی جو علوم نبوت کے اولین حاملین، دین اور فقہ اسلامی کے سلسلہ زریں کی اولین کڑی تھے اور پوری جماعت صحابہ عدل و صداقت کے بہترین پیکر تھے۔ یہ تابندہ ستارے تھے جن میں ہر ستارہ ہدایت کی روشنی دیتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: "أصحابی کالنجوم بأیهم اقتدیتم اهتدیتم" (دار قطنی، کشف الخفا ۱/ ۱۴۷) (میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی اتباع و اقتداء کروگے ہدایت پالوگے) یہ سب انتہائی راست گفتار اور پاکباز تھے۔ انہوں نے پوری صداقت و امانت کے ساتھ دین کو منتقل کیا۔ فقہ اسلامی کا اگلا دور انہی پاکباز نفوس کی خدمات عظیم الشان کا دور ہے۔ [۲۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا دور

عہد خلفائے راشدین

(۱۱—۴۹ھ)

یہ دور کبار صحابہ کرام کا دور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفہ المسلمین بنائے گئے۔ یہ دور پہلے دور سے ایک بات میں بالکل مختلف تھا۔ اب تک رسول کریمؐ کی ذات موجود تھی، اور ہر معاملہ میں وہاں سے فیصلہ ہو جاتا تھا۔ اب صورت حال مختلف ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے طریقہ یہ اپنایا کہ جن مسائل کے بارے میں قرآن کی آیت موجود ہوتی وہاں قرآن سے فیصلہ کرتے۔ اگر قرآن میں حکم نہیں ملتا تو سنت رسول کو دیکھتے، اگر سنت معلوم ہوتی تو اس کے مطابق فیصلے کرتے، اگر سنت بھی نہیں ملتی تو صحابہ کرام کو جمع کر کے مشورہ کرتے۔

نئے مسائل کی کثرت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب فتوحات کی کثرت ہوئی تو مسائل بھی بڑی کثرت اور شدت کے ساتھ پیش آئے، حضرت عمرؓ نے بھی سابق طریقہ اپنایا۔ آپ کے زمانہ تک صحابہ کرام مدینہ میں مقیم تھے اس لیے ان سے مشورہ آسان تھا۔ دوسری جانب نئے مسائل میں جہاں قرآن یا سنت نہیں ملتی وہاں شریعت کی روح و مقصود کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھ کر اجتہاد و رائے سے فیصلہ کیا جاتا۔ مشابہ مسائل پر قیاس کیا جاتا اور یکساں نوعیت کے مسائل میں ایک ہی حکم جاری کیا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے حضرت شریح کو قاضی بنایا تو حکم دیا کہ جب قرآن یا سنت میں حکم نہ ملے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو، آپ ہی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ مشابہ اور ہم مثل مسائل کو شریعت کے ذخیرہ میں تلاش کرو اور جو نیا مسئلہ کسی مسئلہ کے مشابہ ملے اس مسئلہ کو قدیم مسئلہ پر قیاس کرو۔

اجماع اور قیاس کا اضافہ:

اس طرح اس دور کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ شریعت کے مصادر میں دو مصدر کا اضافہ ہوا۔ پہلے قرآن، پھر سنت کے بعد جو مسائل صحابہ کرام کے مشورہ سے طے ہوئے وہ اجماع کہلائے اور یہ بحیثیت ایک مصدر شریعت کے اپنایا گیا اور اجماعی احکام بعد والوں کے لیے لازم العمل قرار پائے۔ یہ تیسرا مصدر شریعت بنا۔ چوتھا مصدر قیاس قرار پایا۔ البتہ اس دور میں قیاس کا لفظ زیادہ نمایاں نہیں ہوا۔ ''رائے'' کا لفظ اس کی جگہ پر استعمال ہوا۔ یہ لفظ وسیع معنی میں استعمال ہو رہا تھا۔ جو بعد میں قیاس، استحسان اور استصلاح وغیرہ کے نام پر استدلال کے لئے طے کیے جانے والے طریقوں کو شامل تھا۔

رائے کا استعمال گرچہ اس دور میں شروع ہوا، لیکن اس میں کافی احتیاط برتی گئی۔ عام صحابہ کرام رائے کا استعمال بہت کم کرتے اور اپنی رائے میں غلطی کا امکان تسلیم کرتے تھے۔ اس دور میں کچھ صحابہ فقہ کے ساتھ معروف ہوئے، نئے مسائل میں ان کی جانب زیادہ رجوع کیا جاتا اور وہ قرآن وسنت کی عدم موجودگی میں رائے سے فیصلہ کرتے تھے۔ ایسے اصحاب فقہ و افتاء صحابہ تیرہ سے زائد نہ تھے، جن میں حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن مسعود، زیادہ نمایاں تھے۔ دوسری جانب بعض صحابہ کرام قرآن یا سنت کے ظاہری الفاظ کی پابندی کرتے تھے، وہ الفاظ کی باریکیوں پر غور کر کے اجتہاد و رائے کا استعمال کرنے سے گریز کرتے تھے۔ ایسے صحابہ میں زیادہ نمایاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

صحابہ میں اختلاف آراء:

اسی دور میں بعض مسائل میں صحابہ کرام کے درمیان رایوں کا اختلاف ہوا، یہ اختلاف کبھی اس لئے ہوا کہ قرآن کے ایک لفظ میں دو معنی کا احتمال تھا۔ جیسے قرآن کے لفظ ''قرء'' کا معنی حضرت عمر اور ابن مسعود نے حیض لیا اور حضرت زید بن ثابت نے طہر مراد لیا۔ کبھی اس لیے اختلاف ہوا کہ قرآن میں دو حالتوں کے لیے دو احکام تھے، کسی ایک شخص میں دونوں حالتیں جمع ہوں تو اس پر دونوں احکام کی تطبیق میں اختلاف ہوا۔ کبھی سنت کے رد و قبول اور اس کے معنیٰ کی تعیین میں اختلاف ہوا، اور کبھی غیر منصوص مسائل میں اپنی رائے سے حکم متعین کرنے میں اختلاف ہوا۔ یہاں یہ واضح رہے کہ یہ سارے اختلاف جزوی مسائل سے متعلق تھے۔

قرآن کی یکجا تدوین:

اس دور میں ایک نمایاں کام یہ ہوا کہ قرآن کریم جو اب تک علاحدہ علاحدہ تحریروں میں موجود تھا، انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت زید بن ثابت نے ایک مصحف کی شکل میں مدون کیا، یہ مدون نسخہ حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت حفصہؓ کے پاس رہا، حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب دیکھا گیا کہ قرآن کے بعض الفاظ کو عرب اپنی اپنی لغت و لہجہ کے مطابق علاحدہ علاحدہ پڑھتے ہیں اور نئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں اس پر اختلاف پیدا ہو رہا ہے کہ کون سی قرأت افضل ہے تو انہوں نے حضرت زید بن ثابت اور تین قریشی صحابہ کرام کی جماعت بنا کر حکم دیا کہ حضرت حفصہؓ والے قرآن کی نقلیں تیار کریں اور جن الفاظ کی قرأت میں اختلاف ہو انہیں لغت قریش کے مطابق لکھیں، کیونکہ قرآن اسی لغت میں نازل ہوا ہے۔ اس طرح اب قرآن کے یکساں نسخے تیار ہوئے اور اسی کے مطابق تلاوت کا حکم دیا گیا۔

اس دور میں فقہ اسلامی کا تعلق عملی اور واقعاتی مسائل کے ساتھ رہا، جو مسائل پیش آتے ان کے بارے میں معلوم کیا جاتا اور قرآن وسنت یا قیاس کی روشنی میں ان کے جواب دیے جاتے۔ مفروضہ مسائل فرض کرنے اور ان کے احکام متعین کرنے کا رواج ابھی نہیں ہوا تھا۔ [۲۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا دور

مابعد خلافت راشدہ تا اوائل دوسری صدی

(۵۰ــــ۱۰۰ھ)

یہ دور بھی اگرچہ بنیادی طور پر صحابہ کرام کا دور ہے، لیکن خلافت راشدہ کا عہد اب ختم ہو چکا ہے۔ کبار صحابہ یا تو وفات پا چکے ہیں یا اسلامی مملکت کے مختلف شہروں میں دین و علم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ صحابہ کرام سے براہ راست استفادہ کرنے والے اور دین و علم کا سرمایہ ان سے حاصل کرنے والے تابعین کا یہ دور ہے۔ عموماً کبار تابعین ہیں جو اپنے اپنے شہر و علاقہ میں صحابہ کرام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت اور دین کا فہم حاصل کر رہے ہیں۔

استنباط مسائل کے دو رجحان:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دوسرے دور میں صحابہ کرام کے درمیان دو قسم کے رجحانات ظاہر ہوئے تھے، ایک رجحان قرآن و حدیث کے نصوص پر غور کرتا، اس کی علت کو تلاش کرتا اور نئے مسائل میں اجتہاد و رائے سے کام لیتا تھا۔ دوسرے رجحان میں نصوص کے ظاہری مفہوم پر اکتفا کیا جاتا، اس کی روح اور باطن میں اترنے کی کوشش نہ کی جاتی تھی۔ تیسرے دور میں تابعین نے جب صحابہ کرام سے علم دین حاصل کیا تو اپنے اپنے استاذ کا منہج اور طرز فکر شاگرد کی طرف بھی منتقل ہوا۔ چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تابعین کے درمیان ان دونوں رجحانات کا فرق مزید نمایاں ہوا، جس کے نتیجہ میں بعض مسائل میں رایوں کا اختلاف ہوا، پہلے رجحان کے حاملین 'اہل الرائے' کے نام سے مشہور ہونے لگے اور دوسرے رجحان والے 'اہل الحدیث' کے نام سے معروف ہوئے۔

ثانوی مصادر شریعت کا اضافہ:

اس دور میں ابتدائی چار مصادر شریعت کے ساتھ استدلال کے کچھ دوسرے طریقوں اور ثانوی مصادر شریعت کا استعمال شروع ہوا، اہل الرائے حضرات کے سامنے جب نئے نئے مسائل کی کثرت ہوئی تو ان کے حل کے لیے انہوں نے مقاصد شریعت کو سامنے رکھ کر نصوص کی روشنی میں رائے کا استعمال وسیع پیمانہ پر کیا، اور یہ استعمال طریقہ استدلال کے فرق کے لحاظ سے استحسان، استصلاح اور دوسرے ناموں سے مشہور ہوا۔

اب سے پہلے تک حدیث و فقہ باہم ملے جلے تھے۔ جو محدثین روایت حدیث میں مشغول رہتے وہی فتاوی بھی دیتے اور احکام بتاتے تھے۔ اس دور میں یہ دونوں فن باہم ممتاز ہوئے۔ فقہ کا لفظ احکام کے فہم کی صلاحیت کے معنی میں استعمال ہونے لگا اور فقہ و فتاوی میں مشغول رہنے والے اصحاب 'فقہاء' کہلانے لگے۔ چنانچہ اسلامی مملکت کے تمام بڑے شہروں میں ایسے فقہاء معروف تھے، دوسری جانب محدثین تھے جنہوں نے اپنی سرگری روایت حدیث تک محدود رکھی۔

وضع حدیث کا فتنہ:

اس دور میں سیاسی اتھل پتھل کے نتیجہ میں امت مسلمہ کی صف میں دو فرقوں کا ظہور ہوا۔ ایک فرقہ شیعہ کے نام سے معروف ہوا، اور دوسرا فرقہ خوارج کہلایا۔ ہر فرقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے کچھ مخصوص افکار ونظریات متعین کر لئے۔ اس صورت حال کے نتیجہ میں اور بعض دوسرے اسباب کے تحت بعض اسلام دشمن عیاروں نے اس دور میں وضع حدیث کا فتنہ شروع کیا۔ چنانچہ وہ اپنے نظریات کی تائید کے لیے یا دوسرے مفادات کی خاطر جھوٹی حدیثیں گھڑنے لگے۔ بعضوں نے سند حدیث میں الٹ پھیر کر دی۔ لیکن اس فتنہ سے تحفظ کے لیے محدثین نے سخت قدم اٹھایا اور مختلف اصول وضوابط بنا کر حدیث کے سرمایہ کو جھوٹی حدیثوں سے پاک کیا۔

تدوین حدیث:

یوں تو احادیث نبویہ کی تحریر و تدوین انفرادی سطح پر عہد نبوت سے جاری تھی، لیکن اس دور میں حالات کو دیکھتے ہوئے سرکاری سطح پر حدیث کی جمع و تدوین کا کام شروع کیا گیا۔ چنانچہ اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے یہ کام بڑے اہتمام کے ساتھ جاری ہوا۔

اس دور میں اگرچہ استنباط احکام کے مختلف رجحانات نمایاں ہو گئے تھے، لیکن باضابطہ فقہی مذاہب کی تشکیل نہیں ہوئی تھی۔ آنے والے دور میں فقہی مذاہب تشکیل پائے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے فقہی مذاہب کی تشکیل کا راستہ اسی دور میں ہموار ہو رہا تھا۔ مختلف رجحانات اور ان کی خصوصیات بنیاد بن رہے تھے جن پر آئندہ فقہی مذاہب کی عظیم الشان عمارت قائم ہونے والی تھی۔ اس لحاظ سے یہی دور فقہی مذاہب کی بنیاد اور آغاز سے وابستہ ہے۔ [۲۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا دور

اوائل دوسری صدی تا چوتھی صدی

(۱۰۱—۳۵۰ھ)

اس دور کی خصوصیات:

فقہ اسلامی کی تاریخ میں یہ دور اس لحاظ سے سب سے زیادہ نمایاں ہے کہ اس میں فقہی مذاہب کی باضابطہ تشکیل و تدوین ہوئی۔ فقہی کاموں کا زبردست عروج ہوا اور مستحکم بنیادوں پر فقہی احکام و قوانین کا استنباط کیا گیا۔ اس دور میں یہ باضابطہ فن اور مستقل صنف علم بنا جس کے اپنے اصول و ضوابط مقرر ہوئے، اور مناہج و اصطلاحات طے پائیں۔

اس دور کا ابتدائی حصہ صغار تابعین اور تبع تابعین کا ہے۔ تبع تابعین میں اور ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے مجتہدین اور اصحاب علم وفقہ پیدا ہوئے۔ فقہی رجحانات مختلف اور ممتاز ہو جانے کی وجہ سے ان اصحاب کے اپنے اپنے علاحدہ مخصوص رجحانات تھے جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سیکھے تھے۔ ان مجتہدین نے اپنے شہروں میں فقہی احکام و مسائل کا استنباط، ان کی تدوین اور اشاعت شروع کی۔

اس دور میں چونکہ اسلامی مملکت کا رقبہ کافی وسیع ہو چکا تھا۔ نئی اقوام اسلام میں داخل ہو رہی تھیں۔ نئی تہذیب و تمدن کا سامنا ہو رہا تھا۔ اس لیے نئے مسائل بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت کے ساتھ پیش آئے۔ اور اس دور کے ائمہ مجتہدین کو ان مسائل کے حل اور نئے سوالات کے جواب فراہم کرنے کے لیے کمربستہ ہونا پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہی استنباط و اجتہاد کا کام بڑے زور وشور کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر اس دور میں انجام پایا۔

جن فقہاء و مجتہدین نے اس میدان عمل کو اپنے لیے منتخب کیا اور یہ کام انجام دیا وہ مختلف شہروں میں تھے، اور ہر ایک کا اپنا حلقہ تھا۔ ان کے تلامذہ اور مستفیدین تھے۔ ان کے اپنے مناہج استنباط تھے۔ ان کے مناہج اور اصولوں میں باہم کم یا زیادہ فرق و اختلاف بھی تھا، جس کی وجہ سے آراء اور احکام میں اختلاف ہوتا اور باہم ان میں بسا اوقات مباحثے بھی ہوتے۔ اہل سنت کے مجتہدین وفقہاء میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے علاوہ امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام ابن ابی لیلی، امام شریک وغیرہ متعدد مجتہدین تھے۔ ظاہری رجحان رکھنے والوں میں امام داؤد بن علی وغیرہ تھے۔ ادھر شیعہ طبقہ میں امام زید بن علی، امام جعفر صادق وغیرہ تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی مجتہدین وفقہاء استنباط احکام کے عظیم عمل میں مصروف تھے، بعض مختلف اسباب کے تحت یہ سارے فقہی مذاہب ورجحانات باقی نہیں رہ پائے، کچھ باقی رہے اور کچھ ناپید ہوگئے۔ اس کی تفصیل آئندہ باب میں بیان ہوگی۔

اصول فقہ کی تدوین:

فقہ کے بنیادی مصادر شریعت یعنی قرآن، سنت، اجماع اور قیاس پر تقریباً سبھوں کا اتفاق تھا، صرف ظاہری رجحان کے حاملین قیاس کا انکار کرتے تھے، لیکن بنیادی مصادر شریعت پر اتفاق کے باوجود ان سے مسائل کے استنباط کے منہج اور طریقہ میں باہم فرق واختلاف تھا۔ یہ علاحدہ علاحدہ مناہج اس دور میں آکر باضابطہ ایک فن کی شکل اختیار کرگئے، جس کا نام اصول فقہ ہوا۔ فقہی اصول وضوابط کا استعمال یوں تو پہلے سے ہو رہا تھا، لیکن ایک فن کے طور پر وہ اس دور میں معروف ہوا، اور اصول فقہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر باضابطہ کتابیں لکھی گئیں۔ امام ابوحنیفہ کے فقہی اصول و مناہج کو ان کے اصحاب نے مرتب کیا اور امام شافعی نے اصول فقہ کے موضوع پر 'الرسالہ' کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی۔

فقہی اصطلاحات کا ظہور:

اصول فقہ کے علاوہ اس دور میں فقہی اصطلاحات بھی متعین کی گئیں جن کے ذریعہ احکام کے مراتب اور درجات بتائے جاتے تھے۔ جیسے فرض، واجب، سنت، حرام اور مکروہ وغیرہ اصطلاحات۔ یہ اصطلاحات تمام فقہی مذاہب میں مکمل طور پر یکساں نہیں تھیں، بلکہ ہر فقہی مذہب کی اپنی کچھ مخصوص اصطلاحات بھی بنائی گئیں۔

فقہ تقدیری:

اس دور میں فقہی احکام و مسائل عملی اور واقعاتی حد تک محدود نہ رہے، بلکہ ایسے مسائل کے بھی احکام طے کیے گئے جو پیش نہیں آئے تھے۔ امکانی مسائل فرض کر کے ان کے احکام بتائے گئے، تاکہ آئندہ اگر یہ مسائل پیش آئیں تو ان کا حکم پہلے سے معلوم رہے، یہ انداز ''فقہ تقدیری'' کہلایا۔ بعض فقہی مذاہب میں فقہ تقدیری پر خاص کام ہوا، جبکہ بعض فقہاء و مجتہدین نے اس رجحان کو پسند نہیں کیا۔

فقہی قواعد:

اس دور میں فقہی اصول و اصطلاحات کے ساتھ فقہی قواعد بھی بنائے گئے۔ یہ قواعد قرآن و سنت کے احکام کو سامنے رکھ کر بنائے گئے، تاکہ ان قواعد کی بنیاد پر فروعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام کا انضباط اور ادراک آسان ہو سکے۔

کتب حدیث کی تصنیف:

فقہی تدوین کے پہلو بہ پہلو اس دور میں حدیث کی تدوین کا بھی عظیم الشان کام انجام پایا۔ احادیث یوں تو تحریری شکل میں پہلے سے موجود تھیں لیکن وہ کسی خاص ترتیب کے ساتھ جمع اور مدون نہیں کی گئی تھیں۔ تدوین کے ابتدائی مرحلہ میں احادیث رسول اور اقوال صحابہ ایک ساتھ ایک موضوع کی ترتیب سے یکجا کی گئیں۔ دوسرے مرحلہ میں صرف احادیث رسول کو راویوں کی ترتیب سے یکجا کیا گیا اور اسے 'مسند' کا نام دیا گیا جیسے مسند احمد وغیرہ۔ تیسرے مرحلہ میں حدیث کی صحت اور درجہ کے لحاظ سے نہایت دقت و اہتمام کے ساتھ کتابیں تصنیف کی گئیں جن میں حدیث کی چھ صحیح کتابیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ زیادہ مشہور ہوئیں اور 'صحاح ستہ' کہلائیں۔

فن جرح وتعدیل:

حدیث کی صحت وضعف کا درجہ متعین کرنے اور صحیح احادیث کے ذخیرہ سے جھوٹی اور من گھڑت احادیث کو چھانٹنے کی غرض سے راویان حدیث کی چھان بین اور ان کی سیرت و کردار کی تحقیق کا کام عہد صحابہ میں شروع ہو گیا تھا۔ اس دور میں یہ کام بھی ایک فن کی شکل اختیار کر گیا جس کا نام فن 'جرح و تعدیل' یا اسماء الرجال قرار پایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدوین فقہ:

فقہی احکام کی تدوین کا آغاز اسی دور میں ہوا۔ چنانچہ مشہور فقہی مذاہب کی بنیادی کتابیں تصنیف کی گئیں۔ امام ابوحنیفہ کے تلمیذ امام محمد بن حسن شیبانی نے فقہ حنفی کے احکام و مسائل پر مشتمل متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں ان کی چھ کتابیں: مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر اور زیادات زیادہ معتمد و مشہور ہیں جنہیں ظاہر الروایہ کہا جاتا ہے، امام شافعی نے فقہی احکام پر 'الام' تصنیف فرمائی، امام مالک نے حدیث و فقہ کا مجموعہ 'موطا' تالیف فرمائی۔

تقلید میں توسع:

تاریخ فقہ کے اس دور تک ایک معین مذہب کی پابندی اور تقلید میں سختی نہیں آئی تھی۔ لوگ درپیش مسائل میں اپنے شہر کے جو علماء و فقہا میسر ہوتے ان سے احکام معلوم کر لیتے تھے۔ اگر ایک جگہ اطمینان نہ ہوتا تو دوسری جگہ معلوم کر لیتے۔ گرچہ یہ رجحان شروع ہو چکا تھا کہ لوگ علاحدہ علاحدہ فقہی رجحانات اور مذاہب کی طرف میلان رکھتے تھے، اور اپنے شہر کے علماء یا اپنے اساتذہ کی طرف منسوب ہونے لگے تھے، لیکن ایک مذہب کی تقلید خالص ابھی عام نہیں ہوئی تھی۔ ۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں دور

نصف چوتھی صدی تا نصف ساتویں صدی

(۳۵۱ــ۶۵۰ھ)

چوتھے دور پر ایک نظر:

چوتھا دور فقہی اجتہاد کا دور تھا۔ اس میں بڑے بڑے مجتہدین پیدا ہوئے جنہوں نے مصادر شریعت کی روشنی میں بھرپور اجتہاد کیا۔ انہوں نے اجتہاد کے اصول و مناہج خود طے کیے، استدلال کے طریقے اور احادیث کے رد و قبول اور ترجیح و تطبیق کے اصول وضوابط متعین فرمائے، ان مجتہدین کا اجتہاد صرف مصادر شرع کا پابند تھا، منہج و طریقہ کار کے یہ خود بانی تھے جو انہوں نے اپنے اساتذہ و شیوخ سے استفادہ کر کے بنائے تھے۔ اس لیے یہ اجتہاد مطلق کہلایا، اور اس دور کے ائمہ فقہ مجتہدین مطلق قرار پائے۔ البتہ اسی دور میں ہر مجتہد مطلق کے ساتھ ان کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ تھا۔ یہ تلامذہ گرچہ خود بھی بڑے بڑے علماء و فقہاء تھے لیکن انہوں نے عموماً اپنے اساتذہ کے منہج اور اصول کی پیروی کی۔ اپنے اجتہادات اور استنباطات میں بھی انہوں نے اپنے شیوخ مجتہدین مطلق کے اصولوں کا خود کو پابند رکھا، اور ان اصولوں پر مزید مسائل و احکام کی تفریع کی۔ اور اس طرح فقہ اسلامی کی عظیم الشان مستحکم عمارت تیار کر دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں دور کی صورت حال:

پانچویں دور کے آتے آتے فقہ اسلامی کی تدوین کا بنیادی اور اہم کام انجام پا چکا تھا۔ فقہی احکام، ان کے دلائل کی فراہمی، استنباط کے اصول وضوابط، مقاصد شریعت، فقہی قواعد اور فقہی اصطلاحات سب کا بنیادی حصہ تیار ہو چکا تھا۔ دوسری طرف بعض سیاسی وسماجی عوامل کے نتیجہ میں یہ فقہی مذاہب بالخصوص 'مذاہب اربعہ' کو مختلف علاقوں میں قبول عام حاصل ہوتا گیا، جس کی وجہ سے ان مذاہب فقہیہ کے احکام و مسائل میں محدود رہ کر مہارت پیدا کرنے کی جانب رجحان بڑھتا گیا۔ تیسری جانب مفروضہ مسائل اور فقہ تقدیری پر سابق دور میں ہونے والے کام کی وجہ سے اب جو نیا مسئلہ پیش آتا عموماً اس کا حکم فقہی ذخیرہ میں موجود ملتا۔ اس دور میں سیاسی انتشار پیدا ہونے اور فتوحات موقوف ہو جانے کی وجہ سے نئے مسائل کی وہ کثرت نہیں رہی جو چوتھے دور میں پیش آ رہی تھی، اور جو تھوڑے بہت مسائل درپیش آتے تو عام طور پر ان کے احکام کا ذکر سابق فقہاء کے ذخیرہ میں مل جاتا۔ اس وجہ سے نئے مسائل پر اجتہاد کی سرگرمی تھم سی گئی۔

چنانچہ اس دور کے فقہاء نے موجود فقہی ذخیرہ کی مختلف انداز سے خدمت شروع کی، اور نہایت وقیع وعظیم کام انجام دیے۔ یہ کام درج ذیل نوعیت کے رہے۔

احکام کے علل کی تحقیق:

فقہاء نے احکام کے علل اور وجوہات کی تلاش ودریافت کا عظیم کام انجام دیا، موجودہ فقہی احکام میں جہاں ان احکام کی علت نہیں واضح تھی، وہاں انہوں نے اپنے اجتہاد اور غور وخوض سے ان کی علتیں معلوم کیں۔ علتوں کی تعیین کی وجہ سے قیاس کا عمل تیز تر اور آسان ہوا۔ نئے واقعات ومسائل میں احکام شرع کی تطبیق ان علتوں کی بنیاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر کی گئی۔علتوں کی تلاش و تعیین انتہائی اہم اجتہادی عمل تھا۔

ترجیح و تخریج:

دوسرا کام ترجیح اور تخریج کا ہوا۔بعض مسائل میں ائمہ مجتہدین اصحاب مذاہب سے کئی رائیں منقول تھیں۔عملی زندگی میں کسی ایک رائے کی تعیین کی ضرورت تھی،تو ان فقہاء نے دلائل شرع اور مصالح پر غور کرکے ائمہ مجتہدین کی چند آراء میں سے کسی ایک کو ترجیح دی۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ امام مذہب کی رائے کے نقل کرنے والوں میں اختلاف ہوتا، ایسے مواقع پر بھی یہ فقہاء ان میں ترجیح کا عمل انجام دیتے۔تخریج کی صورت یہ تھی کہ امام مذہب کی رائے کسی مسئلہ میں معلوم ہوتی، اس سے مشابہ مسئلہ پیش آتا تو امام مذہب کے قول کی توسیع کرتے ہوئے درپیش مسئلہ میں وہی رائے بتائی جاتی،تخریجات کے عمل میں بھی فقہاء کے درمیان فرق و اختلاف ہوتا،کبھی ایک فقیہ امام مذہب کے ایک قول پر تخریج کرتا اور دوسرا فقیہ اسی مسئلہ میں امام کے کسی دوسرے قول پر تخریج کرکے حکم بتاتا۔

نئے مسائل میں اجتہاد:

بعض نئے مسائل میں اس دور کے فقہاء اجتہاد بھی کرتے۔بسا اوقات قدیم مسئلہ میں بھی ان کا اجتہاد اپنے امام مذہب کے اجتہاد سے مختلف ہو جاتا۔لیکن اجتہاد کا عمل اپنے امام مذہب کے طے کردہ اصول وضوابط کے دائرہ میں رہ کر ہوتا تھا۔گویا وہ فروعی مسائل میں تو اجتہاد کرتے اور ان کی آراء علاحدہ بھی ہوتیں لیکن اصول میں وہ اپنے امام کے پابند رہتے تھے۔

چونکہ اجتہادی نوعیت کے یہ سارے اعمال امام مذہب کے اصول کے پابند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تھے، اس لئے اس عمل کو 'اجتہاد فی المذہب' کا نام دیا گیا، اور یہ فقہاء 'مجتہدین فی المذہب' قرار پائے۔ اس طرح اجتہاد مطلق کی جگہ اب اجتہاد مقید نے لے لی۔

فقہی تصنیفات:

اس دور میں دوسرا بڑا کام یہ ہوا کہ فقہی احکام و مسائل جو سابق دور میں طے پا گئے تھے، اب انہیں بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا گیا۔ مذہب کے بکھرے احکام و آراء کی ترتیب بندی کی گئی، اور اس طرح فقہی تصنیفات و تالیفات کا عظیم الشان ذخیرہ تیار کیا گیا۔ احکام و آراء کی ترتیب بندی اور تصنیف و تالیف میں متنوع اسالیب اختیار کیے گئے۔ کبھی صرف فقہی احکام و مسائل فقہی موضوعات کی ترتیب سے لکھے گئے۔ کبھی سند کے ساتھ احکام و آراء بیان کیے گئے۔ کبھی احکام کو ان کے دلائل کے ساتھ لکھا گیا۔ کبھی تمام موضوعات کے بجائے صرف ایک مخصوص موضوع پر کتابیں تالیف کی گئیں۔ ایک طریقہ یہ اپنایا گیا کہ جو مسائل ایسے پیش آئے جن کے بارے میں سابق فقہاء و مجتہدین کی رائیں موجود نہ تھیں ان کو علاحدہ کتابی شکل میں جمع کیا گیا اور اسے 'نوازل' اور 'واقعات' کا نام دیا گیا۔ جیسے ابو اللیث سمرقندی کی 'النوازل' اور ناطفی کی 'الواقعات' وغیرہ۔

اصول فقہ کا فن گرچہ اس سے پہلے دور میں وجود میں آ گیا تھا اور بعض تالیفات بھی تیار ہوئی تھیں، لیکن اس فن کو بھی اس دور میں کافی ترقی دی گئی۔ اصول و ضوابط کو واضح اور مرتب انداز میں بہترین ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا اور اس فن پر متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔

تصنیفی میدان میں ایک نئی قسم کا اضافہ اس دور میں ہوا، یہ قسم 'فتاویٰ' کہلایا، اس میں کبھی سوال و جواب کے طرز پر اور کبھی عملی زندگی میں پیش آنے والے امور کو بنیاد بنا کر فقہی آراء کتابی شکل میں جمع کی گئیں۔ یہ طرز گو پچھلے دور میں شروع ہو گیا تھا، لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئندہ آنے والے دور میں اس طرز کی متعدد اہم تصنیفات سامنے آئیں۔

فقہی مناظرے ومباحثے:

اس دور کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ مختلف فقہی مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان باہم مناظرے اور مباحثے بڑی سرگرمی کے ساتھ پیش آئے، یہ مناقشے گرچہ چوتھے دور میں خود ائمہ مذاہب اور ان کے تلامذہ کے درمیان بھی ہوئے تھے، لیکن وہاں باہمی احترام، اور صحیح نقطۂ نظر تک رسائی کا جذبہ غالب تھا۔ اس دور کے مناقشوں میں یہ روح کمزور نظر آتی ہے، اگرچہ ان فقہی مباحثوں اور مناقشوں کی وجہ سے فقہی ادب کے ذخیرہ میں عجیب عجیب فقہی نکتہ سنجیاں اور دقت طرازیاں پیدا ہوئیں جس نے اس ذخیرہ کو مالا مال کیا۔ ٣٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹا دور

نصف ساتویں صدی تا تیرھویں صدی

(ظهور مجلة الأحكام العدليه)

(۶۵۱ــــ۱۲۸۶ھ)

اس دور کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب مسلمانوں کی عظیم اسلامی سلطنت کے پایۂ تخت اور عظیم تاریخی، علمی وتہذیبی شہر بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی تھی۔ تاتاریوں کے حملہ نے ان کی سیاسی عظمت کی عمارت کو زمین بوس کر دیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ سیاسی زوال اپنے جلو میں علمی و اجتہادی انحطاط بھی لے کر آیا تھا۔ کیونکہ اس دور میں اجتہاد کی آواز بند ہو چکی تھی۔ فقہی جمود کا سماں تھا، اس سے قبل والے دور میں تخریج وترجیح اور تلاش و استنباط علل کا عظیم الشان کام انجام پایا تھا، اب وہ کام بھی اس دور میں بند ہو چکا تھا۔

یہ اس دور کی عمومی صورت حال ہے، ورنہ اس میں بھی تھوڑے بہت ایسے فقہاء و محققین اور اہل اصول پیدا ہوئے جنہوں نے اجتہادی خدمات انجام دیں۔ اسی طرح اس دور کی بعض فقہی تالیفات بھی ایسی تیار ہوئیں جن میں سابقین کے کام پر کچھ اضافہ کیا گیا تھا، لیکن ان استثناءات کو چھوڑ کر عمومی صورت حال انحطاط و جمود کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی تصنیف میں متون کا طریقہ:

اس دور میں نمایاں کام یہ ہوا کہ فقہاء نے متقدمین کی اعلیٰ تصنیفات کی جگہ ایک خاص اسلوب میں فقہی احکام کی کتابیں تصنیف کیں۔ اس اسلوب کا نام 'متون کا طریقہ' تھا۔ اس میں اس بات کی کوشش کی جاتی تھی کہ بے شمار فقہی مسائل کو انتہائی کم سے کم الفاظ میں متن (Text) کے طور پر ذکر کیا جائے۔ اس طریقہ میں اس قدر ایجاز اور اختصار برتا گیا کہ متن کی عبارتیں ناقابل فہم سی ہوگئیں۔ چنانچہ بسا اوقات خود مصنف یا کسی اور کی جانب سے ان متون کی شرحیں لکھی گئیں جن میں متون کے الفاظ کی تشریح اور معنی و مراد کی توضیح کی گئی۔ پھر ان شروحات پر حواشی لکھے گئے۔ پھر ان حواشی پر تعلیقات اور تقریرات لکھی گئیں۔ یہ اس دور کا عام رجحان سا ہوگیا، اور یہی سلسلہ چل پڑا۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ علمی سرگرمی کا دائرہ صرف اختصار نویسی، پھر شروحات وحواشی اور ملاحقات کی تیاری تک محدود ہو کر رہ گیا، جن میں عبارتوں کے حل اور الفاظ کی وضاحتوں پر زیادہ زور صرف ہوتا۔ اور ایک مسئلہ کے مختلف پہلو متن، اس کی شرح اور اس پر حاشیہ میں بکھر جاتے۔ لیکن اس کے باوجود ان شروحات اور حواشی میں بہت سی مفید بحثیں، تحقیق و تمحیص اور علمی فوائد بیان ہوئے ہیں۔

کتب فتاوی:

پچھلے دور میں کتب فتاوی کا رواج شروع ہوا تھا جو اس دور میں آکر کافی عام ہوا، جو فقہاء افتاء کے منصب پر سرفراز ہوتے وہ اپنے فتاوی کو کتابی شکل میں مرتب بھی کر جاتے۔ اس طرح متعدد اہم ترین کتب فتاوی تیار ہوئیں۔ ان فتاوی کی کتابوں میں سماج کے مسائل اور مشکلات کا عکس ہوتا اور فقہی احکام و مسائل کی حالات و واقعات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عملی تطبیق ہوتی۔

اہم کتب فتاوی میں ایک نمایاں نام 'فتاوی عالمگیری' کا ہے جسے مغل فرماں روا اورنگ زیب عالمگیرؒ نے اپنی خصوصی شرکت ونگرانی میں علماء کی ایک جماعت کے ذریعہ تیار کرایا تھا۔ اس میں مذہب حنفی کے مفتی بہ اقوال وآراء فقہی موضوعات کی ترتیب سے جمع کیے گئے تاکہ اصحاب افتاء کے لیے وہ ایک مستند ذریعہ بن سکے۔

فقہی قانون سازی:

اس دور کے آخر میں ایک نیا رجحان 'فقہی قانون سازی' کا ظاہر ہوا۔ عثمانی خلافت کے دور میں علاقائی ضروریات اور یوروپی ممالک کے ساتھ اقتصادی روابط کے نتیجہ میں قانون سازی کی ضرورت محسوس ہوئی، رفتہ رفتہ یہ ضرورت وسیع دائرہ میں محسوس کی جانے لگی جس نے اگلے دور میں باضابطہ قانون سازی کے رجحان کو وسیع وتیز کیا۔ [۱۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتواں دور

تیرہویں صدی تا نصف چودہویں صدی
(ظہور مجلّہ تا اختتام عالمی جنگ دوم)
(۱۲۸۷ــ۱۳۵۴ھ)

اس دور میں فقہ اسلامی کے میدان میں دو اہم امور انجام پائے جن کے نمایاں اثرات مرتب ہوئے۔ اول خلافت عثمانیہ ترکی کی جانب سے مجلّہ الاحکام العدلیہ تیار کیا گیا اور اسے نافذ کیا گیا۔ دوسرے قانون سازی کا کام مختلف ممالک میں انجام دیا گیا۔

مجلۃ الاحکام العدلیۃ:

خلافت عثمانیہ ایک بڑے رقبہ پر پھیلی ہوئی تھی، اور اس کی پوری سلطنت میں اسلامی محاکم اور عدالتیں کام کر رہی تھیں۔ ترکی خلافت فقہ حنفی پر عمل پیرا تھی۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں دیگر فقہی کتابوں کی طرح بعض مسائل غیر متعلقہ ابواب وفصول میں بیان کر دیے گئے ہیں جس کی وجہ سے بسا اوقات مطلوبہ مسئلہ اپنے مقام پر نہیں ملتا۔ دوسری دشواری یہ تھی کہ مختلف کتابوں میں فقہاء کی آراء کہیں مختصر اور کہیں مفصل ذکر ہوئی ہیں۔ تیسری بات یہ تھی کہ بسا اوقات ایک مسئلہ میں کئی اقوال اور آراء ہوتی ہیں، اور ان کی تصحیح و ترجیح میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ عثمانی خلافت کے قاضی صاحبان ان دشواریوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دوچار تھے۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ فقہ حنفی کے مالی مسائل پر معتمد اقوال و آراء پر مشتمل مجموعہ تیار کیا جائے جس میں صرف ایک مفتی بہ رائے مذکور ہو۔ چنانچہ ۱۲۸۶ھ میں نہایت آسان اور واضح ترتیب پر اور ذیلی عناوین کی تفصیلی تقسیم کے اسلوب میں یہ مجموعہ تیار کیا گیا جس میں احکام کو دفعہ وار نمبرات کے ساتھ لکھا گیا۔ ۱۲۹۳ھ میں ''مجلۃ الاحکام العدلیہ'' کے نام سے اس مجموعہ کو عثمانی قلمرو میں نافذ کر دیا گیا۔ اس طرح یہ ایک عمومی مدنی قانون کی شکل میں رائج ہو گیا۔

قانون سازی میں فقہی مسالک سے استفادہ:

قانون سازی کے میدان میں اس دور کے اندر جب تیزی آئی تو شام و فلسطین اور عراق کے بشمول عثمانی مملکت کے علاقوں میں تمام فقہی ابواب کے اندر قانون سازی روبہ عمل لائی گئی۔ مجلّہ الاحکام العدلیہ چونکہ صرف فقہ حنفی کے مسائل پر مبنی تھا، اس دور میں آئندہ جب تجارتی سرگرمیوں میں وسعت آئی، کاروبار و معاملات کے نئے طریقے رائج ہوئے تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان مسائل کے حل کے لیے دیگر فقہی مسالک اور آراء سے بھی استفادہ کیا جائے۔ چنانچہ مختلف ابواب کی قانون سازی کرتے وقت مختلف فقہی مذاہب کی آراء سے استفادہ کیا گیا۔

مجلّہ کے احکام کی منسوخی:

اس دور کے آخری حصہ میں ایک جانب مختلف فقہی مذاہب کی روشنی میں قانون سازی جاری تھی۔ دوسری جانب یہ احساس بڑھتا گیا کہ مجلّہ الاحکام العدلیہ میں مذکور ایک مذہب کی فقہی آراء سے تمام مسائل کا حل ممکن نہیں ہے لہٰذا اس میں تبدیلی کی جائے۔ لیکن یہ تبدیلی اس شکل میں لائی گئی کہ مجلّہ کا نفاذ ہی منسوخ کیا جانے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شام میں ۱۹۴۹ء میں مجلّہ منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ غیر ملکی قانون نافذ کیا گیا۔ چند برسوں بعد عراق نے بھی مجلّہ کو منسوخ کر کے اجنبی قانون جاری کیا۔ کویت میں مکمل مجلّہ نافذ تھا لیکن وہاں بھی جزوی تبدیلی کر کے اس کی جگہ غیر ملکی قانون کو جگہ دی گئی۔ اس طرح خود عرب و مسلم ممالک میں یکے بعد دیگرے مجلّہ کے احکام کو منسوخ کرنے اور غیر ملکی قوانین کو نافذ کرنے کا عمل انجام دیا گیا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس دور کے آخر میں ایک خوش کن پہلو یہ نمایاں ہوا کہ مکمل فقہ اسلامی سے استفادہ کر کے اسلامی قانون سازی کرنے کی آواز تیز تر ہوئی۔ پیرس اور شام میں 'اسلامی فقہ ہفتہ' کانفرنس منعقد کر کے فقہ اسلامی کی خصوصیات کو نمایاں کیا گیا اور اس سے استفادہ کی ضرورت کا اظہار کیا گیا۔ اس طرح مجلّہ کی منسوخی کے پہلو بہ پہلو اسلامی قانون سازی اور اس سے استفادہ کا رجحان تیز ہو گیا۔ ۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں دور

نصف چودھویں صدی تا جاری
(مابعد عالمی جنگ دوم)
(۱۳۵۵ھ — حال)

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں جب مغربی استعمار نے عالم اسلام کو دھیرے دھیرے اپنی گرفت میں لینا شروع کیا تو عالم اسلام کی سست روی اور مغرب کی تیز گامی نے اسے یہ موقع فراہم کر دیا کہ وہ پورے عالم اسلام پر اپنا شکنجہ کس دے۔ استعمار اپنے ساتھ صرف سیاسی بالادستی لے کر نہیں آیا تھا بلکہ اس نے ہر جگہ مسلم نسل کو اس کے ماضی اور تاریخ زریں سے کاٹ دینا چاہا۔ چنانچہ استعمار نے تعلیم اور تاریخ کو بدلنے کے ساتھ مسلم ممالک پر مغربی قانون کو بھی تھوپ دیا۔

اسلامی شریعت کا نفاذ:

عالمی جنگ دوم کے بعد مسلم ممالک سے یکے بعد دیگرے استعمار کا زوال ہوا تو اسلام کے ساتھ وابستگی اور اسلامی شریعت کے نفاذ کی تمنائیں سامنے آنے لگیں۔ اسلامی تحریکات کا قیام ہوا اور اسلامی قانون کو نافذ کرنے کے مطالبے ہونے لگے۔ چنانچہ جب مسلم ممالک میں استعمار سے آزادی کے بعد دستور سازی ہوئی تو متعدد ممالک کے دستور میں عوامی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے یہ درج کیا گیا کہ اس ملک کے دستور کا سرچشمہ اسلامی شریعت ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر مختلف ممالک میں اسلامی قانون سازی کی عملی کوششیں شروع کی گئیں تاکہ اسلامی قانون کو مغرب کے درآمدشدہ قانون کی جگہ پر نافذ کیا جائے۔ چنانچہ مصر، شام، عراق، امارات، کویت و قطر اور سوڈان وغیرہ میں اسلامی قانون سازی کم وبیش انجام دی گئی اور انھیں نافذ کیا گیا۔ سعودی عرب میں بھی اسلامی شریعت کا نفاذ کیا گیا۔ ان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی مختلف سطح پر یہ عمل انجام دیا گیا۔

اس دور کی ایک نمایاں خصوصیت اسلامی بیداری ہے۔ عالم اسلام میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک اسلامی بیداری کی زبردست لہریں اٹھیں اور اسلام کو زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کرنے کے مطالبات ہوئے۔ اس بیداری کے نتیجہ میں علمی اور فقہی میدان میں بھی کافی سرگرمی اور نشاط پیدا ہوا، اور متعدد فقہی کام انجام پانے شروع ہوئے۔ فقہ و قانون کی دنیا میں اس دور میں ہونے والے کام درج ذیل ہیں:

اجتماعی اجتہاد کے ادارے:

بیسویں صدی میں تیز رفتار ترقیات اور صنعتی انقلابات کے نتیجہ میں زندگی کے ہر میدان میں پیدا ہونے والے بے شمار نئے مسائل کے پیش نظر اس بات کی آوازیں بلند ہوئیں کہ ان مسائل کے حل کے لیے انفرادی غور و فکر کے بجائے اجتماعی اجتہاد کے ادارے قائم کیے جائیں، جہاں عالم اسلام کے محقق علماء اور فقہاء مل کر مسائل کا حل نکالیں۔ بیسویں صدی کے نصف آخر میں عالم اسلام کے کئی علاقوں میں اہم کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور ان میں بھی اجتماعی اجتہاد کے ادارے قائم کرنے کی تجاویز منظور کی گئیں۔ چنانچہ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے یکے بعد دیگرے اجتماعی اجتہاد اور غور و تحقیق کے متعدد ادارے قائم کیے گئے۔ سب سے پہلے مصر میں مجمع البحوث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاسلامیہ ازھر کا قیام ۱۹۶۱ء میں عمل میں آیا۔ پھر مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی نے المجمع الفقہی الاسلامی قائم کیا جس کا پہلا اجلاس ۱۹۷۸ء میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس کے بعد آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس کی جانب سے مجمع الفقہ الاسلامی قائم ہوا، جس کا پہلا سمینار ۱۹۸۴ء میں مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا۔ اس مؤخر الذکر ادارہ میں عالم اسلام کے ہر ملک کو نمائندگی دی گئی، اور ماہرین کے نام سے دیگر فضلاء و محققین کو مدعو کیا گیا۔ ادھر ہندستان میں ۱۹۸۹ء میں اسلامک فقہ اکیڈمی قائم کی گئی جس میں ہندستان بھر کے مختلف مکاتب فکر کے علماء و اصحاب علم کے علاوہ کچھ بیرونی اہل علم و تحقیق کو بھی شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ یہاں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے مجلس تحقیقات شرعیہ اور جمعیۃ علماء ہند نے ۱۹۷۰ء میں ادارہ مباحث فقہیہ قائم کیے۔ اس کے بعد یورپ کے مسلمانوں نے اپنے علاقہ کے پیچیدہ مسائل کو اجتماعی طور پر حل کرنے کے لیے المجلس الاوروبی للافتاء و البحوث کے نام سے مارچ ۱۹۹۷ء میں آئرلینڈ میں ادارہ قائم کیا۔

اجتماعی اجتہاد کا طریقہ ومنہج:

ان اداروں کا طریقۂ کار یہ تھا کہ انہوں نے غور وفکر کے لیے بالکل جدید نوعیت کے موضوعات کو منتخب کیا، جیسے اعضاء کی پیوند کاری، برتھ کنٹرول، حقوق کی خرید وفروخت، ٹسٹ ٹیوب بے بی، اور نئے نئے مالیاتی مسائل وغیرہ۔ دوسرے انہوں نے جدید موضوعات کی صحیح صورت حال سے واقف ہونے کے لیے ان موضوعات کے اکسپرٹس اور ماہرین کو مدعو کیا اور صورت مسئلہ کی مکمل توضیح وتحقیق ان کے ذریعہ کی گئی۔ تیسرے ان اداروں نے غور وفکر کے لیے متعلقہ موضوعات پر تحقیقی مقالات لکھوائے، پھر ان کا خلاصہ اجلاس میں پیش کر کے بہت سنجیدگی کے ساتھ ان پر مناقشہ اور بحث کیا۔ پھر اتفاق رائے سے یا اختلاف کے ساتھ فیصلے کیے۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اداروں نے اجلاس کے لیے عموماً ایک سال کا وقفہ رکھا، اور ہر سال کے اجلاس میں کئی کئی موضوعات کا احاطہ کیا گیا۔

اجتماعی غور وفکر کے ان عالمی اداروں کے ساتھ مختلف ممالک میں علاقائی ادارے بھی ایسے ہی مسائل کو حل کرنے کے لیے قائم ہوئے، جیسے پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی، جس نے سود کو ختم کرنے کی بابت تفصیلی سفارشات اور پلان آف ایکشن تیار کر کے ۱۹۸۰ء میں حکومت کے سپرد کیا۔ اسی طرح بعض مخصوص موضوعات پر کام کرنے کے لیے بھی ادارے قائم کیے گئے۔ جیسے طبی تحقیقات کی بابت شرعی غور وفکر کے لیے کویت میں المنظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ کا قیام ہوا، جس نے طبی موضوعات و مسائل پر بیش قیمت کام انجام دیے۔ یہ سب وہ ادارے ہیں جنھوں نے اپنی سرگرمیوں کا قابل قدر نتیجہ امت مسلمہ کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں موضوعات ایسے ہیں جن پر ان اداروں نے نہ صرف وقیع شرعی فیصلے کیے ہیں بلکہ ان پر علمی تحقیق وتصنیف کا انبار لگا دیا ہے۔ اور اسی سرگرمی کے ساتھ ان کے کام جاری ہیں۔

مختلف مسالک سے استفادہ:

اس دور میں ایک رجحان بڑی شدت کے ساتھ یہ ابھرا کہ موجودہ متنوع اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لیے کسی ایک فقہی مسلک کے دائرہ میں محدود رہنا مناسب نہیں ہے۔ پوری فقہ اسلامی ہمارا سرمایہ ہے۔ اور ان مختلف مذاہب فقہیہ کی حیثیت ٹھیک وہی ہے جو ایک فقہی مسلک کے اندر مختلف آراء کی ہے۔ لہٰذا اگر درپیش مسائل کا حل ایک فقہی مسلک کی آراء میں نہیں ہے تو دوسرے فقہی مسلک کی آراء سے انھیں حل کیا جائے۔ اور اس میں صرف مذاہب اربعہ تک ہی محدود نہ رہا جائے بلکہ مذاہب اربعہ قائم ہونے کے دور میں جو دیگر فقہی اجتہادات اور مجتہدین کی آراء تھیں جو مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسباب کی وجہ سے باضابطہ فقہی مسلک کے طور پر باقی نہیں رہ پائیں، ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔ چنانچہ اس رجحان کو بہت جلد قبول عام حاصل ہوتا گیا۔ اجتماعی اجتہاد و تحقیق کے اداروں میں یہی اسلوب اختیار کرتے ہوئے موجودہ مسائل کے حل میں مختلف فقہی آراء سے استفادہ کیا گیا۔ یہ رجحان اس قدر عام ہوا کہ انفرادی تحریروں اور تحقیقات میں بھی اس نقطۂ نظر کو اختیار کیا گیا اور زیر بحث مسئلہ پر مختلف مجتہدین کی آراء کو درج کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس رجحان کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف مسائل کا حل تلاش کرنے میں سہولت ہوئی، امت کو آسانی فراہم ہوئی، دین و شریعت کی وسعت و ہمہ گیری ظاہر ہوئی اور فقہ اسلامی نے یہ ثابت کیا کہ وہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی زندگی کے تمام مسائل میں رہنمائی کرنے کی بھرپور صلاحیت و قابلیت رکھتی ہے۔ وہیں اس رجحان و طرز فکر کے نتیجہ میں فقہی مسالک کے درمیان پائی جانے والی مسلکی شدت اور تعصب میں نمایاں کمی آئی۔ اور مل جل کر مسائل کے حل کی روش عام ہوئی۔

انسائیکلوپیڈیائی اسلوب:

فقہ اسلامی سے ہمہ جہت استفادہ اور اس کو آسان و سہل بنانے کی سمت میں ایک یہ قدم اٹھایا گیا کہ فقہ اسلامی کو حروف تہجی کی ترتیب سے جدید اسلوب میں مرتب کرنے کے لیے فقہی انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ یہ منصوبہ پہلے شام میں تیار ہوا، لیکن عملی طور پر اس عظیم منصوبہ پر کام مصر میں شروع ہوا۔ ابھی یہ کام ابتدائی مرحلے میں تھا کہ سست روی کا شکار ہو گیا، تو کویت کی وزارت اوقاف نے ۱۹۶۶ء میں اس منصوبہ پر عمل کا پروگرام طے کیا، اور بھرپور اہتمام اور وسائل کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔ جب یہ کام کویت میں تیز تر ہوا تو مصر کے منصوبہ میں بھی تیزی آئی، لیکن مصری انسائیکلوپیڈیا کو پیچھے چھوڑتے ہوئے کویت کا فقہی انسائیکلوپیڈیا نہایت شان و اہتمام کے ساتھ قریب التکمیل ہونے کو ہے۔ یہ منصوبہ تقریباً پینتالیس جلدوں سے زائد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل ہو رہا ہے۔ ہندستان کی اسلامک فقہ اکیڈمی نے اپنے عالی ہمت بانی حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی علیہ الرحمہ کی زیر نگرانی اس پورے منصوبہ کو اردو میں منتقل کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اب یہ بھی قریب بہ تکمیل ہے۔

اس عہد میں فقہ کی تدریس کے میدان میں بھی تقابلی مطالعہ کا رجحان عام ہوا، جامعات اور یونیورسٹیز کے اندر بھی ایک شعبہ فقہ اسلامی اور قانون شریعت کا قائم کیا گیا اور تمام فقہی مذاہب و آراء کی تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۳۳

□□□

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا باب

فقہی مسالک

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فقہی مسالک کا مفہوم:

فقہی مسالک دراصل نصوص شریعت سے احکام کے استنباط میں اختیار کیے گئے مختلف رجحانات کا نام ہے۔ عہد نبوت اور عہد صحابہ میں فقہی مسالک کا وجود موجودہ معروف معنوں میں نہیں تھا، لیکن ان رجحانات کی بنیاد عہد نبوت میں موجود تھی۔ اور عہد صحابہ میں وہ بہت نمایاں ہوگئے تھے۔ عہد صحابہ کے آخر اور عہد تابعین میں ان رجحانات نے مسالک کی شکل اختیار کی جو عہد تبع تابعین میں مزید منضبط ہوئے۔ اور علاحدہ اصول وضوابط کی بنیاد پر ان کی عمارت قائم ہوئی۔

فقہی مسالک کا پس منظر:

پچھلی سطور میں اس بات کا ذکر کیا جاچکا ہے کہ دور نبوت میں بعض ایسی مثالیں پیش آئیں جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہدایت کو دو مختلف صحابہ نے دو مفہوم میں سمجھا۔ اس جیسی ہدایت میں مختلف مفہوم لینے کی گنجائش موجود تھی کیونکہ ان کا تعلق فروعی اور جزوی مسائل سے تھا۔ اصول دین میں ایسے اختلاف فہم کی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی۔ اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہدایت کے دو متضاد فہم میں دونوں کی تصویب فرمائی۔ خود قرآن کریم کے الفاظ میں بعض مقامات پر ایک لفظ سے کئی معانی سمجھے جانے کا احتمال موجود تھا۔ یہ اختلاف فہم دراصل اس بنیاد پر تھا کہ کبھی عربی کا ایک لفظ دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ اور کبھی ایک لفظ کا حقیقی معنی کچھ ہوتا اور مجازی معنی کچھ اور۔ اور کبھی کسی حکم و ہدایت کے ظاہر تک محدود رہنے سے ایک مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طے ہوتا تھا اور اس حکم کے باطن پر غور کرنے نیز دیگر احکام و ہدایت کو پیش نظر رکھنے سے مفہوم بدل جاتا تھا۔ کچھ صحابہ کرام نے پہلے رنگ کو اختیار کیا تھا، چنانچہ وہ احادیث و آیات کے ظاہری مفہوم تک محدود رہتے تھے۔ بعض دوسرے صحابہ کرام شریعت کی روح اور مقاصد نیز دیگر احکام و ہدایات کو سامنے رکھ کر درپیش مسئلہ میں حدیث یا آیت کے اندرون میں اترنے کی کوشش کرتے اور اس کے پیش نظر حکم بتاتے۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ وہ بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچ کر ہی عصر کی نماز پڑھیں۔ صحابہ روانہ ہوئے، راستہ میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ صحابہ میں سے ایک جماعت نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود جلدی پہنچنا ہے، لہٰذا ہم عصر کی نماز پڑھ لیں۔ دوسری جماعت نے ظاہر حکم پر عمل کرتے ہوئے عصر کی نماز نہیں پڑھی، اور بنو قریظہ پہنچ کر عشاء کے بعد وہ عصر پڑھ سکے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے دونوں گروہوں میں سے کسی کو غلط نہیں قرار دیا۔ (بخاری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام کے سامنے جب نئے مسائل پیش آئے جن کے بارے میں واضح حکم قرآن یا حدیث میں موجود نہیں تھا، تو ان کا شرعی حکم بتانے کے لیے صحابہ کرام نے قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں غور کیا۔ یہ غور کا انداز سابق طرز پر دو قسم کا تھا، اور رجحان کے فرق کی وجہ سے ان کی رائیں مختلف ہوئیں۔ صحابہ کرام سے دین کا علم تابعین نے سیکھا اور یہ مختلف رجحانات تابعین میں منتقل ہوئے۔ تابعین کے دور تک نئے مسائل کی بے انتہا کثرت ہو گئی تھی اور انہوں نے اپنے اپنے رجحان کے مطابق مسائل کو حل کیا۔ بنیادی طور پر یہی رجحان کا فرق تھا جس کے ساتھ دیگر اسباب بھی وابستہ ہوتے گئے، اور علاحدہ علاحدہ فقہی اجتہادات سامنے آئیں، یہ ائمہ مجتہدین اسلامی مملکت کے مختلف شہروں میں تھے اور ہر مجتہد کے حلقۂ درس میں ان کے تلامذہ اور متبعین کی جماعت تھی۔ ان کے ذریعہ علاحدہ اجتہادات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی مذاہب کی حیثیت اختیار کر گئے۔

موجودہ فقہی مسالک کی وجہ:

ابتداء میں متعدد فقہی مذاہب اور اجتہادات تھیں۔ ان کے ماننے والے بھی تھے۔لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، مختلف اسباب کے تحت بعض مذاہب کے ماننے والے کم ہوتے گئے۔ ان کی تمام فقہی آراء و اجتہادات مدون نہیں ہوسکیں اور وہ تاریخ کا حصہ بن کر رہ گئیں۔صرف ان کی کچھ آراء اختلاف آراء کی کتابوں اور متقدمین کی تصنیفات میں موجود رہیں۔ دوسرے فقہی مذاہب کو ایسے فقہاء اور اہل علم ملے جنہوں نے اس مسلک کی تمام آراء وتحقیقات کو مدون کیا۔ان کے اصول ومناہج مدون کیے اور انہیں خوب خوب پھیلایا۔ پھر ہر دور میں ان کے اندر ایسے فقہاء پیدا ہوتے رہے جنہوں نے انہیں محفوظ طریقہ پر بعد والوں تک منتقل کیا اور اس ذخیرہ احکام کی مختلف پہلوؤں سے عظیم الشان خدمت انجام دی۔ یہ مذاہب باقی رہے۔ ان میں اہل سنت کے فقہی مسالک حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی موجود و محفوظ رہیں۔ اہل سنت کے مسالک میں ہی اہل حدیث مسلک بھی ہے۔شیعی فقہ میں فقہ جعفریہ و فقہ زیدیہ کے ماننے والے پائے جاتے رہیں۔ اسی طرح فقہ اباضی کے ماننے والے بھی آج موجود ہیں۔ ذیل میں ان فقہی مسالک کا تعارف نیز ان کی امتیازی خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف: اہل سنت کے فقہی مسالک

ا۔ فقہ حنفی

فقہ حنفی کا تعارف:

فقہ حنفی اہل سنت کے چار فقہی مسالک میں سب سے قدیم ہے۔ فقہی احکام کی تدوین سب سے پہلے اسی مسلک میں ہوئی۔ اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ یہی مسلک پھیلا اور اس کے ماننے والے زیادہ رہے۔ یہ فقہ امام ابوحنیفہ سے منسوب ہو کر فقہ حنفی کہلائی۔ اس کی داغ بیل کوفہ میں ڈالی گئی اور اجتماعی اجتہاد و تحقیق کے ذریعہ اس کی تدوین عمل میں آئی۔ یہ فقہ بنیادی طور پر صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی بن ابی طالبؓ کے علوم و آراء، فتاوی و فیصلوں اور مناہج فکر پر مبنی ہے جو ان حضرات سے حضرت علقمہ پھر حضرت ابراہیم نخعی پھر حضرت حماد بن ابی سلیمان کے واسطوں سے حضرت امام ابوحنیفہ تک پہنچے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے چالیس باکمال تلامذہ و اصحاب کے ذریعہ مدون ہونے والی فقہ حنفی کے ہزاروں ہزار مسائل کو بالخصوص ان کے مشہور شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی نے کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ ان کے دوسرے شاگرد امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری کا بھی فقہ حنفی کی نشر و اشاعت اور حفظ و تدوین میں نمایاں حصہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہؒ:

امام ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی ہے۔ ابوحنیفہ کنیت ہے۔ موجودہ عراق کے شہر کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ خاندانی پیشہ کپڑے کی تجارت کا تھا، خود بھی تجارت کرنے لگے۔ کوفہ کے مشہور عالم امام شعبی نے ان کی ذہانت کو تاڑ کر انھیں علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا، چنانچہ کوفہ کے ممتاز حلقۂ درس حضرت حماد بن ابی سلیمان کے حلقہ میں شامل ہوگئے، اور ان کی وفات تک ان سے وابستہ رہے۔ کوفہ کے تمام محدثین سے آپ نے استفادہ کیا۔ کئی بار حجاز تشریف لے گئے اور وہاں کے شیوخ و محدثین سے علم حاصل کیا۔ مدینہ میں امام مالک سے بھی افادہ و استفادہ رہا۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں مکہ و مدینہ اور عراق و شام کے کبار تابعین ہیں۔ آپ خود بھی تابعیت کا شرف رکھتے ہیں، کیونکہ متعدد صحابہ کرام سے ملنے کا فخر و شرف آپ کو حاصل ہے، گرچہ ان صحابہ کرام سے روایت کرنا ثابت نہیں ہے۔ حضرت حماد کی وفات کے بعد ان کے تمام شاگردوں نے کم سن شاگرد ابوحنیفہ ہی کو اس عالی مسند کے قابل پایا، چنانچہ سبھوں نے مجبور کر کے آپ کو مسند درس پر بٹھایا۔ اس حلقۂ درس میں حضرت عمرؓ فاروق کا منہج استنباط، حضرت ابن مسعودؓ کی روایات و فتاوی، حضرت علی مرتضیٰؓ کے قضایا و علوم اور محدثین کوفہ کی تمام احادیث و روایات کا عظیم الشان ذخیرہ جمع تھا۔ پھر حضرت امام ابوحنیفہ کو قدرت نے بے مثال ذہانت و ذکاوت، قوت فہم و استنباط اور علم کی وسعت و گہرائی سے نوازا تھا۔ آپ ذاتی اوصاف حمیدہ سے مالا مال تھے، خوف خدا، ورع و تقوی اور عبادت و خشیت میں اعلی مقام پر تھے۔ مالی خوشحالی تھی اور دل کھول کر سخاوت کرتے تھے۔ ایماندارانہ تجارت کی شہرت قائم تھی۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے بہت جلد آپ کے حلقۂ درس کی شہرت دور تک پھیل گئی اور ممتاز طلبہ و فضلاء درس میں شریک ہونے لگے، جہاں وسیع القلب استاذ ان کی ہر طرح ہمت افزائی کرتا اور علمی مسائل پر کھل کر بحث و مباحثہ کرتا۔ آپ نے اموی سلطنت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا، اس کا زوال بھی دیکھا۔ عباسی سلطنت کا قیام آپ کے سامنے اور قریب میں ہوا۔ بعض علوی افراد نے حصول خلافت کی مسلح جدوجہد کی، آپ نے انھیں مستحق دیکھ کر زبانی اور مالی ان کا تعاون بھی کیا۔ عباسی سلطنت مستحکم ہوگئی تو خلیفۂ منصور نے غالبًا سلطنت کے ساتھ آپ کی وفاداری کو آزمانے کے لیے آپ کو منصب قضاء پیش کیا۔ آپ نے انکار کیا جس کی پاداش میں آپ کو سرعام کوڑے لگائے گئے، اور داخل زندان کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر ستر سال کی ہونے جارہی تھی۔ جیل میں بھی آپ کے درس وافادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ جیل میں کوڑوں کی سزا بھی جاری تھی۔ بالآخر جیل ہی میں ماہ رجب ۱۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوگئی اور بغداد میں خیزران کے مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

منہج اور خصوصیات:

فقہ حنفی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی تدوین اجتماعی طور پر عمل میں آئی۔ حضرت عمرؓ فاروق نے کوفہ شہر کو بڑے اہتمام سے بسایا تھا۔ اور یہاں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو قاضی اور معلم بنا کر اس خط کے ساتھ بھیجا تھا کہ ”اے اہل کوفہ! میں ابن مسعود کو تمہارے پاس بھیج کر اپنے آپ پر ایثار سے کام لے رہا ہوں۔ اس شہر کی جانب صحابہ کرام کا رجحان اتنا زیادہ ہوا کہ ایک ہزار سے زیادہ صحابہ یہاں خیمہ زن ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے تو اپنا دار الخلافہ اسی شہر علم وفن کو بنایا۔ پھر یہ شہر حدیث وروایت اور اسلامی علوم میں مکہ ومدینہ کی ہمسری کرنے لگا۔ یہ شہر نیا بسا تھا۔ ایران وعجم کے نو مسلم بڑی تعداد میں یہاں آباد ہوئے جو متمدن شہری زندگی سے آئے تھے اور یونانی وفارسی علوم اور عقلیات کا سرمایہ اپنے ساتھ یہاں لائے تھے۔ ایرانی وعجمی تہذیب کے ساتھ عربوں کے اختلاط نے یہاں نو بہ نو مسائل کثرت سے پیدا کردیے تھے۔ تیسری جانب سیاسی اختلاف وانتشار اور مختلف اقوام وملل کے اختلاط نے یہاں بہت سارے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرقے پیدا کر دیے، جن میں کچھ در پردہ اسلام مخالف کوششوں میں مصروف تھے۔ اسی کا ایک مظہر وضع حدیث کا فتنہ تھا، ہر فرقہ اپنی تائید میں حدیثیں گڑھ رہا تھا۔ عراق کی اس مخصوص صورت حال سے حجاز کے مکہ و مدینہ بڑی حد تک محفوظ تھے۔

عراق کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کا گہرا تعلق تھا۔ آپ نے ہی حضرت ابن مسعودؓ کو یہاں بھیجا تھا۔ حضرت عمرؓ فاروق کو دربار رسالت سے محدث کا خطاب ملا ہوا تھا، یعنی آپ کی زبان وقلب الہامی کیفیت سے آراستہ تھے۔ خود قرآن میں کئی آیات آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی تھیں۔ حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرام کو مدینہ میں روک رکھا تھا۔ آپ نے دو جماعتیں بنائی تھیں، خصوصی مسائل میں چھوٹی جماعت کے اکابر صحابہ سے مشورہ کرتے اور کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو تمام صحابہ مدینہ کو جمع کر کے مشورہ کیا کرتے۔ آپ کا منہج استنباط یہ تھا کہ قرآن اور حدیث کی گہرائیوں میں غور کرتے، شریعت کے مقاصد اور امت کے مصالح کو پیش نظر رکھتے، حالات کی رعایت کرتے اور اجتماعی غور وفکر سے فیصلے کرتے۔ آپ کے اجتہادات اور آپ کی اولیات مشہور ہیں جنہوں نے اس دور کی وسیع اسلامی سلطنت میں اسلامی شریعت کو زندہ و جاوید بنائے رکھا، بلکہ بعد والوں کے لیے رہنما اصول فراہم کیے۔ حضرت عمر فاروقؓ کا یہی منہج استنباط حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ کے ذریعہ کوفہ میں عام ہوا۔ خود کوفہ کے مخصوص سیاسی و سماجی احوال میں حضرت ابن مسعودؓ اور ان کے تلامذہ حضرت علقمہ پھر حضرت ابراہیم نخعی نے ایک طرف روایات و احادیث کے قبول کرنے میں سختی برتی تاکہ کوئی غلط روایت نہ قبول کر لی جائے۔ دوسری طرف انہوں نے بیشتر مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و احادیث کو آپؐ کی جانب منسوب کیے بغیر ذکر کیا، اور صحابی یا تابعی کی جانب منسوب کر کے مسئلہ بتانے کو زیادہ پسند کیا کہ مبادا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کوئی ایسا مفہوم نہ منسوب ہو جائے جو درست نہ ہو۔ تیسرے انہوں نے نئے مسائل میں اپنے اجتہاد سے کام لیا اور فتاویٰ بتائے۔ یہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصیات اور مناہج تھے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو ملے۔

اجتماعی تدوین فقہ:

آپ نے جب مجلس تدوین فقہ آراستہ کی تو اپنے تلامذہ میں سے چالیس افراد کو منتخب کیا۔ یہ تلامذہ تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، لغت و ادب، قیاس و منطق، سیرت، ریاضی وحساب اور مختلف علوم وفنون کے باکمال ماہرین تھے۔ بازار اور تجارت کا عملی تجربہ آپ خود بھی رکھتے تھے۔ ان ماہرین کے ساتھ آپ نے تدوین فقہ شروع فرمائی۔ طریقہ یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مجلس میں پیش ہوتا، تمام حاضرین آزادی کے ساتھ اپنی اپنی آراء کا اظہار کرتے، آپ خود بھی اپنی رائے ظاہر کرتے۔ کبھی ایک مسئلہ پر ایک ایک ماہ بحث و مباحثہ جاری رہتا۔ جب ایک مسئلہ طے پا جاتا تو آپ حکم دیتے کہ اسے اب لکھ لیا جائے۔ مسئلہ پر قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں غور کیا جاتا۔ اگر کوئی دلیل نہ ہوتی تو صحابہ کے اقوال دیکھے جاتے، پھر قیاس و اجتہاد کیا جاتا۔ آپ کے اصحاب بھی قیاس کے ذریعہ بحث کرتے۔ کبھی آپ استحسان سے کام لیتے۔ اور طے ہونے والے مسائل درج رجسٹر کیے جاتے۔ اس شان و اہتمام کے ساتھ ایک نئی ترتیب سے مسائل فقہ مدون کیے گئے۔ یہ ترتیب فقہی موضوعات کی ترتیب کہلائی جو طہارت کے باب سے شروع ہوکر عبادات، پھر معاملات، پھر میراث پر ختم ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس طرح تقریباً پانچ لاکھ مسئلے مرتب ہوئے جن میں ۳۸ ہزار مسائل کا تعلق عبادات سے ہے۔

طریقہ استنباط:

مسائل کے استنباط میں اپنا منہج خود بیان کرتے ہوئے امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں پہلے قرآن کو لیتا ہوں۔ اگر اس میں نہ ملے تو رسولﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہوں، اور فقیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راویوں کے ذریعہ جو حدیث نبوی ملے اس کو لیتا ہوں۔ اگر قرآن میں نہ ملے اور نہ سنت نبوی میں ملے تو آپؐ کے صحابہ کے اقوال پر نظر ڈالتا ہوں۔ اگر ان میں باہم اختلاف ہو تو کسی ایک کو ترجیح دیتا ہوں۔ اگر صحابہ اور غیر صحابہ میں اختلاف ہو تو صحابہ کے قول کو ہرگز نہیں چھوڑتا۔ ہاں جب رائے ابراہیم نخعی، حسن بصری، ابن سیرین اور سعید بن مسیب وغیرہ کی ہو تو جس طرح ان کو اجتہاد کا حق ہے مجھے بھی ہونا چاہئے۔

ابتدائی کتابیں:

فقہ حنفی کے مسائل کی اجتماعی تدوین کے بعد امام ابوحنیفہ کے مختلف اصحاب نے کتابیں لکھیں۔ فقہی مسائل کے موضوع پر خود امام ابوحنیفہ کی کوئی کتاب محفوظ نہیں ہے، لیکن ان کے ممتاز شاگرد امام محمد بن حسن کی تصنیفات فقہ حنفی کے مصادر اولین کا درجہ رکھتی ہیں۔ فقہ حنفی کے مصادر میں تین قسم کی کتابیں ہیں، اول: کتب ظاهر الروایت، دوم: کتب نوادر، سوم: فتاوی و واقعات، ان میں کتب ظاہر الروایت کے مسائل زیادہ قابل اعتماد اور راجح حیثیت رکھتے ہیں۔ ظاہر الروایت امام محمد کی درج ذیل چھ کتابیں کہلاتی ہیں:

۱۔ الجامع الصغیر: یہ کتاب امام محمد سے ان کے تلمیذ عیسیٰ بن ابان اور محمد بن سماعہ نے روایت کی ہے۔ اس میں امام محمد نے امام ابو یوسف کے واسطہ سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، لیکن اس میں دلائل نہیں ہیں۔

۲۔ الجامع الکبیر: یہ کتاب پہلی کتاب کے موضوع پر ہے، لیکن اس سے مفصل ہے۔

۳۔ زیادات: یہ الجامع الکبیر کا تکملہ ہے۔

۴۔ المبسوط: یہ الاصل کے نام سے بھی معروف ہے۔ اس میں امام محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان ہزاروں مسائل کو جمع کیا ہے جنہیں امام ابوحنیفہ نے مستنبط فرمایا تھا، اس کتاب میں پہلے آثار ذکر کیے گئے، پھر مسائل اور آخر میں معاصر علماء کے اختلافات بھی درج کیے گئے ہیں۔

۵۔ السیر الصغیر: یہ جہاد اور بین الاقوامی قوانین کے موضوع پر کتاب ہے۔

۶۔ السیر الکبیر: یہ آپ کی آخری فقہی تصنیف ہے، جسے ابوسلیمان جوزجانی نے آپ سے روایت کی ہے۔

امام محمد کی ان چھ کتابوں کے مسائل کو مکررات حذف کرنے کے بعد ایک جگہ محمد بن احمد مروزی معروف بہ حاکم شہید نے جمع کیا اور اس کا نام 'الکافی' رکھا، جس کی مفصل شرح امام سرخسی نے 'المبسوط' کے نام سے کی ہے۔

نوادر سے مراد وہ احکام ہیں جو امام محمد کی ان چھ کتابوں کے علاوہ کسی اور کتاب یا امام ابویوسف اور حسن بن زیاد وغیرہ کی طرف منسوب تحریروں میں ہیں۔ نوادر میں ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ هارونیات: امام محمد نے خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں املاء کرایا تھا، یہ مجموعہ خلیفہ کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ کیسانیات: وہ احکام جو آپ کے شاگرد شعیب بن سلیمان کیسانی نے آپ سے نقل کیے ہیں۔

۳۔ رقیات: رقہ نامی علاقہ میں قاضی رہنے کے دوران جن مسائل پر آپ نے اظہار رائے فرمایا وہ رقیات کہلاتے ہیں۔

۴۔ کتاب المجرد: امام حسن بن زیاد کی تالیف ہے۔

۵۔ کتاب الامالی: امام ابویوسف کی طرف منسوب ہے۔

نوازل کے نام سے وہ احکام و مسائل معروف ہوئے جن کے بارے میں امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہ یا ان کے تلامذہ کی کوئی صراحت نہیں تھی اور بعد کے فقہاء نے اپنے عہد کے ان مسائل میں مذہب کے اصولوں کو سامنے رکھ کر احکام بتائے۔ ان میں ابواللیث سمرقندی کی کتاب النوازل، ناطفی کی مجموع النوازل و الواقعات اور صدر شہید کی الواقعات معروف ہیں۔ ۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فقہ مالکی

فقہ مالکی کا تعارف:

تاریخی ترتیب میں فقہ حنفی کے بعد فقہ مالکی وجود میں آئی۔ یہ فقہ حدیث ورائے کا بہترین امتزاج تھی۔ اس کی بنیاد شہر رسولؐ مدینہ منورہ میں پڑی اور امام مالک بن انسؒ کی جانب منسوب ہو کر فقہ مالکی کہلائی۔ مدینہ منورہ وہ مبارک شہر تھا جہاں کا ایک ایک گھر نور نبوت اور فیضان رسالت سے براہ راست فیضیاب ہوتا رہا تھا۔ اہالیان مدینہ پیغمبر اسلام کے طویل صحبت یافتہ تھے۔ وحی آسمانی اور احکام شریعت کے پہلے مخاطب اس شہر مقدس کے مکین تھے۔ رسول کریم علیہ السلام کے بعد بھی صحابہ کی سب سے بڑی تعداد اسی شہر کو رونق بخشتی رہی تھی۔ بالخصوص حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمر، حضرت عائشہؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرھم کی روایات و احادیث اور فتاوی سے یہاں کی فضائیں گونج رہی تھیں۔ فقہ مالکی ان ہی اصحاب رسول کی روایات و آراء پر قائم ہوئی۔

امام مالکؒ:

امام مالک بن انس بن مالک بن ابو عاصر اصبحی ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد، چچا اور دادا بڑے محدثین تھے۔ آپ کے جداعلی ابو عامرؓ صحابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ہیں۔ ۲ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور غزوہ بدر کے سوا تمام مغازی میں رسول کریم علیہ السلام کے ساتھ شریک رہے۔ امام مالک کی ولادت کے وقت مدینہ منورہ علم حدیث کی نواؤں سے گونج رہا تھا۔ کبار تابعین اور ان کے تلامذہ درس و تدریس میں مصروف تھے۔ حضرت امام مالک نے مدینہ میں کبار تابعین و تبع تابعین کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ھرمز سے وابستہ ہوئے اور ایک طویل مدت تک ان سے کسب فیض کیا۔ آپ کے خصوصی اساتذہ میں حضرت عبداللہؓ بن عمر کے آزاد کردہ غلام اور ان کے علمی وارث حضرت نافع ہیں۔ نیز محمد بن شہاب زھری، امام جعفر صادق، محمد بن یحییٰ انصاری وغیرہ ہیں۔ فقہ میں آپ کے خصوصی استاذ ربیعہ بن عبدالرحمٰن ہیں جو ربیعہ الرائے سے مشہور ہوئے۔ حجاز کے ان شیوخ و محدثین کے علاوہ حج کے موقع پر پورے عالم اسلام سے بڑے بڑے اہل علم، محدثین و شیوخ آتے اور روضہ اطہر پر سلام کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے، جہاں علم و روایت کی بڑی مجلسیں آراستہ ہوتیں اور خوب خوب استفادہ و افادہ ہوتا۔ امام مالک نے اپنے قیام مدینہ کی وجہ سے ان مواقع سے خوب استفادہ کیا اور بڑے بڑے اہل علم سے فیضیاب ہوئے۔ جب آپ علم و تفقہ کے اس مقام پر فائز ہوگئے کہ سفیان بن عیینہ کے بقول آپ اس نبوی پیشین گوئی کا مصداق بن گئے کہ "لوگ جستجوئے علم میں سفر کریں گے اور مدینہ کے عالم سے بڑا کوئی عالم نہیں پائیں گے"، اور ستر شیوخ علم نے اس بات کی شہادت دی کہ آپ اب مسند درس کے قابل ہو چکے ہیں، تب آپ نے عین مسجد نبوی میں اس شان کے ساتھ مجلس درس کو آراستہ کیا کہ وہ مجلس کیا تھی، وقار و تمکنت اور علمی جاہ و جلال کا نمونہ۔ آپ غسل کر کے اچھے کپڑے زیب تن فرماتے، خوشبو لگاتے، درس میں تشریف لاتے، وہاں بھی وقفہ وقفہ سے عود خوشبو جلائی جاتی۔ انتہائی وقار کے ساتھ درس دیتے۔ ادب کا یہ عالم ہوتا کہ ورق الٹنے کی آواز نہ آتی۔ حدیث رسول کی مجلس میں ادنیٰ حرکت اور شور آپ کو گوارا نہ تھا۔ جب کوئی سوال کرتا تو آپ جواب دیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عموماً آپ کے ایک شاگرد کتاب پڑھتے، اور آپ غلطی ہوتی تو اصلاح فرماتے۔ آپ کی اس مجلس درس میں آپ کے نمایاں تلامذہ کے علاوہ خود آپ کے کئی اساتذہ نے شرکت فرمائی۔

امام مالک کی ذات دو اوصاف سے آراستہ تھی۔ آپ ایک طرف جلیل القدر محدث تھے اور آپ کی سند روایت انتہائی اعلیٰ و مستند تھی۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے استاد ربیعہ الرائے، یحییٰ بن سعید اور موسیٰ بن عقبہ بھی ہیں۔ آپ کے ہم عصروں میں امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، لیث بن سعد، اوزاعی اور امام ابویوسف وغیرہ ہیں۔ نیز آپ کے تلامذہ میں ممتاز امام شافعی، عبداللہ بن المبارک اور امام محمد بن حسن شیبانی وغیرہ ہیں۔ آپ کی دوسری حیثیت مجتہد و فقیہ کی تھی اور آپ کی فقہی آراء سے استفادہ کرنے والے بھی ممتاز اصحاب علم اور ائمہ مذاہب رہے ہیں۔ آپ کے حلقۂ درس میں شرکت کرنے والوں میں خلیفہ ہارون الرشید، ابوجعفر منصور اور مہدی و ہارون بھی ہیں۔ عہد عباسی کے آغاز میں امام مالک کو بھی ابتلاء و آزمائش سے گزرنا پڑا۔ منصور کے عہد میں نفس زکیہ نے دعویٰ خلافت کیا تو امام مالک نے ان کی تائید کی۔ یہ بات منصور کے لیے قابل برداشت نہیں ہو سکتی تھی، چنانچہ اسے ایک بہانہ مل گیا۔ امام مالک طلاق پر معلق جبری بیعت کے نامعتبر ہونے کا فتویٰ دیتے تھے۔ منصور کے گورنر مدینہ نے امام مالک کو اس فتویٰ سے منع کیا، آپ باز نہیں آئے تو آپ کو کپڑے اتار کر شانہ پر کوڑے لگائے گئے، یہاں تک کہ آپ کا ہاتھ مونڈھے سے اتر گیا۔ آپ تاحیات مدینہ منورہ ہی میں رہے۔ نبی کے شہر کا ایسا احترام آپ کے دل میں تھا کہ جس زمین پر نبی کے مبارک قدم پڑے تھے اس پر آپ سوار ہو کر چلنا سوئے ادب سمجھتے تھے۔ ۱۷۹ھ میں اسی مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصیات و امتیازات:

فقہ مالکی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں روایت اور رائے دونوں کا بہترین امتزاج ہے۔ امام مالک ایک طرف جلیل القدر محدث ہیں، صحابہ مدینہ کی روایات کے آپ جامع ہیں۔ خود آپ نے حدیث کی قدیم کتاب تصنیف فرمائی جو مؤطا کے نام سے عام ہوئی۔ دوسری طرف آپ فقہ و رائے کے نمایاں علمبردار ہیں۔ مؤطا میں صحابہ و تابعین کی آراء کے ساتھ اپنی فقہی آراء بھی درج فرمائی ہیں۔ شریعت کے مقاصد اور مصالح و حکم کو سامنے رکھ کر مسائل کا استنباط فرماتے ہیں۔ بلکہ آپ کے یہاں مصالح کا اس قدر اہتمام ہے کہ فقہ مالکی کی یہ خصوصیت شمار کی جانے لگتی ہے۔ آسانی و سہولت اور مصالح کی رعایت فقہ مالکی کی خصوصیات ہیں۔

منہج استنباط:

امام مالک نے مدینہ منورہ میں رہ کر علم حاصل کیا اور یہیں درس و تدریس انجام دی۔ مدینہ کے صحابہ کی احادیث اور ان کے فتاوی سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا، اور ان ہی کو اپنا مشعل راہ بنایا۔ اس لیے بھی کہ صحابہ مدینہ کی روایات سے آپ زیادہ واقف تھے اور آپ کو ان پر اعتماد بھی زیادہ تھا۔ چنانچہ فقہ مالکی پر یہی چھاپ نمایاں نظر آتی ہے۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے رسول کریم علیہ السلام کی زندگی کو قریب سے دیکھا تھا اور براہ راست تربیت رسول سے فیضیاب ہوئے تھے۔ اس لیے آپ کی نظر میں اہل مدینہ کا کوئی متفقہ عمل بڑی اہمیت رکھتا تھا اور عمل اہل مدینہ کو ایک معنی میں اجماع تصور فرماتے تھے۔ اس کی اہمیت اس قدر تھی کہ عام حالات میں اگر ایک شخص کی روایت (خبر واحد) عمل اہل مدینہ کے خلاف ملتی تو اس روایت کو آپ قابل اعتماد نہیں تصور فرماتے تھے۔ آپ کے فقہی استنباط کا منہج یہ تھا کہ اولاً آپ کتاب اللہ پر اعتماد کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت میں جو آپ کے نزدیک ثابت ہوتا اسے اختیار فرماتے۔ روایت کے ثبوت میں محدثین حجاز اور اہل مدینہ کے عمل کو زیادہ اہمیت دیتے۔ خصوصاً حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ بن عمر کے فتاوی و قضایا، پھر دوسرے مدنی صحابہ کے فتاوی، پھر مدینہ کے مشہور فقہائے سبعہ کے فتاوی کو اہمیت دیتے تھے۔ جب کسی مسئلہ میں قرآن یا حدیث نہ ملتی تو قیاس سے کام لیتے۔ قیاس کے ذیل میں مصالح مرسلہ کا خاص اہتمام فرماتے، یعنی جن مصالح کے بارے میں شریعت کے اندر ان کے اعتبار یا ان کے عدم اعتبار کی کوئی دلیل نہ ہوتی ان کی بنیاد پر احکام مستنبط فرماتے۔ سد ذرائع کی بھی آپ کے نزدیک کافی اہمیت تھی۔ چنانچہ صورت واقعہ کے بجائے ان سے پیدا ہونے والے نتائج پر نظر رکھ کر آپ فیصلہ فرماتے۔ اور جو امور کسی حرام یا بگاڑ کا ذریعہ بنتے ہوں ان امور کو بھی آپ منع فرما دیتے۔

بنیادی کتابیں:

فقہ مالکی کی بنیادی کتابوں میں اول تو صاحب مذہب کی تصنیف موطا امام مالک ہے، جس میں احادیث و آثار کے ساتھ فقہی آراء بھی ہیں۔ دوسری اولین کتاب "المدونہ الکبری" ہے۔ اس میں وہ مسائل ہیں جن کے بارے میں امام مالک نے جواب دیا ہے۔ اس کتاب کو پہلے آپ کے شاگرد اسد بن فرات نے امام مالک کے ممتاز شاگرد عبدالرحمٰن بن قاسم سے معلوم کر کے مرتب کیا، لیکن عبدالسلام سعید سحنون نے اس نسخہ کی نقل تیار کرنے کے بعد ابن قاسم سے اس میں مزید اصلاحات کرائیں اور وہی نسخہ 'مدونہ' کے نام سے مشہور ہوا۔ فقہ مالکی کی بنیادی کتابوں میں عبدالملک بن حبیب کی مرتبہ 'الواضحہ'، محمد بن ابی بکر کی تالیف 'عتبیہ' اور محمد بن موازی مصری کتاب 'موازیہ' ہیں، امام مالک کے نمایاں تلامذہ میں عبداللہ بن وہب، عبدالرحمٰن بن قاسم، اشہب بن عبدالعزیز اور عبدالملک بن ماجشون ہیں۔ ۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فقہ شافعی

فقہ شافعی کا تعارف:

فقہ شافعی تیسرا فقہی مسلک ہے۔ یہ امام شافعی کی جانب منسوب ہے۔ امام شافعی ایک جانب امام مالک کے شاگرد ہیں اور فقہ مالکی اور حجازی مکتب فکر ان سے حاصل کیا۔ دوسری طرف وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے بھی شاگرد رہے اور ان سے فقہ حنفی اور عراقی منہج فقہ کو سیکھا۔ ان دونوں امتزاج کے ساتھ ساتھ انھوں نے اس عہد کے دیگر اجتہادی رجحانات و مذاہب کے ائمہ سے بھی براہ راست کسب فیض کیا۔ چنانچہ شام میں امام اوزاعی کی فقہ جاری تھی، ان کے شاگرد عمر بن ابی سلمہ سے استفادہ کیا۔ مصر میں لیث بن سعد کا مذہب رائج تھا، ان کے تلمیذ یحییٰ بن حسان سے آپ نے استفادہ کیا۔ اس طرح فقہ شافعی میں تمام رائج فقہی مذاہب و رجحانات کی خوبیاں سمٹ کر آ گئیں۔ اس فقہی امتیاز کے ساتھ امام شافعی کی ذات والا صفات اعلیٰ درجہ کی محدثانہ شان سے آراستہ تھی۔ محدث مکہ سفیان بن عیینہ اور محدث مدینہ امام مالک بن انس کی احادیث کے آپ جامع تھے، فقہ شافعی کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہوا، پھر یہ مسلک مدینہ اور عراق و بغداد ہوتا ہوا مصر آیا اور یہیں اپنے عروج و کمال کو پہنچا۔ جس طرح فقہ حنفی پر حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کی آراء کا گہرا اثر ہے اور فقہ مالکی میں حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ بن عمر کی آراء و فتاوی سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے، اسی طرح فقہ شافعی پر زیادہ اثر حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی آراء کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ:

امام شافعی کا نام ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع الشافعی المطلبی ہے۔ نویں پشت میں آپ کا نسب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد مطلب بن عبدمناف سے مل جاتا ہے۔ اس طرح آپ خاندان قریش سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی پیدائش موجودہ فلسطین کے شہر غزہ میں ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ یہ آپ کا آبائی وطن نہ تھا بلکہ آپ کے والد صاحب کسی ضرورت سے یہاں آئے تھے اور یہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ دو سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو آبائی وطن مکہ مکرمہ لے کر آئیں۔ یتیمی میں پرورش پائی۔ قبیلہ ہذیل میں رہ کر زبان و بیان کی فصاحت سیکھی، بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا پھر حرم کے شیخ و مفتی مسلم بن خالد زنجی سے وابستہ ہو گئے اور تعلیم مکمل کی۔ پھر اپنے استاذ کا سفارشی خط لے کر مدینہ میں امام مالک کے پاس تشریف لائے، مؤطا امام مالک کو آنے سے پہلے ہی زبانی یاد کر لیا تھا، امام مالک کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر ان سے فقہ و حدیث کا علم حاصل کیا۔ امام مالک بھی آپ سے بہت متاثر ہوئے۔ امام شافعی کی مالی حالت اچھی نہ تھی، اس لئے کسی ذریعۂ معاش کی تلاش تھی۔ چنانچہ آپ کو نجران کی گورنری کا منصب عطا کیا گیا۔ آپ نجران آ گئے اور بڑی امانت و دیانت سے فرائض انجام دیئے۔ اس وقت خلیفہ ہارون الرشید تھا جسے علویوں سے اندیشہ لگا رہتا تھا، کسی نے اس سے شکایت کر دی کہ امام شافعی بھی علویوں کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو بغداد طلب کیا گیا لیکن وہاں کسی طرح وضاحت اور دوسروں کی سفارش پر آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے امام شافعی عراق میں امام محمد بن حسن شیبانی کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے اور عراقی و حنفی فقہ کو سیکھا۔ امام محمد سے مناظرے بھی کئے، اور فقہ حنفی کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔ پھر آپ حجاز واپس آئے اور نو سال تک یہاں قیام کیا۔ اس عرصہ میں آپ نے خوب خوب استفادہ و افادہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ حج کے موقع پر عالم اسلام کے کونے کونے سے اہل علم و شیوخ مکہ آتے اور امام شافعی کی ان سے ملاقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتی۔ آپ ان سے روایت کرتے وہ آپ سے کرتے، اور اس طرح حدیث و فقہ کی نشر و اشاعت ہوتی رہی۔ پھر آپ دوبارہ بغداد تشریف لائے، اس بار آپ کا منہج فقہ اور طرز استدلال بن چکا تھا۔ چنانچہ عراق میں آپ کے حلقہ سے بہت سے تلامذہ وابستہ ہوئے اور آپ نے اس موقع پر اپنی بعض کتابیں املاء کرائیں۔ یہ آراء آپ کا قدیم مذہب یا عراقی مذہب کہلاتی ہیں۔ غالباً دو سال قیام کے بعد حجاز واپس آئے، اس وقت بغداد میں بھی آپ کی فقہ پر عمل کرنے والے علماء کی بڑی جماعت تیار ہو چکی تھی۔ تیسری بار پھر حجاز سے عراق تشریف لائے اور چند ماہ قیام کر کے مصر تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے اپنی آراء و مسائل پر دوبارہ نظر ڈالی اور بہت سے مسائل میں سابق آراء کی جگہ دوسری رائیں اختیار کیں۔ مصر میں ہی آپ نے اپنی جدید کتابیں تصنیف فرمائیں اور اپنی قوت استدلال سے اپنے منہج فکر کو عام کیا۔ یہاں فقہ مالکی پر عمل تھا لیکن امام شافعی کی آمد کے بعد آپ کا طریقہ اور فقہی مسلک یہاں خوب رائج ہوا۔ مصر میں جو کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں اور جن آراء کا اظہار فرمایا وہ فقہ شافعی میں مذہب جدید کہلاتا ہے۔ سوائے چند مسائل کے بیشتر مسائل میں فقہ شافعی کے مذہب جدید پر عمل کیا جاتا ہے۔ مصر میں ۲۰۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ دفن کیے گئے۔

خصوصیات و امتیازات:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ مذاہب میں وہ خوش نصیب ہیں جنہیں بڑی جامعیت عطا ہوئی۔ سرزمین حجاز میں قیام کی وجہ سے آپ نے احادیث و روایات کا بڑا ذخیرہ حاصل کر لیا۔ مکہ میں آپ کا قیام ہی رہا۔ مدینہ آ کر امام مالک سے حدیثیں سنیں۔ پھر عراق کے شہروں میں گھوم کر وہاں کی روایات اور مصر کی روایات بھی جمع کر لیں۔ اور اپنے وقت کے ایک عظیم المرتبت محدث بن گئے۔ تفقہ و اجتہاد کے میدان میں بھی آپ نے مکہ میں حضرت عبداللہؓ بن عباس کے فقہی منہج اور فتاوی کو سیکھا۔ مدینہ آئے تو حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہؓ بن عمر اور حضرت عمرؓ کے رجحان کی تعلیم جلیل القدر امام مذہب امام مالک سے حاصل کی۔ پھر عراق تشریف لائے اور فقہ حنفی کے ممتاز امام اور حنفی مذہب کی کتابوں کے اولین مصنف امام محمد بن حسن شیبانی سے بقول خود ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا۔ شام میں امام اوزاعی کی فقہ اور مصر میں لیث بن سعد کی فقہ بھی سیکھی۔ اس علمی جامعیت کے ساتھ اللہ نے آپ کو زبردست قوت اخذ وفہم اور بہترین طرز استدلال کی صلاحیت سے نوازا تھا۔ چنانچہ آپ نے ہر مکتب فکر کی خوبیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا اور جہاں جہاں آپ نے کسی منہج کو درست نہیں محسوس کیا اس سے اختلاف کیا۔ آپ کے زمانہ تک احادیث کی تدوین بڑے پیمانے پر عمل میں آنے لگی تھی اور خود بھی آپ نے مختلف شہروں میں جاکر احادیث جمع کر لی تھیں۔ اس لئے آپ نے دیکھا کہ جن مسائل کے بارے میں حدیث موجود ہے اور وہاں دوسرے فقہی مسالک میں قیاس سے کام لیا گیا ہے وہاں آپ نے حدیث کی روشنی میں حکم بتایا، حدیث کی حمایت و دفاع کا رنگ آپ پر غالب آتا گیا۔ فقہائے عراق نے حدیث کی قبولیت میں شہرت کی شرط اور فقہائے مدینہ نے اہل مدینہ کے عمل کی شرط لگا رکھی تھی۔ آپ نے ان دونوں کی مخالفت کی۔ حدیث کی قبولیت میں شدت کی وجہ سے حنفیہ نے استحسان سے اور مالکیہ نے استصلاح سے خوب کام لیا تھا۔ امام شافعی نے ان دونوں اصولوں کی سخت مخالفت کی اور قیاس کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں ہونے دیا۔

فقہ شافعی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ بانی مذہب امام شافعی نے خود ہی اس مذہب کے احکام و آراء کا بڑا حصہ مدون فرما دیا۔ اسی طرح اس مذہب کے اصول و قواعد اور مناہج کو بھی آپ نے خود ہی کتابی شکل میں محفوظ کیا اور اپنی بہترین قوت استدلال سے اپنے منہج و طریقہ کی قوت ثابت کی۔ اس فقہ کا امتیاز یہ بھی ہے کہ بانی مذہب امام شافعی نے مختلف اسفار کر کے اپنے مذہب کی اشاعت فرمائی، اپنی آراء و فقہ کو عام کیا اور اپنے متبعین کا حلقہ بنایا۔ فقہ شافعی کی اس جامعیت، حدیث سے استدلال میں اعتدال اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوت استدلال کی وجہ سے اس وقت کے بڑے بڑے اہل علم و اجتہاد آپ کے حلقۂ درس اور متبعین میں شامل ہوئے۔ بڑے بڑے ائمہ محدثین اور کتب حدیث کے مصنفین کا رجحان اسی فقہ شافعی کی جانب ہے اور تاریخ اسلام کی عظیم المرتبت ہستیاں فقہ شافعی کی ماننے والی رہی ہیں۔

ابتدائی کتابیں:

فقہ شافعی کی ابتدائی تصنیفات امام شافعیؒ نے خود ہی مرتب فرمائیں۔ فقہی احکام و آراء پر آپ کی مایہ ناز تصنیف 'الأم' ہے جسے پہلے آپ نے بغداد میں لکھا، پھر مصر آنے کے بعد اس میں ترمیم و تبدیلی کر کے مکمل فرمایا۔ آپ کی دوسری مشہور کتاب 'الرسالہ' ہے، یہ اصول و طریق استدلال کے موضوع پر ہے۔ اور اس وقت دنیا میں موجود اصول فقہ کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ اسی کتاب میں فقہ شافعی کا منہج اور اصول مدون شکل میں موجود ہیں۔ امام شافعی کی جانب بعض اور بھی چھوٹی بڑی کتابیں منسوب ہیں لیکن زیادہ شہرت مذکورہ دو کتابوں ہی کو حاصل ہے۔ فقہ شافعی کی اہم اور بنیادی کتابوں میں امام شافعی کے شاگرد امام بویطی کی 'مختصر' اور امام مزنی کی کتاب بھی ہیں۔ امام شافعی کے ممتاز تلامذہ میں ربیع بن سلیمان مرادی ہیں جو امام شافعی کی کتابوں کے راوی اور ناشر ہیں۔ دوسرے اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی ہیں جن کی تصنیفات فقہ شافعی کی بنیاد کا درجہ رکھتی ہیں۔ تیسرے یوسف بن یحییٰ بویطی ہیں۔ آپ کے یہ تینوں تلامذہ مصر میں آپ سے مستفید ہوئے۔ عراق میں آپ کے تلامذہ میں ابراہیم بن خالد کلبی، امام احمد بن حنبل، حسن بن محمد بن الصباح زعفرانی اور احمد بن یحییٰ بن عبدالعزیز بغدادی وغیرہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منہج استدلال:

امام شافعی نے اپنا منہج استدلال تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب 'الرسالہ' میں درج فرما دیا ہے جو مختصر طور پر یہ ہے کہ آپ پہلے کتاب اللہ کو دیکھتے، کتاب کے ظاہر کا اعتبار کرتے جب تک کہ دلیل سے ثابت نہ ہو جائے کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے۔ پھر سنت کو دیکھتے، سنت میں خبر واحد سے استدلال کرتے، راوی کے ثقہ، ضابط اور حدیث کے متصل ہونے کی صورت میں مزید شہرت یا عمل کی قید نہیں لگاتے تھے۔ پھر اجماع کو مقام دیتے تھے، اجماع سے ان کے نزدیک مراد اختلاف کا عدم علم ہوتا۔ آخر میں استدلال و قیاس سے کام لیتے۔[۳۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ فقہ حنبلی

فقہ حنبلی کا تعارف:

امام احمد بن حنبل کی جانب منسوب یہ اہل سنت کا چوتھا فقہی مسلک ہے۔ فقہ حنبلی تاریخی ترتیب میں آخری ہے۔ امام احمد بن حنبل کی شخصیت میں تفقہ و اجتہاد کے پہلو پر ان کا محدثانہ پہلو غالب ہے اور یہی رنگ ان کی فقہ پر چھایا ہوا ہے۔ امام شافعی جو تمام فقہی اجتہادات و رجحانات کے جامع تھے۔ امام احمد بن حنبل ان کے خاص تلمیذ ہیں۔ آپ نے زیادہ توجہ حدیث کی جانب دی۔ اس لئے آپ بڑے محدث ہوئے اور حدیث کی عظیم انسائیکلوپیڈیا 'المسند' ترتیب دی۔ تفقہ و اجتہاد کی خوبیوں سے آراستہ ہونے کے باوجود آپ اپنی آراء و اجتہادات کو مدون کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ لیکن قدرت کو منظور تھا تو آپ کا فقہی مسلک نہ صرف موجود رہا بلکہ عالم اسلام میں اہل سنت کے معروف مروج فقہی مسالک میں سے ایک مسلک کی حیثیت میں زندہ رہا۔ فقہ حنبلی کی ابتداء عراق کے شہر بغداد میں ہوئی اور نشو و نما کے تمام مراحل یہیں گزرے۔ حدیث سے غایت درجہ اعتناء اور اولوالعزمی امام احمد بن حنبل کا نمایاں وصف ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ:

آپ کا نام احمد بن حنبل بن ہلال ذہلی شیبانی ہے۔ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ والد صاحب ممتاز فوجی تھے لیکن آپ کے بچپن میں ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ مالی حالت بہت اچھی نہ تھی، بچپن ہی سے جفاکشی اور عزم و استقامت پیدا ہو گئی تھی۔ ابتداء میں قرآن شریف حفظ کیا، پھر بغداد میں حصول علم میں مشغول ہوئے اور حدیث کی جانب توجہ فرمائی۔ بغداد کے مشہور محدث ہشیم بن بشیر کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ پھر مختلف شہروں کے اسفار شروع فرمائے اور شوق روایت حدیث میں ایک ایک جگہ کا بار بار سفر فرمایا۔ پانچ بار بصرہ گئے، پانچ بار حجاز تشریف لے گئے۔ بغداد میں امام شافعی کا تلمذ اختیار فرمایا اور ان سے حدیث و تفقہ کا وہ علم حاصل کیا کہ جب امام شافعی بغداد سے جانے لگے تو فرمایا کہ امام احمد بن حنبل آٹھ چیزوں میں درجہ امامت پر فائز ہیں: قرآن، حدیث، فقہ، لغت، فقر، زہد، ورع اور سنت۔ ان کے علاوہ آپ نے امام ابویوسف، سفیان عیینہ، ابوبکر بن عیاش، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی اور سعید القطان سے بھی علوم حاصل کئے۔ آپ کی زندگی کا تاریخی واقعہ فتنہ خلق قرآن میں آپ کی بے مثال عزیمت و استقامت ہے۔ خلیفہ مامون نے قرآن کو مخلوق ماننے کی دعوت دی، اور اس میں ایسی سختی برتی کہ بڑے بڑوں کے پاؤں میں لرزش آگئی۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اگر قرآن یا حدیث سے دلیل لاؤ تو میں تسلیم کر لوں۔ آپ کو سخت ترین سزائیں دی گئیں اور طویل مدت تک انتہائی ابتلاء و آزمائش سے گزارا گیا، لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ اسلامی عقیدہ کی حفاظت میں یہ واقعہ سنہرے حروف سے لکھا گیا۔ ۲۴۱ھ میں بغداد میں آپ کی وفات ہوئی۔ جنازہ میں لاکھوں کا عظیم مجمع تھا۔ تدفین بغداد میں ہی عمل میں آئی۔

خصوصیات اور منہج:

فقہ حنبلی اپنی کچھ خصوصیات رکھتی ہے جس طرح دیگر فقہی مسالک کی کچھ علاحدہ علاحدہ خصوصیات ہیں۔ امام احمد گرچہ حدیث اور فقہ دونوں کے جامع تھے لیکن آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجحان حدیث کی جانب زیادہ تھا۔ اس لئے آپ اپنی اجتہادات اور آراء و فتاوی کی تدوین کے بجائے حدیث کی تدوین سے دلچسپی رکھتے تھے۔ ابتدائی عمر سے ہی آپ نے احادیث کو مدون کرنا شروع فرما دیا تھا۔ صحابہ کرام کے ناموں کی ترتیب سے آپ کی 'المسند' میں چالیس ہزار سے زائد روایات ہیں۔ سنت کے ساتھ اہتمام کا یہ رنگ آپ کے فقہی منہج میں بھی نمایاں رہا، چنانچہ آپ نے نصوص کتاب و سنت کو بنیادی حیثیت دی۔ اس کے بعد صحابہ کرام کے فتاوی سے استفادہ کیا۔ پھر مرسل اور ضعیف حدیث سے استدلال کیا۔ آخر میں قیاس سے کام لیا۔ اجماع کے بارے میں آپ کا خیال یہ تھا کہ جن مسائل کے بارے میں کسی کے اختلاف کا علم نہ ہو ان میں اجماع کا دعویٰ کرنے کے بجائے یہ کہنا چاہئے کہ اس مسئلے میں اختلاف معلوم نہیں ہے۔ فقہ حنبلی کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ احکام کے استنباط میں علت سے زیادہ حکمت کو پیش نظر رکھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے خلاف قیاس احکام کی وہ کثرت فقہ حنبلی میں نہیں ہے جو دوسرے فقہی مسالک میں ملتی ہے جنھوں نے علت کو احکام کی بنیاد بنایا ہے۔ فقہ حنبلی میں جن اصولی مآخذ کا زیادہ استعمال ہوا ہے ان میں اول نمبر پر استصحاب ہے۔ یعنی جو حکم پہلے سے ثابت تھا، اسی حکم کو برقرار مانا جائے جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے۔ پھر مصالح مرسلہ اور سد ذرائع کے اصول ہیں۔

ابتدائی کتابیں:

جیسا کہ مذکور ہوا، امام احمد بن حنبل نے اپنے فتاوی، آراء اور اجتہادات کو مدون کرنا پسند نہیں فرمایا۔ لیکن آپ کے لائق تلامذہ نے انہیں محفوظ رکھا۔ جن میں آپ کے صاحبزدگان صالح بن احمد اور عبداللہ بن احمد بھی ہیں۔ آپ کے تلامذہ جنھوں نے آپ کی فقہ کو روایت اور محفوظ کیا، ان میں نمایاں ابوبکر احمد بن محمد بن ھانی معروف بہ اثرم ہیں۔ دوسرے شاگرد احمد بن حجاج مروزی ہیں اور تیسرے شاگرد اسحاق بن ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معروف بہ ابن راہویہ ہیں۔ ان تینوں تلامذہ نے فقہ میں کتاب السنن تصنیف کی، لیکن امام احمد بن حنبل کی آراء و فتاوی کو وسعت و جامعیت کے ساتھ مرتب کرنے والے شخص ابوبکر خلال ہیں جنہوں نے دوسو اجزاء میں آپ کے فتاوی کا مجموعہ مرتب کیا تھا۔ اس مجموعہ کی تلخیص ابوالقاسم خرقی اور عبدالعزیز بن جعفر غلام خلال نے کی۔ خرقی کی تلخیص کی تین سو شروحات لکھی گئیں جن میں سب سے منفرد ابن قدامہ کی المغنی ہے۔

طریقہ استدلال:

امام احمد بن حنبل کا منہج استدلال یہ تھا کہ کتاب و سنت کے نصوص کو سب سے مقدم رکھتے تھے۔ نصوص کے بعد صحابہ کے فتاوی سے استفادہ کرتے۔ صحابہ کے فتاوی بھی نہ ہوں تو حدیث مرسل اور حدیث ضعیف پر عمل کرتے بہ شرطیکہ اس مسئلے میں اس کے خلاف کوئی دلیل نہ ہو۔ ان سب کے بعد آخر میں قیاس سے استدلال کرتے۔ قیاس کا استعمال آپ کے یہاں بالکل ناگزیر صورت میں تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ ضعیف حدیث بھی میرے نزدیک رائے سے محبوب ہے۔ [۳۷]

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ فقہ اہل حدیث

تعارف:

اہل حدیث کی اصطلاح ایک مخصوص اور معین مسلک کے بطور بالخصوص برصغیر میں بارھویں صدی ہجری میں نمایاں ہوئی، نظری اور عملی اعتبار سے سید نذیر حسین معروف بہ شیخ الکل حضرت میاں صاحب (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے ہندوستان میں اس مسلک کی تنظیم کی اور اس کے استحکام کے لئے کوشش فرمائی، پھر ان کے تلامذہ نے اسے بطور تحریک ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا۔

اہل حدیث مسلک تقلید شخصی کا قائل نہیں ہے، اس مسلک پر عمل کرنے والے اہل سنت کے مذاہب میں اپنا شمار کرتے ہیں، یہ عمل بالحدیث کی جانب انتساب کرکے ''اہل حدیث'' نام رکھتے ہیں، نیز اہل اثر، اثری محمدی اور سلفی کے ناموں سے بھی انتساب کرتے ہیں، بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں اہل حدیث مسلک نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی، اور دہلی میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے نام سے ملک گیر تنظیم قائم ہوئی جس نے مدارس و مکاتب کے قیام، مبلغوں کے وعظ اور جلسوں کے ذریعہ مسلک اہل حدیث کو پورے ملک میں عام کرنا شروع کیا، ہندو پاک اور بنگلہ دیش میں اس وقت اہل حدیث مسلک کے بڑے بڑے تعلیمی ادارے، مدارس اور تنظیمیں قائم ہیں، اور اس مسلک سے وابستہ نئے فضلاء زیادہ تر سلفی کی نسبت کا استعمال کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتیازات وخصوصیات:

اہل حدیث مسلک بدعات اور غیر شرعی رسوم ورواجات کا سخت مخالف ہے، اور توحید اور اتباع سنت کا داعی ہے، ہر دور کے محدثین ان کی رائے میں اسی مسلک کے حامل رہے ہیں، اہل حدیث اصحاب کچھ فقہی اصولوں اور کچھ فروعی مسائل میں علاحدہ نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔ چنانچہ عبادت کے ظاہری امور میں سے نماز میں وہ قرأت فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کے قائل ہیں، نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھتے اور رفع یدین کرتے ہیں، رمضان میں بسلسلہ قیام اللیل آٹھ رکعت تراویح ادا کرتے ہیں، ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک مانتے ہیں، ان جیسے جزوی مسائل کے علاوہ چند اصولی مسائل میں بھی وہ مقلدین سے علاحدہ نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔

نامور شخصیات:

اہل حدیث مسلک پر عمل کرنے والوں میں برصغیر میں متعدد نامور علماء وفضلاء گذرے ہیں جن کی علمی خدمات نے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں ان میں زیادہ نمایاں درج ذیل شخصیات ہیں: علامہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۲۴۸ / ۱۹۸۰ء)، جو فتح البیان، فتح العلام شرح بلوغ المرام اور الحطہ وغیرہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (۱۹۰۲ء)، مولانا ثناء اللہ امرتسری (۱۸٦۸۔۱۹۴۸ء) جن کے فتاوی ثنائیہ اور تفسیر القرآن مشہور ہیں۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، مشہور شرح ترمذی تحفۃ الاحوذی کے مصنف ہیں، مولانا شمس الحق عظیم آبادی، ابوداؤد کی موقر شرح عون المعبود کے مصنف ہیں، مولانا محمد جوناگڑھی قرآن کریم کے مترجم ومفسر ہیں۔ مولانا عبید اللہ مبارکپوری مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح کے مصنف ہیں۔ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور نواب وحیدالزماں وغیرہ۔ ۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب: شیعی فقہی مسالک

تعارف:

گزشتہ صفحات میں اہل سنت کے فقہی مسالک بیان کیے گئے، مسلمانوں میں ایک جماعت شیعہ کے نام سے عہد خلافت راشدہ ہی سے مشہور ہوئی، شیعہ کے معنی ساتھی اور پیروکار کے ہیں، اہل سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت کے قائل ہیں۔ ایک جماعت نے اہل سنت سے اختلاف کرتے ہوئے حضرت علیؓ کو مذکورہ تینوں خلفاء کے مقابلے خلافت کا زیادہ حقدار قرار دیا، اس لئے یہ لوگ شیعہ علی کہلائے، حامیان حضرت علیؓ شروع ہی سے شیعہ کہلاتے تھے لیکن جنگ جمل اور جنگ صفین نے حضرت علیؓ کے طرف داروں کو خصوصی طور پر نمایاں کردیا۔

خصوصیات:

اہل سنت اور شیعہ میں کئی حیثیتوں سے اختلاف ہے، جس کا تعلق مسئلہ امامت، اجتہاد، شرعی دلائل، مذہبی اصول وفروع، عبادات اور معاملات سے ہے، شیعہ کے نزدیک اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہا ہے، شرعی دلائل میں ان کے نزدیک فقہ کے مآخذ چار ہیں: قرآن مجید، حدیث، عقل اور اجماع۔ تمام اسلامی مکاتب فکر کی طرح شیعوں کے یہاں بھی فیصلہ کن قول یہی ہے کہ قرآن مجید تحریف وتبدیل اور حذف واضافہ سے محفوظ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ان کے نزدیک صرف وہی مقبول ہے جس کی روایت اہل بیت سے کی گئی ہو۔ اجماع کا مفہوم ان کے یہاں یہ ہے کہ ان کے علماء امام معصوم کے کسی قول پر متفق ہو جائیں، فروع دین میں وہ ارکان اسلام جن پر عمل پیرا ہونا ان کے یہاں ضروری ہے، چھ ہیں: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس اور جہاد۔

فرقے:

مسئلہ امامت میں خود شیعہ کے درمیان بھی اختلاف ہوا اور اسی اختلاف کے نتیجہ میں ان کے کئی فرقے ہوگئے، ان میں زیادہ مشہور اور اہم تین فرقے ہیں، فرقہ امامیہ جسے اثناعشریہ بھی کہتے ہیں، فرقہ زیدیہ اور فرقہ اسماعیلیہ۔

امامت کے مسئلہ میں تمام شیعے اس بات پر متفق ہیں کہ پہلے چار امام بالترتیب حضرت علی بن ابی طالب، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت علی زین العابدین ہیں۔ فرقہ زیدیہ پانچویں امام حضرت زید بن علی کو مانتا ہے، اور انہی سے منسوب ہو کر یہ فرقہ زیدیہ کہلایا۔ دیگر فرقے ان کی جگہ حضرت محمد باقر ان کے بعد حضرت جعفر صادق کی امامت کے قائل ہیں۔ پھر ان کے بعد یہ لوگ دو فرقوں میں بٹ گئے۔ ایک فرقے نے ساتویں امام حضرت اسماعیل بن جعفر صادق کو تسلیم کیا، یہ فرقہ اسماعیلیہ کہلایا۔ دوسرے فرقے نے ان کی جگہ حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانا اور ان کے بعد بالترتیب علی رضا، محمد جواد، علی ھادی، حسن عسکری اور بارھویں امام مہدی منتظر کی امامت کا عقیدہ اپنایا، ان بارہ اماموں کے عقیدہ کی وجہ سے یہ لوگ ''اثناعشریہ'' (بارہ والے) اور امامیہ کہلائے۔

فقہی مسلک:

فقہی مسلک کے لحاظ سے فرقہ امامیہ اور فرقہ زیدیہ کی فقہ مشہور ہوئی، فرقہ امامیہ نے اپنی فقہ کو امام جعفر صادق کی طرف منسوب کر کے فقہ جعفریہ کہا، اور فرقہ زیدیہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیدیہ فقہ کہلائی، فرقہ اسماعیلیہ کی فقہ مشہور نہیں ہے، فقہی مسائل میں اسماعیلی لوگ دعائم الاسلام پر اعتماد کرتے ہیں جس کے مؤلف قاضی نعمان بن محمد تمیمی مغربی (متوفی ۳۶۳ھ) ہیں، اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں، مگر پوری کتاب غالباً طبع نہیں ہوئی ہے۔

ذیل میں فقہ جعفریہ اور فقہ زیدیہ کا تعارف دیا جاتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فقہ جعفریہ

فقہ جعفریہ کا تعارف:

فقہ جعفری امام جعفر صادق کی جانب منسوب ہے، شیعہ فرقہ کی بڑی تعداد اس فقہ پر عمل کرتی ہے، اس کی تاسیس و تدوین کا مرکز مدینہ منورہ تھا، مدینہ کے بعد کوفہ و بغداد، نجف و حلہ، رے وقم اور مشہد اس فقہ کے بنیادی مراکز بنے۔ اس وقت ایران، عراق، لبنان و شام اور ہندوستان و پاکستان میں اس فقہ کے متبعین کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے، فقہ جعفریہ میں تیسری صدی ہجری کے وسط تک ان کے ائمہ مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، وہی حاکم اعلی ہوتے تھے، مسائل میں کلیات اور جزئیات امام ہی کے حکم سے حل ہوتے تھے، ذاتی اجتہاد اور انفرادی رائے کو اصولی درجہ حاصل نہیں تھا، تمام شیعہ مذہبی طور پر اس کے احکام کے تابع ہوتے تھے۔ بارہ اماموں کے بعد چار اشخاص کو مرجعیت عطا کی گئی جو نوابین اربعہ کہلائے، یہ تھے عثمان بن سعید، محمد بن عثمان بن سعید، حسین روح اور ابوالحسن علی بن محمد سمری، ان نوابین کے بعد اکابر فقہاء مرجع کی حیثیت رکھتے رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا شخص مجتہد کہلاتا ہے جس پر تقلید حرام ہوتا ہے۔ بارہ اماموں کے بعد مجتہد ہی حاکم شرع کی حیثیت رکھتا ہے جس کو بادشاہ کے محاسبہ کا حق حاصل ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام جعفر صادقؒ:

امام ابوعبداللہ جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ بارہ اماموں میں سے چھٹے امام ہیں۔ آپ جلیل القدر تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ ام فردہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے اور مدینہ کے مشہور فقیہ حضرت قاسم بن محمد کی صاحبزادی تھیں اور آپ کی نانی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی صاحبزادی تھیں۔ امام جعفر صادق کی ولادت مدینہ منورہ میں ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ میں ہوئی۔ چودہ سال اپنے دادا حضرت امام زین العابدین، چونتیس سال اپنے والد امام محمد باقر اور ستائیس سال اپنے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر کی تربیت میں رہے اور پھر علم و فضل کے اس عالی مقام پر پہنچے کہ اسلامی دنیا کے علماء اور فضلاء آپ سے استفادہ کے لئے حاضر ہونے لگے۔ آپ نے اہل مدینہ اور اہل کوفہ دونوں سے کسب فیض کیا تھا، خود آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں مسلم، ترمذی، ابوداؤد، مالک، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ شامل ہیں۔ حدیث و فقہ کے علاوہ متعدد علوم میں آپ مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی جانب کئی کتابیں منسوب کی جاتی ہیں۔ امام جعفر صادق نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مدینہ منورہ میں بسر کیا، عباسی حکمرانوں کے اصرار پر آپ کو عراق بھی جانا پڑا، لیکن وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال یا ماہ رجب ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

امتیازات و خصوصیات:

فقہ جعفریہ کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں ائمہ اہل بیت کی روایات قبول کی گئی ہیں۔ اور قرآن و روایات کے بعد ارشادات ائمہ اہل بیت اہمیت رکھتے ہیں۔ دوسرے مرتبہ میں عقل اور اجماع کو حیثیت دی گئی ہے۔ فقہ جعفریہ میں قیاس، استحسان اور مصالح وغیرہ کو دلیل تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ اس میں اجتہاد کو بنیادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہمیت دیتے ہوئے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا گیا ہے۔ نجف اور قم فقہ جعفریہ کے عظیم شہر رہے ہیں، اور عموماً اپنے وقت کا مجتہد اعظم ان دونوں شہروں میں سے کسی ایک کو اپنے لئے مرکز قرار دیتا ہے۔

بنیادی کتابیں:

فقہ جعفریہ کی اہم کتابوں میں الکافی بہت مشہور ہے جس میں چھوٹی اور متوسط کتابوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کے مؤلف شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی (۳۲۹ھ) ہیں، دوسری کتاب "من لایحضره الفقیه" ہے جس کے مصنف محمد بن علی بن بابویہ القمی (۳۸۱ھ) ہیں۔ ان کے علاوہ مشہور مؤلفین میں ابو جعفر طوسی (۴۶۰ھ) مؤلف کتاب الاستبصار اور تهذیب الاحکام، محقق حلی جعفر بن حسن (۶۷۶ھ) مؤلف کتاب شرائع الاسلام اور علامہ حلی جمال الدین حسن بن یوسف (۷۲۶ھ) مؤلف کتاب تذکرۃ الفقهاء اور قواعد الأحکام ہیں۔ [۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔فقہ زیدیہ

فقہ زیدیہ کا تعارف

یہ فقہ امام زید بن علی زین العابدین کی طرف منسوب ہے، آپ حضرت حسین کے پوتے اور حضرت امام باقر کے چھوٹے بھائی تھے۔ زیدی فقہ عموماً امام ابوحنیفہ کی فقہ اور بعض مسائل میں امام شافعی کی فقہ سے قریب ہے۔ شیعہ فرقوں میں فرقہ زیدیہ اہل سنت سے زیادہ قریب مانا جاتا ہے۔ زیدیوں میں بھی آٹھ مختلف جماعتیں شخصیات کی طرف منسوب ہو کر معروف ہوئی ہیں۔ فقہ زیدی کے ماننے والے اس وقت یمن میں ایک بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

امام زیدؒ بن علی:

حضرت امام زید بن علی مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی سے استفادہ کیا، پھر دوسرے شیوخ سے مستفید ہوئے، قرآن کی تلاوت اور اس کے علوم میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ عبادت و ریاضت اور سخاوت و بلند ہمتی آپ کے خصوصی اوصاف تھے۔ خطابت و بلاغت میں بلند مقام پر فائز تھے۔ اموی خلیفہ ہشام نے آپ کو بعض الزامات کی بناء پر مدینہ سے دمشق بلا کر وہاں قید رکھا۔ قید میں بھی آپ کا علمی فیضان جاری رہا، پھر کوفہ میں ہشام بن عبدالملک کی فوج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ مقابلہ میں ۱۲۲ھ میں شہادت پائی۔

بنیادی کتابیں:

زیدیہ فقہ کی سب سے قدیم کتاب المجموع ہے جو امام زید کی طرف منسوب ہے۔ دوسری مشہور کتاب الروض النضیر شرح مجموع الفقه الکبیر ہے جس کے مؤلف شرف الدین حسین بن علی احمد حیمی (۱۲۲۱ھ) ہیں۔

امتیازات:

معاصر محقق شیخ ابوزہرہ نے اصول استنباط، اجتہاد اور فتاویٰ میں زیدیہ کا میلان عموماً فقہ حنفی کی طرف دکھایا ہے۔ شیعہ متکلمین عموماً زیدیہ کے عقائد کی تردید کرتے ہیں۔ فروعی مسائل میں بھی شیعہ فقہاء زیدی فقہ سے بحث نہیں کرتے ہیں۔ زیدی مجتہدین میں حسن بن صالح بن حی (۱۶۸ھ)، حسن بن زید بن احمد (۲۷۰ھ)، قاسم بن ابراہیم علوی، ان کے پوتے ہادی یحییٰ اور ابوجعفر مرادی وغیرہ مشہور ہیں۔[۴۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج: غیر مروجہ فقہی مسالک

فقہی مسالک کی کثرت:

دوسری صدی ہجری کے اوائل سے چوتھی صدی ہجری کے وسط تک فقہ اسلامی کی تاریخ کا چوتھا دور ہے۔ یہ دور انتہائی زریں اور تاریخی ہے۔ اس دور میں فقہی احکام کی تدوین کا عظیم الشان کام انجام پایا اور استنباط احکام کے اصول وضوابط پوری طرح منضبط کیے گئے۔ یہ دور سرگرم اجتہاد کا دور ہے۔ صحابہ و تابعین کے بعد اسی دور میں مجتہدین نے اجتہاد و تحقیق کی شاندار روایت قائم فرمائی۔ اسی لئے اس دور میں عالم اسلام کے مختلف شہروں میں بڑے بڑے مجتہدین کی مجلس اجتہاد و استنباط آراستہ نظر آتی ہے بلکہ بسا اوقات ایک ہی شہر میں متعدد مجتہدین نظر آتے ہیں۔ ان مجتہدین میں متعدد اشخاص ایسے تھے جنہوں نے اپنا علاحدہ منہج استنباط اختیار کیا اور ان کا فقہی مسلک علاحدہ قرار پایا متعدد مسائل میں ان کی علاحدہ آراء و اجتہادات تھیں اور علاحدہ مسلک و مذہب اختیار کرنے کی وجہ سے ان کے اپنے حلقے اور متبعین تھے۔ اس مسلک پر کتابیں تصنیف کی گئیں۔ بعض علاقوں میں ان کے مسلک کو قبول حاصل ہوا اور ایک عرصہ تک ان کے ماننے والے باقی رہے۔

رواج اور زوال:

چوتھے دور میں جن مجتہدین نے اپنا علاحدہ مسلک اختیار کیا ان کی تعداد اچھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصی تھی، لیکن ان میں بعض مجتہدین مذاہب کو ایسے تلامذہ میسر نہیں آئے جو ان کی آراء وفتاوی کو مدون کرتے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مذاہب ابتداء ہی میں ختم ہو گئے۔ صرف ان کی بعض آراء دیگر مذاہب کی کتابوں میں باقی رہ گئیں۔ کچھ اجتہادی مذاہب کو تلامذہ اور متبعین ملے جنھوں نے ان کی فقہ پر عمل کیا، اسے پھیلایا اور کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، لیکن کچھ عرصہ کے بعد دوسرے مسالک ان پر غالب آگئے اور وہ آہستہ آہستہ ختم ہو گئے۔ لیکن جن مذاہب کو ہمیشہ ممتاز علماء وفقہاء ملتے رہے اور انہوں نے ان مذاہب کی خدمت میں دلچسپی لی وہ باقی رہ گئے۔ اس طرح باقی رہنے والے فقہی مسالک میں وہ مذاہب باقی رہے جن کا مفصل تذکرہ سابق صفحات میں کیا گیا۔ ذیل کی سطور میں ان فقہی مذاہب کا مختصر تعارف دیا جاتا ہے جو یا تو ابتداء ہی میں ختم ہو گئے یا کچھ عرصہ تک باقی رہ کر ناپید ہو گئے۔ ایسے غیر مروج فقہی مذاہب درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوّل: وہ فقہی مسالک جو ایک عرصہ تک رائج رہ کر ختم ہو گئے

۱۔ فقہ اوزاعی

تعارف:

ان مسالک میں سب سے ممتاز و نمایاں امام اوزاعی کی فقہ ہے۔ یہ فقہ بالکل ابتدائی دور کی ہے کیونکہ امام اوزاعی امام ابوحنیفہ کے معاصر ہیں۔ شام میں انہوں نے اپنی فقہ کی بنیاد ڈالی اور ابتداء شام ہی میں اس کے متبعین رہے۔ پھر بنوامیہ کے جو افراد اندلس گئے ان کے ساتھ یہ مذہب اندلس پہنچا اور وہاں بھی اس کے ماننے والوں کی جماعت رہی۔ یہ صورت حال تیسری صدی ہجری کے نصف تک برقرار رہی۔ پھر شام میں فقہ شافعی کے رواج و قبول نے فقہ اوزاعی کو ختم کر دیا اور اندلس میں فقہ مالکی کے رواج کے سامنے فقہ اوزاعی مضمحل ہو گئی اور اس طرح فقہ اوزاعی صرف تاریخ کا حصہ بن کر رہ گئی۔

امام اوزاعی:

امام اوزاعی کا پورا نام ابوعمرو عبدالرحمٰن بن محمد اوزاعی ہے۔ شہر بعلبک میں ۸۸ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ اپنے دور کے اکابر محدثین اور تابعین سے علم حاصل کیا جن میں نافع مولی عبداللہ بن عمر، عطاء بن ابی رباح، ابن شہاب زہری، مکحول، امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقر، امام جعفر صادق وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ امام اوزاعی سے روایت کرنے والے بھی بڑے بڑے محدثین رہے۔ شام میں آپ کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہوا کہ آپ امام شام کہلائے۔ یہیں آپ نے اپنی فقہ جاری فرمائی۔ بنو عباس کی حکومت قائم ہونے کے بعد آپ بیروت چلے آئے اور یہیں ۱۵۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

فقہی کتاب:

اس وقت امام اوزاعی کی فقہ پر کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ صرف ان کی آراء کتب حدیث وفقہ میں درج ملتی ہیں۔ البتہ آپ کی سوانح پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ اس تحریر کے دوران امام اوزاعی کی فقہ پر ایک کتاب مرتب کی گئی ہے، جس میں فقہی ابواب کی ترتیب سے امام اوزاعی کی ان آراء کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو دوسری کتابوں میں درج ملتی ہیں۔ شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر قاضی زین الساجدین صاحب نے یہ کتاب مرتب کی ہے جو اس سمت میں ایک ابتدائی کاوش ہے۔[۱۲۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فقہ طبری

یہ فقہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری کی طرف منسوب ہے۔ ابن جریر طبری عظیم مجتہدین امت میں سے ہیں جنھوں نے مختلف فنون پر نہایت قیمتی تصنیفات تیار فرمائی ہیں۔

امام طبریؒ:

ابوجعفر محمد بن جریر طبری کی پیدائش طبرستان میں ۲۲۴ھ میں ہوئی۔ اپنے زمانہ کے اہل علم وفضل کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ حصول علم کے لئے مختلف شہروں کے اسفار کیئے اور متعدد علوم میں اس مقام پر فائز ہوگئے جہاں آپ کے زمانہ کا کوئی دوسرا شخص آپ کے شریک نہ تھا۔ آپ قرآن کے حافظ تھے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اصول ومناہج سے واقف تھے۔ تاریخ پر آپ کی ایسی عمیق نظر تھی کہ تاریخ پر آپ کی کتاب عربی کی مشہور ومستند کتاب شمار کی جاتی ہے۔ تفسیر میں آپ نے جو کتاب تصنیف فرمائی اس کی مثال نہیں ہے۔ اس کے علاوہ متعدد فنون اور بالخصوص فقہ کے موضوعات پر آپ کی کتابیں ہیں۔ امام ابن جریر طبری نے پہلے فقہ شافعی سے استفادہ کیا، پھر فقہ مالکی اور فقہ حنفی کو سیکھا۔ اس کے بعد خود اپنا اجتہادی مسلک اختیار فرمایا۔ آپ کے مذہب کے ماننے والوں کا حلقہ بنا۔ آپ کے مذہب کے متعدد اہل علم نے فقہ طبری پر کتابیں لکھیں اور اس پر عمل کیا۔ فقہ طبری پانچویں صدی کے نصف تک رائج ومعمول بہ رہی۔ اس کے بعد اس کے ماننے والے نہیں رہے۔ امام ابن جریر طبری کی وفات ۳۱۰ھ میں ہوئی۔ ۲۴؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فقہ ظاہری

تعارف:

اہل سنت کے مروجہ چار فقہی مسالک میں منہج استدلال کا باہم فرق رہا ہے۔ اس فرق کے پیچھے دیگر اسباب میں ایک نمایاں سبب قرآن وسنت کے نصوص کے فہم کا ہے۔ نصوص میں بسا اوقات اس کے ظاہری مفہوم تک محدود رہنے اور اس سے آگے بڑھ کر اس کی گہرائی میں غور کرنے سے معنی ومراد بدل جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں حکم علاحدہ ہو جاتا ہے۔ یوں تو قرآن وسنت کے ظاہری مفہوم پر ہر فقہی مسلک میں عمل کیا گیا ہے۔ البتہ اس کے تناسب میں باہم کچھ فرق رہا ہے۔ لیکن اسی دور اجتہاد وتدوین میں ایک رجحان ایسا ظاہر ہوا جس میں مکمل طور پر قرآن وسنت کے صرف ظواہر کو بنیاد بنایا گیا اور اس کے نتیجہ میں قیاس کی حجیت کا انکار کیا گیا۔ اسی رجحان کا نام ''ظاہری فقہ'' ہے۔

امام داؤد ظاہری:

ظاہری فقہ کے بانی امام ابو سلیمان داؤد بن علی بن خلف اصبہانی ہیں جو داؤد ظاہری سے معروف ہوئے۔ کوفہ میں یہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اسحاق بن راہویہ اور ابوثور وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ ابتداء فقہ شافعی سے وابستہ ہوئے اور امام شافعی کے سخت گرویدہ رہے۔ پھر اپنا مسلک علاحدہ بنایا جس میں کتاب وسنت کے ظاہر کو بنیاد بنایا اور قیاس کا سختی سے انکار کیا۔ بغداد میں ۲۷۰ھ میں وفات پائی۔

امام داؤد ظاہری کے نزدیک مصادر شریعت کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے قرآن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت کے ظاہر پر عمل کیا جائے گا۔ قرآن اور حدیث دونوں ایک درجہ کے ہیں۔ اگر قرآن اور سنت میں نص نہ ہو تو اجماع پر عمل کیا جائے گا۔ آپ کے نزدیک قرآن کی کسی آیت میں حکم کی علت کو مقرر کر کے اس کو حکم کا مدار نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے قیاس کا بالکلیہ انکار کیا۔

کتابیں:

داؤد ظاہری نے فقہ و اصول کے موضوع پر کئی کتابیں تصنیف فرمائیں جیسے کتاب ابطال التقلید، کتاب ابطال القیاس وغیرہ۔ آپ کے متبعین بھی رہے جنہوں نے اس فقہی رجحان کو باقی رکھا اور اس پر عمل پیرا رہے۔ ان میں نمایاں فرد ابوالحسن عبداللہ بن احمد بن محمد بن مغلس ہیں۔ پانچویں صدی ہجری کے نصف تک اس فقہی رجحان پر عمل رہا، پھر ماند پڑ گیا۔

امام ابن حزم:

پانچویں صدی ہجری میں ایک دوسری شخصیت نے اس رجحان کو اختیار کیا۔ ان کا نام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ہے۔ ابن حزم ۳۸۴ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ گھرانہ دولت و اقتدار سے مالا مال تھا۔ آپ نے ابتداء میں فقہ مالکی کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا۔ پھر کچھ دنوں فقہ شافعی پر عمل کیا۔ اس کے بعد ظاہری نقطۂ نظر کو اختیار کیا۔ ابن حزم مختلف علوم وفنون کے ماہر و عالم تھے۔ مخالف رائے پر تنقید میں انتہائی شدید و سخت تھے۔ ظاہری رجحان کی تائید اور دیگر فقہی رجحانات کی مخالفت میں اپنا پورا زور قلم صرف کر دیا ہے۔ قیاس اور تقلید کی حرمت کے قائل تھے۔ ابن حزم کے نزدیک مصادر شریعت قرآن، سنت، اجماع اور دلیل ہیں۔ قرآن اور سنت خواہ وہ خبر واحد ہو، دونوں کو یکساں درجہ قطعی مانتے تھے۔ اجماع کا مفہوم یہ تھا کہ قرآن و سنت کے نصوص پر صحابہ نے اجماع کیا ہو۔ دلیل سے مراد یہ تھی کہ اجماع اور نصوص سے جو مفہوم پیدا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ دلیل ہے، جیسے حدیث میں کہا گیا کہ نشہ آور شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے، تو اس سے مفہوم یہ نکلا کہ ہر نشہ آور حرام ہے، یہی دلیل ہے۔

گو کہ داؤد ظاہری کے بعد ابن حزم نے اس رجحان کو پھر زندہ کیا اور زبردست طریقہ پر نہ صرف اس کا دفاع کیا بلکہ مخالف آراء کی شدت سے تردید کی۔ لیکن بعض تفصیلی آراء میں داؤد ظاہری اور ابن حزم کے درمیان بھی اختلاف و فرق ہے۔ ابن حزم نے بھی کئی کتابیں لکھیں جن میں المحلی اور اصول میں الاحکام فی اصول الأحکام زیادہ مشہور ہیں۔ ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم: وہ فقہی مسالک جو رائج نہیں ہوئے

مذکورہ فقہی مسالک کے علاوہ بہت سارے فقہی مسالک اور اجتہادی مذاہب اور بھی تھے جنہیں ایسے متبعین اور تلامذہ مہیا نہیں ہو سکے جو ان مذاہب کو باقی رکھتے اور ان کی اشاعت کرتے۔ ایسے فقہی مسالک اپنی ابتداء میں ہی ختم ہو گئے۔ اگرچہ ان کے ائمہ اپنے وقت کے بڑے مجتہدین تھے اور ان کی قابل قدر آراء تھیں۔ ذیل میں ان ناپید فقہی مذاہب کے صرف ائمہ و مجتہدین کے نام درج کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے:

۱۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: یہ امام ابوحنیفہ کے معاصر ہیں، کوفہ کے قاضی تھے، ۷۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

۲۔ سفیان بن سعید ثوری: ممتاز محدثین میں سے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے معاصر اور امام و مجتہد تھے۔ آپ کے مذہب کے متبعین بھی رہے۔ ۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱ھ میں فات پائی۔

۳۔ شریک بن عبداللہ نخعی: آپ بخارا میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ کوفہ کے قاضی بھی رہے۔ ذہین و فطین فقیہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۷ھ میں وفات پائی۔

۴۔ ابو سعید حسن بن یسار بصری: مشہور تابعی ہیں، آپ کا بھی اپنا مخصوص منہج اجتہاد تھا۔ ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

۵۔ امام ابو ثور ابراہیم بن خالد: پہلے فقہ عراق کے موافق تھے۔ پھر امام شافعی سے استفادہ کیا۔ بعد میں خود اپنا مسلک اختیار کیا۔ آپ کے بھی متبعین تھے لیکن زیادہ دن یہ مسلک رائج نہیں ہوا۔[۴۴]

❑❑❑

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پانچواں باب

فقہی علوم

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی علوم کی قسمیں:

فقہ اسلامی کا آغاز نزول وحی کے ساتھ ہوا اور عہد رسالت میں بنیادی طور پر قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت فقہ اسلامی کا مرجع رہے۔ موقع بموقع قیاس بھی کیا گیا، جس کی تائید یا اصلاح فرمان نبوی کے ذریعہ ہوتی رہی۔ عہد رسالت میں بھی بعض صحابہ کرام کو اجتہاد اور اجتماعی مشورہ کی تعلیم دی گئی۔ عہد صحابہ میں جب نئے مسائل کی کثرت ہوئی تو نصوص شریعت کی روشنی میں اجتہاد کے ذریعہ ان کے احکام مستنبط کیے گئے۔ اجتہاد ایک عنوان تھا جس کی عملی تطبیق کی تفصیلات میں صحابہ کرام کے مختلف نقاط نظر تھے۔ یہ نقاط نظر عہد تابعین اور عہد مجتہدین تک آ کر دیگر اور اسباب و حالات کے نتیجہ میں ثانوی مصادر استنباط کی شکل اختیار کرتے گئے۔ اور یوں یہ ایک فن بنا جس کا نام 'اصول فقہ' طے پایا۔

اصول فقہ کی روشنی میں استنباط مسائل کا عمل جب تیز تر ہوا اور فقہی مسائل کے ذخیرے مدون ہوئے تو ان احکام کو منضبط رکھنے اور ان کے پس پشت کارفرما اصولی ضوابط اور یکساں روح کو نمایاں کرنے کے لئے 'فقہی قواعد' مرتب کیے گئے، جن سے یہ معلوم ہوا کہ فقہی مسائل کی ایک بڑی تعداد ایک متعین قاعدہ کے گرد گھومتی ہے۔ یہ فن 'قواعد فقہیہ' کے نام سے مروج ہوا۔

فقہی احکام میں کچھ مسائل بظاہر نظر یکساں محسوس ہوتے ہیں لیکن ان میں باریک فرق ہوتا ہے۔ ایسے مسائل میں یہ ممکن ہوتا ہے کہ ان کی ظاہری یکسانیت کی وجہ سے حکم یکساں لگا دیا جائے جبکہ وہ علاحدہ ہوتے ہیں اور ان کے احکام الگ۔ اس قسم کے فرق رکھنے والے مسائل واحکام کو 'فقہی فروق' کے نام سے ایک فن کی شکل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے لایا گیا۔

فقہی علوم وفنون کے ذیل ایک موضوع 'مقاصد شریعت' کا ہے۔ یہ انتہائی اہم فن ہے۔ شریعت کے تمام تر احکام کے پیچھے کچھ مقاصد کا حصول کارفرما ہے۔ یہی مقاصد احکام شریعت کا رخ متعین کرتے ہیں۔ نئے مسائل کے احکام متعین کرنے میں مقاصد شریعت کا رول بنیادی ہوا کرتا ہے۔

سطور ذیل میں ان تمام فقہی علوم وفنون میں سے ہر ایک کا تعارف درج کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اصول فقہ

اصول فقہ نام ہے ان اصول وضوابط کا جن کے ذریعہ مسائل و احکام مستنبط کیے جاتے ہیں۔ احکام کا اصل سرچشمہ تو قرآن اور حدیث ہیں۔ لیکن قرآن اور حدیث سے مسائل واحکام کے استنباط کا طریقہ کیا ہو؟ یہی طریقہ اصول فقہ کہلاتا ہے۔

صحابہ کے یہاں اصول فقہ کا استعمال:

صحابہ کرام جب نئے مسائل میں قرآن اور حدیث سے مسائل معلوم کرتے تو کچھ طریقے ان کے ذہنوں میں کارفرما ہوتے تھے، مثال کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایسی حاملہ عورت کی عدت جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہو، وضع حمل قرار دیا اور فرمایا کہ چھوٹی سورہ نساء بڑی سورہ نساء کے بعد نازل ہوئی۔ اس جملہ سے آپ کا اشارہ قاعدہ نسخ کی طرف ہے کہ بعد کے حکم نے پہلے حکم کو منسوخ کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ نے شرابی کو اسی (80) کوڑے کی سزا کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی شخص نشہ میں آئے گا تو بے ہودہ بکے گا، اور جب بے ہودہ بکے گا تو تہمت لگائے گا۔ لہٰذا شراب پینے والے کو تہمت لگانے کی سزا دی جائے۔ اس طرح حضرت علیؓ نے نتیجہ کے اعتبار سے حکم لگایا۔ قرآن کریم میں حکم کے لئے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے حکم کا کون سا درجہ متعین ہوتا ہے؟ الفاظ کے معانی میں مطلق ومقید، عموم وخصوص، مجاز وحقیقت اور مشترک وغیرہ کا اعتبار کب اور کیونکر ہوگا؟ احادیث میں تعارض ہو تو کیا طریقہ اپنایا جائے؟ اس طرح کے بے شمار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسائل ہیں جن سے اجتہاد و استنباط میں سابقہ پیش آتا ہے۔ لہٰذا اجتہاد کے عمل کو منضبط کرنے کے لئے اصول وضوابط بنائے گئے، اور ان کے بنانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام کے طریقے اور معروف عقلی اصولوں سے استفادہ کیا گیا۔

تصنیف کا آغاز:

اصول فقہ کا وجود تو فقہ کے ساتھ ہی ہو چکا تھا، لیکن ایک فن کے طور پر اصول فقہ پر سب سے پہلی تصنیف جو اس وقت موجود ہے وہ امام شافعی کی 'الرسالہ' ہے، گو کہ امام ابوحنیفہ کی جانب بھی اصول فقہ پر ایک کتاب منسوب کی گئی ہے اور امام ابو یوسف و امام محمد کی تصنیفات میں اصول فقہ کی کتاب کا ذکر کیا جاتا ہے، لیکن ایسی کوئی کتاب آج موجود نہیں ہے۔ امام شافعی کے بعد اس موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور اب اس موضوع پر ایک عظیم کتب خانہ وجود میں آچکا ہے۔

دو اسلوب:

اصول فقہ کی کتابوں میں دو طرح کے اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔ ایک اسلوب خالص نظریاتی ہے یعنی ایسے اصول اور ضوابط بیان کیے گئے ہیں جن سے ہر زمانہ میں مسائل کا استنباط ہو سکے اور صحیح و غلط میں فرق کے لیے وہ میزان بن سکیں۔ اس طریقے میں کسی مسلک کے فروعی مسائل پر اصول کی تطبیق نہیں کی جاتی ہے۔ یہ 'طریقہ شافعیہ' کہلاتا ہے۔ دوسرا اسلوب عملی اور تطبیقی ہے، اس میں مسلک کے فروعی مسائل پر تطبیق کرتے ہوئے اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ 'احناف اور متکلمین کا طریقہ' کہلاتا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی اس اسلوب کو رواج دیا۔ طریقہ شافعیہ کی کتابوں میں زیادہ مشہور امام شافعی کی 'الرسالہ'، قاضی باقلانی کی 'التقریب'، امام الحرمین جوینی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'البرھان' اور امام غزالی کی 'المنخول' ہے۔ اور حنفیہ کے اسلوب میں امام جصاص رازی کی 'الفصول فی الاصول'، فخر الاسلام بزدوی کی 'اصول البزدوی' اور امام سرخسی کی 'اصول السرخسی' ہیں۔ بعد میں ان دونوں اسالیب کے امتزاج کے مطابق کتابیں لکھی گئیں جن میں زیادہ مشہور ابن ہمام کی 'التحریر' ہے۔ موجودہ دور میں بھی اس موضوع پر بہت مفید کتابیں سہل اسلوب میں لکھی گئی ہیں جن میں شیخ ابوزھرہ، شیخ محمد خضری، شیخ عبدالوھاب خلاف، ڈاکٹر معروف دوالیبی شیخ وھبہ زحیلی اور مولانا عبید اللہ اسعدی وغیرہ کی کتابیں قابل قدر ہیں۔[۵۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ قواعد فقہیہ

قواعد کا مفہوم:

قواعد کا لفظ 'قاعدہ' کی جمع ہے۔ اس کے معنی بنیاد کے ہیں۔ فقہی قواعد سے مراد وہ اصولی کلیات ہیں جو تمام جزئی مسائل پر منطبق ہوتی ہیں۔ فقہی اصول اور فقہی قواعد میں فرق یہ ہے کہ اصول فقہ کی حیثیت ان دلائل اور رہنما ہدایات کی ہے جن کی روشنی میں جزوی احکام مستنبط ہوتے ہیں، جبکہ قواعد فقہ شریعت کے مزاج کو ظاہر کرتے ہیں اور احکام میں اس مزاج کی رعایت ملحوظ ہوتی ہے۔ ایک قاعدہ، ایک نوع کے فقہی مسائل کی بڑی تعداد کو محیط ہوتا ہے۔ فقہی قواعد ایسے ہوتے ہیں کہ فقہ اسلامی کے احکام و مسائل کا عظیم ذخیرہ چند قاعدوں کے اندر سمٹ آتا ہے۔

قواعد کا استعمال:

قواعد اور اصولی کلیات بحیثیت فن کے تو بہت بعد میں منضبط کئے گئے۔ لیکن خود عہد رسالت میں بہت سے ایسے اصول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے جن کی حیثیت قاعدہ کی ہوتی تھی۔ مثلاً آپؐ نے فرمایا: "لاضرر و لاضرار" (ابن ماجہ) [نہ کسی کو ابتداءً نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلہ میں نقصان پہنچایا جائے]۔ یہ ایک اصولی قاعدہ ہے جس کی تطبیق فروعی مسائل کی بڑی تعداد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح رسول اللہؐ نے فرمایا: "العجماء جرحها جبار" (مسلم، کتاب الحدود) [بے زبان جانوروں کا جرم قابل معافی ہے۔] ایسے اصول و قواعد حدیث نبوی کے ذخیرہ میں متعدد ہیں۔ احکام شریعت کی روح کو سامنے رکھتے ہوئے عہد صحابہ میں بھی حضرت عمرؓ وغیرہ نے کچھ اصولی قواعد ارشاد فرمائے۔ ائمہ مجتہدین کے دور میں بھی ان کی تصنیفات میں اس طرح کے اصولی قواعد اور کلیات کی بڑی تعداد نظر آتی ہے۔ یہ گویا وہ سفر تھا جس نے چوتھی صدی ہجری میں باضابطہ فن کی شکل اختیار کر لیا اور پھر ارتقاء کے منازل طے کرتا گیا۔

تدوین قواعد:

تاریخ میں سب سے پہلے قواعد کی تدوین کا ذکر حنفی عالم ابوطاہر دباس سے منسوب ہو کر ملتا ہے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ کے مذہب کو صرف سترہ قواعد میں مرتب کر دیا تھا۔ ان ہی قواعد پر تمام فقہی احکام کی تطبیق ہو جاتی تھی۔ پھر امام ابوالحسن کرخی (۳۴۰ھ) نے ایک رسالہ 'اصول کرخی' لکھا جس میں اڑتیس قواعد تحریر فرمائے۔ فقہائے شافعیہ میں قاضی حسن مروزی نے بھی فقہ شافعی کو چار قاعدوں میں منحصر کیا۔ امام کرخی کے بعد ابوزید دبوسی (۴۳۰ھ) نے تاسیس النظر لکھی جس میں ستہتر (77) قواعد ذکر کیے۔ پھر اس موضوع پر چاروں فقہی مسالک میں کتابیں لکھی جانے لگیں۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ کے شروع میں سو قواعد درج کیے گئے۔ اور کئی اہل قلم علماء نے ان قواعد کی شرح لکھی۔ دور حاضر میں اس موضوع پر بڑا وقیع کام ہو رہا ہے جن میں ڈاکٹر مصطفیٰ زرقاء کی "المدخل الفقہی العام"، ڈاکٹر علی احمد ندوی کی "القواعد الفقہیہ" اور "جمہرۃ القواعد الفقہیہ فی المعاملات المالیۃ" بہت ہی قابل قدر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قواعد اور ضوابط:

فقہی قواعد ایسے اصول ہیں جو فقہی جزئیات کی بڑی تعداد پر محیط ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق کسی ایک متعین فقہی باب سے نہیں بلکہ تمام ابواب فقہ سے ہوتا ہے۔ کچھ اصولی قواعد ایسے ہیں جن کا تعلق ایک مخصوص فقہی باب مثلاً باب قضاء یا باب عبادات سے ہوتا ہے۔ ان کو قواعد کے بجائے ''ضوابط'' کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ان قواعد کی حیثیت اکثری ہوتی ہے، یعنی ایسی استثنائی مثالیں اور مسائل مل جاتے ہیں جو اپنے قاعدہ سے علاحدہ ہوتے ہیں۔[۴۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اشباہ و نظائر اور فروق

تعارف اور تعریف:

اشباہ جمع ہے شبہ کی اور نظائر جمع ہے نظیر کی۔ دونوں الفاظ کے معنی مشابہ اور مثل کے ہیں۔ فروق جمع ہے فرق کی۔ اس کا معنی وہی ہے جو اردو میں معروف ہے۔ فرق اور مشابہ کا یہ فن اپنے نام سے بھی اس حقیقت کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ اس میں ایسے احکام بیان ہوتے ہیں جو ظاہری صورت میں یکساں اور مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن دقت نظری سے دیکھا جائے تو ان میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ اور اسی فرق کی وجہ سے ظاہری طور پر یکساں مسائل حکم میں مختلف ہو جاتے ہیں۔

اس فن پر سب سے ابتدائی اور وسیع کام فقہ حنفی کے امام محمد بن حسن شیبانی کا ہے، انہوں نے اپنی کتابوں میں تفصیل سے واضح کیا کہ جو مسائل ظاہراً یکساں ہیں ان میں باہم کیا فرق ہے اور اس فرق کی وجہ سے حکم کیونکر علاحدہ ہوگا۔

اشباہ و نظائر کے فن پر لکھی جانے والی کتابوں میں صرف ظاہری تشابہ رکھنے والے مسائل کے ذکر پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ان میں قواعد وضوابط اور حیل و الغاز یعنی فقہی حیلے، اور فقہی معمے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ فن قواعد فقہیہ پر یوں تو علاحدہ سے بھی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس فن کا تعارف گذر چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات:

فن اشباہ و نظائر پر متعدد کتابیں مختلف فقہی مذاہب کے علماء نے لکھی ہیں۔ بعض نے اس موضوع کی کتاب کا نام فروق رکھا اور بیشتر اہل علم نے اشباہ و نظائر کے نام سے کتابیں لکھیں۔

فن فروق پر سب سے قدیم کتاب ابوالفضل محمد بن صالح کرابیسی (۳۲۲ھ) کی الفروق ہے۔ دوسری کتاب محبوبی حنفی احمد بن عبید اللہ (۶۳۰ھ) کی فتاوی تلقیح العقول في الفروق ہے۔ ان کے علاوہ امام شہاب الدین قرانی مالکی کی الفروق بہت مشہور اور وقیع کتاب ہے۔

اشباہ و نظائر کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جن میں زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) کی اشباہ و نظائر، سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن (۸۰۴ھ) کی اشباہ و نظائر، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی (۹۱۱ھ) کی اشباہ و نظائر اور تاج الدین عبدالوہاب بن علی ابن عبدالکافی السبکی (۷۷۱ھ) کی اشباہ و نظائر معروف و مشہور ہیں۔ ۷۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مقاصد شریعت

تعارف:

یہ فقہ اسلامی بلکہ اسلامی شریعت کا سب سے اہم باب ہے۔ قرآن و حدیث کا مکمل اسلامی ذخیرہ یہ بتاتا ہے کہ شریعت کے تمام احکام کے پیچھے کچھ مقاصد کارفرما ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ہی شرعی احکام دیے گئے ہیں۔ یہی 'مقاصد شریعت' کہلاتے ہیں۔

انسانی مصالح:

شریعت کے قوانین کا عمومی مقصد انسانی مصالح کی تکمیل ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں انسان کے لئے نفع کا حصول اور نقصان کا ازالہ کر کے انسانوں کے مفادات اور مصالح کو بروئے کار لانا اسلامی شریعت کا مقصد اصلی ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ شریعت کے وسیع ذخیرۂ احکام میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو انسانی مصالح کی خاطر نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ کوئی انسانی مصلحت ایسی نہیں ہے جس کے لئے شریعت میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ احکام شریعت اسلامی کی چھان بین کر کے یہ دونوں حقیقتیں ثابت کی جا چکی ہیں۔ یہاں یہ ضرور واضح رہنا چاہیے کہ انسان کے لیے کیا چیزیں مصالح ہیں اور کیا چیزیں مصالح نہیں بلکہ ضرر رساں ہیں۔ ان کو طے کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار خود انسان کی پسند نہیں بلکہ اللہ کا فیصلہ ہے۔

اسلامی شریعت کے تمام احکام انسان کے پانچ مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں، یہی مقاصد شریعت کہلاتے ہیں، یہ ہیں: دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، نسل کی حفاظت، عقل کی حفاظت اور مال کی حفاظت۔ ان پانچ امور کی حفاظت کے لیے شریعت میں دو طرح کے احکام دیے گئے ہیں۔ ایک وہ احکام جن سے ان پانچوں مقاصد کی حفاظت ہوتی ہے، دوسرے وہ احکام جو ان پانچوں کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ دین کی حفاظت کے لیے اسلام اور اس کی ترغیب کے تمام احکام ہیں اور ارتداد و جہاد کے احکام کے ذریعہ دین کو نقصان پہنچنے سے بچایا گیا ہے۔ جان کی حفاظت کے لیے کھانے پینے وغیرہ کا حکم دیا گیا اور اس کو نقصان پہنچانے والے کے لیے قصاص رکھا گیا۔ نسل کی حفاظت کے لیے شادی کے احکام بتائے گئے اور نسل کشی حرام کی گئی۔ عقل کی حفاظت کے لیے تعلیم و تدبر کے احکام دیے گئے اور منشیات وغیرہ کے ذریعہ اس کو نقصان پہنچانے سے روکا گیا۔ اسی طرح مال کی حفاظت کے لیے تجارت وغیرہ کے احکام دیے گئے اور چوری و ڈاکہ زنی کی سزائیں رکھی گئیں نیز مالی استحصال کے تمام طریقوں بشمول سود، رشوت وغیرہ کو ممنوع کیا گیا۔ یہ مقاصد دراصل انسانی مصالح کی تکمیل کرتے ہیں۔

مقاصد کے تین درجے:

انسانی مصالح کی تکمیل کے لئے شریعت نے جتنے احکام دئے ہیں وہ سب ایک درجہ اور یکساں اہمیت کے نہیں ہیں۔ ان کی درجہ بندی کرتے ہوئے ان کے تین درجے کئے گئے ہیں۔ یہ دراصل انسان کے لیے تین درجات کے امور پورے کرتے ہیں: ایک 'امور ضروریہ' یعنی ایسی چیزیں جو انسان کے لئے لازمی اور ضروری ہیں اور جن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ جیسے زندگی کی بقاء کے لئے ضروری حد تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانا، پانی، ہوا اور اسی طرح وہ چیزیں جو نہ ملیں تو یا تو انسان زندہ نہیں رہ سکے یا اس کے کسی عضو کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے۔ دوسرے 'امور حاجیہ' یعنی ایسے امور جو اگر حاصل نہ ہوں تو انسان زندہ تو رہ جائے گا لیکن اس کی زندگی دوبھر ہو کر رہ جائے گی اور سخت پریشانی لاحق ہوگی جیسے کھانے، پینے اور رہائش میں عام استعمال کی وہ چیزیں جو معمول کی زندگی گذارنے کے لئے لازمی ہوتی ہیں۔ اور تیسرے 'امور تحسینیہ'، یعنی ایسی چیزیں جو اگر نہ ہوں تو نہ تو زندگی ناممکن ہوگی اور نہ سخت پریشانی پیش آئے گی۔ البتہ ان کے ہونے سے آسانی اور بہتری پیدا ہوگی، جیسے کھانے پینے میں انواع و اقسام اور رہائش کی عمدہ سہولیات وغیرہ۔ انسانی مصالح کے یہی تین درجے ہیں۔ ان میں اہمیت کے اعتبار سے ترتیب بھی یہ ہے کہ پہلے 'ضروریات' کی تکمیل ہوتی ہے، پھر حاجیات کی اور پھر تحسینات کی ہوتی ہے۔ اگر ان تینوں قسم کے مصالح میں باہم تعارض ہو تو جو مصالح انسان کی ضروریات سے متعلق ہیں انھیں سب سے پہلے پورا کیا جائے گا، پھر حاجیات سے متعلق مصالح پورے کیے جائیں گے اور ان دونوں کے بعد تحسینات کے مصالح پر عمل کیا جائے گا۔

شریعت نے ضروریات کی حفاظت کے لئے متعدد احکام دئے اور ان کو نقصان پہنچانے والے راستوں کو بند کیا۔ حاجات کے مصالح پورا کرنے کے لئے شرعی رخصتیں دی گئیں جیسے سفر کے دوران نماز میں قصر، بیماری میں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرنے کے احکام، اسی طرح کاروبار و معاملات کے تفصیلی احکام بتائے گئے تاکہ انسان اپنے لئے آسانیاں حاصل کر سکے۔ تحسینی درجہ کے مصالح پورا کرنے کے لئے اخلاق اور آداب کی تفصیلات دی گئیں، جیسے لباس پہننے، میل جول اور ملاقات کے آداب، دوسروں کی مدد و تعاون، اچھے اخلاق سے آراستگی وغیرہ کے احکام۔

مقاصد شریعت کا یہ موضوع بڑا دلچسپ اور مفید ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کتنی ہمہ گیر، منصفانہ اور انسانیت کے لئے نفع بخش ہے۔ مقاصد شریعت کی روشنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نصوص سے استنباط احکام میں بھی رہنمائی و روشنی ملتی ہے۔ اور جن مسائل کے احکام شریعت میں موجود نہیں ہیں اجتہاد کے ذریعہ ان کے احکام متعین کرنے میں بھی مقاصد شریعت رہنما کردار ادا کرتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا قرآن و سنت کے تمام احکام میں شریعت کے یہ مقاصد ملحوظ رہے ہیں۔ عہد صحابہ و تابعین اور پھر عہد مجتہدین میں جب بے شمار نئے مسائل کے احکام مستنبط کیے گئے اور اجتہادات کی گئیں تو ان سب کے پیش نظر شریعت کے یہی مقاصد تھے۔ اصول فقہ کا موضوع جب مرتب ہوا تو مقاصد شریعت اس فن کا ایک حصہ بنا اور اصول فقہ کی کتابوں میں مقاصد شریعت پر گفتگو کی گئی۔ اس موضوع پر غالباً سب سے پہلے تیسری صدی ہجری کے عالم ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی نے روشنی ڈالی، ان کی کتابیں "الصلاة و مقاصدها"، "الحج و أسراره" اور "الفروق" وغیرہ ہیں، پھر امام الحرمین عبدالملک بن عبداللہ جوینی نے (۴۷۸ھ) 'البرهان في أصول الفقه" اور "غياث الأمم في التياث الظلم" میں منضبط اور مفصل گفتگو کی۔ ان کے بعد امام غزالی (۵۰۵ھ) نے "المستصفى"، "المنخول" اور 'شفاء الغليل" میں تفصیل سے اس موضوع پر لکھا، لیکن سب سے مفصل اور جامع بحث مشہور اصولی فقیہ ابواسحاق شاطبی مالکی (۷۹۰ھ) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "الموافقات في اصول الشريعة" میں کی ہے۔ اس کے بعد اس موضوع پر مختلف کتابیں لکھی گئیں۔ دور حاضر میں اس موضوع پر کئی شخصیات نے بڑا اچھا کام کیا ہے جن میں شیخ محمد طاہر بن عاشور (۱۳۲۹ھ) شیخ علال فاسی (۱۹۷۴ء) ڈاکٹر یوسف حامد عالم (۱۴۰۸ھ) ڈاکٹر احمد ریسونی اور ڈاکٹر جمال الدین عطیہ وغیرہ کی کتابیں بڑی اہم اور قابل قدر ہیں۔ [۴۸]

□□□

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹا باب

اجتہاد اور تقلید

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اجتہاد

اجتہاد کی تعریف:

"اجتہاد" لفظ "جہد" سے بنا ہے، اس کا لغوی معنی کسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اجتہاد کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے تفصیلی دلائل کی روشنی میں کسی حکم شرعی کو معلوم کرنے کے لئے آخری درجہ کی کوشش صرف کر دی جائے۔ یہ کوشش کبھی حکم شرعی کو معلوم کرنے کے لئے کی جاتی ہے اور کبھی حالات و واقعات پر حکم کی تطبیق کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ دونوں قسم کی کوششیں اجتہاد کہلاتی ہیں۔

اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد اسلامی شریعت کا ایک ایسا متحرک اصول ہے جو ہر دور اور ہر علاقہ میں اسلامی قانون اور شریعت کے احکام کو حقیقی زندگی سے جوڑے رکھتا ہے، بدلتے حالات اور ترقی پذیر زندگی کے متنوع تقاضوں کے ساتھ اسلامی قانون کو ہم آہنگ رکھنے کا راز اسی اجتہاد کے اصول میں پنہاں ہے۔ اجتہاد ہی کے ذریعہ قرآن اور حدیث کی محدود اور متعین ہدایات سے زندگی کے لامحدود اور غیر متعین حالات و واقعات میں رہنمائی حاصل کی جاتی رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کا آغاز:

اجتہاد کا اصول خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتا، اور اپنے صحابہ کرام کو اجتہاد کی تربیت دی۔ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا قاضی بنا کر آپؐ نے روانہ فرمایا تو ان سے یہ پوچھا کہ جن مسائل اور واقعات میں قرآن اور حدیث کا واضح حکم نہیں ملے ان میں وہ کس طرح فیصلے کریں گے؟ حضرت معاذ بن جبلؓ درسگاہ رسول ہی کے تربیت یافتہ تھے، فرمایا: ''میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا''۔ (ابوداؤد۔ کتاب الاقضیہ) حضرت معاذ بن جبلؓ کے اس جواب پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا خوش ہوئے اور ان کی تائید فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی جب آپؐ سے ایسا ہی سوال پوچھا کہ جن مسائل میں نہ قرآن کا حکم ملے اور نہ آپ کی سنت سے حکم معلوم ہو، ان میں کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اہل علم کو جمع کر کے ان کے مشورہ سے فیصلہ کرو۔ (طبرانی فی الاوسط) اسی لئے دوسرے خلیفۂ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اپنا مشہور خط لکھ کر یہی رہنمائی فرمائی کہ ایسے نئے مسائل میں غور و فکر اور قیاس سے کام لیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مفتوح ممالک کے مختلف شہروں میں پھیل گئے اور انھیں وہاں نئے نئے حالات و مسائل سے سابقہ پیش آیا تو انھوں نے اپنی اپنی جگہ شریعت کے دلائل کی روشنی میں اجتہاد سے کام لیا اور نئے مسائل کو اجتہاد کے ذریعہ حل کرنے کی روشن روایات اور عملی طریقے پیش فرما گئے۔

اجتہاد کا محل و مقام:

اجتہاد ہر مسئلہ میں اور ہر جگہ نہیں ہوسکتا ہے، اس لئے یہ جاننا انتہائی ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اجتہاد کہاں ہوسکتا ہے؟ اور اجتہاد کا محل کیا ہے؟ اس سلسلہ میں مشہور ضابطہ یہ ہے کہ "**لامساغ للاجتهاد فيما فيه نص صريح قطعي**" یعنی جن مسائل کے بارے میں ایسی دلیل موجود ہے جو اپنے مفہوم میں صریح اور واضح ہے اور جو یقینی و قطعی ہے، ان تمام مسائل میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن اور حدیث کے وہ تمام احکام جن میں یہ دونوں باتیں پائی جارہی ہوں یعنی پہلی بات یہ کہ وہ یقینی طور پر قرآن یا حدیث کا حکم ہو، اور دوسری بات یہ کہ اس حکم کا مفہوم بالکل واضح و متعین ہو، ایک مفہوم کے علاوہ کسی دوسرے مفہوم کا اس میں امکان و احتمال نہ ہو تو ایسے تمام احکام اسی طرح تسلیم کئے جائیں گے۔ اور ان میں کسی اجتہاد کی نہ تو ضرورت ہوگی اور نہ اجتہاد درست ہوگا۔ مثال کے طور پر قرآن کا حکم ہے "**الزانية و الزاني فاجلدوا كل واحد منهما مأة جلدة**" (نور:۲) یعنی زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد ہر دو کو سو کوڑے مارو۔ اس حکم میں دونوں باتیں موجود ہیں، اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے، کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہے اور دوسرے اس کا مفہوم بھی پوری طرح واضح ہے، لہٰذا اس حکم میں اجتہاد درست نہیں ہوگا۔ پس جو احکام و مسائل اپنے دلائل بھی قطعی رکھتے ہیں اور جن کی مراد و معنی بھی واضح ہے وہ اجتہاد کا محل نہیں ہیں۔

اجتہاد ان جگہوں پر ہوسکتا ہے جن میں مذکورہ دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات نہ پائی جاتی ہو یا دونوں باتیں نہ پائی جاتی ہوں۔ اس طرح ایسے مسائل کی چار صورتیں ہوتی ہیں جن میں اجتہاد کیا جاسکتا ہے:

پہلی صورت یہ ہے کہ مسئلہ ایسا ہو جس کی دلیل نہ اپنے ثبوت میں قطعی ہو اور نہ اپنے مفہوم و مراد میں قطعی ہو، بلکہ دلیل کا ثابت ہونا بھی ظنی ہو اور اس کا معنی بھی ظنی ہو جیسے حدیث رسولؐ ہے کہ "**لاصلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب**" (بخاری کتاب الاذان) یعنی جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔ یہ دلیل اپنے ثبوت میں ظنی ہے۔ کیونکہ یہ حدیث متواتر نہیں ہے، اور جو حدیثیں تواتر کے ساتھ نقل ہو کر ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک نہیں پہنچی ہیں ان کا ثبوت ظنی ہوتا ہے۔ دوسرے اس کا مفہوم بھی قطعی نہیں ہے۔ اس میں یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ نماز ہی صحیح نہیں ہوگی، اور یہ معنی بھی ممکن ہے کہ نماز مکمل نہیں ہوگی۔ اس لئے یہ مسئلہ اجتہاد کا محل ہے، اور اس میں اجتہاد دلیل کی سند پر غور کر کے اس کے ثبوت میں بھی ہوگا اور اس کے مفہوم کو متعین کرنے میں بھی ہوگا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دلیل کا ثبوت تو ظنی ہو لیکن اس کا مفہوم قطعی ہو جیسے حدیث ہے "فی کل خمس شاة" یعنی ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری کی زکوٰۃ واجب ہے، اس مسئلے میں حدیث کا مفہوم بالکل واضح ہے، اس میں کوئی احتمال نہیں ہے۔ لیکن حدیث متواتر نہ ہونے کی وجہ سے اس کا ثبوت ظنی ہے، پس ایسے مسائل میں سند کی تحقیق میں اجتہاد کیا جائے گا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ دلیل کا ثبوت قطعی ہو لیکن اس کا مفہوم ظنی ہو، جیسے قرآن کی آیت ہے 'والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء' (بقرہ ۲۲۸) یعنی طلاق والی عورتیں تین قروء تک انتظار کریں گی۔ اس مسئلہ کی دلیل قرآن کی آیت ہے جو اپنے ثبوت میں قطعی ہے، کیونکہ پورا قرآن اپنے ثبوت میں قطعی ہے، لیکن اس کے مفہوم میں دو احتمالات ہیں، قرء کا معنی حیض بھی ہے اور طہر یعنی پاکی بھی۔ اس احتمال کی وجہ سے یہ آیت اپنے مفہوم میں ظنی ہے۔ لہٰذا اس کے مفہوم کی تعیین میں اجتہاد کیا جائے گا۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی دلیل موجود ہی نہ ہو، اور نہ ہی اس مسئلہ کے تعلق سے سلف کے یہاں کوئی اجماع ملتا ہو تو ایسے نئے مسائل میں شریعت کے اصولوں اور عمومی ہدایات کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا جائے گا۔

یہ تفصیل اس بات سے متعلق تھی کہ اجتہاد کا محل کیا ہے؟ اور کن جگہوں پر اجتہاد کیا جاسکتا ہے؟ اجتہاد کے عناصر ترکیبی میں یہ پہلا عنصر ہے کہ محل اجتہاد کیا ہے؟ اس کا دوسرا عنصر خود مجتہد کی ذات سے متعلق ہے، اور تیسرا عنصر کار اجتہاد سے تعلق رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کے شرائط:

اجتہاد کرنے والا شخص مجتہد کہلاتا ہے، اور کوئی شخص اسی وقت مجتہد ہوسکتا ہے یا اسے اجتہاد کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے جب اس کے اندر اجتہاد کی اہلیت پیدا ہو جائے۔ اہلیت اجتہاد کے لئے چند شرائط ہیں جن کے بغیر اجتہاد ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ شرائط درج ذیل ہیں:

عربی زبان کا علم:

پہلی شرط یہ ہے کہ عربی زبان سے واقفیت ہو، عربی الفاظ کے معانی، جملوں کی دلالت، طرز عبارت اور ان کے مفاہیم، عربی زبان کے اسالیب، اس کی فصاحت و بلاغت، اس کے اشارے اور اس کے علوم وفنون وغیرہ ان تمام متعلقہ امور سے واقفیت ہو جن کے ذریعہ قرآن اور حدیث کے جملوں، الفاظ، تعبیرات اور طرز تخاطب وغیرہ سے اسی طرح مفہوم اخذ کیا جاسکے جس طرح ایک عربی بولنے والا شخص اخذ کرتا ہے۔ یہ شرط اس لئے ہے کہ قرآن اور حدیث کا اصل سرمایہ عربی زبان میں ہے۔ اور ترجمہ خواہ کتنا ہی بلیغ اور مطابق اصل ہو جہاں الفاظ کے دقیق فرق، تعبیرات کے مختلف انداز اور معانی کے متعدد احتمالات ہوتے ہیں وہاں ان تمام فرق کو ترجمہ کی مدد سے نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ علامہ امام شاطبی نے تو شریعت کے علماء کی درجہ بندی عربی زبان سے ان کی واقفیت ہی کی بنیاد پر کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عربی زبان کے فہم میں ابتدائی اور ادنیٰ معیار کا ہوگا وہ شریعت میں بھی ادنیٰ معیار کا قرار پائے گا۔ جو عربی کلام کے فہم میں متوسط معیار کا ہوگا وہ شریعت کے فہم میں بھی متوسط معیار کا ہوگا۔ اور جس کا فہم عربی زبان میں اعلیٰ معیار پر ہوگا، اس کا شریعت کا فہم بھی اعلیٰ معیار کا قرار پائے گا۔ اور تب ہی شریعت کے بارے میں اس کا فہم حجت قرار پائے گا۔ لہٰذا جس شخص کا عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان کا فہم جس درجہ ناقص ہوگا اس کے اندر شریعت کا فہم بھی اسی درجہ میں ناقص ہوگا اور ایسی صورت میں نہ تو اس کا فہم حجت بنے گا اور نہ اس کا قول قابل قبول بن سکے گا (الموافقات ۴/ ۱۱۴)

قرآن کا علم:

دوسری شرط یہ ہے کہ قرآن کریم کے احکام کا علم ہو۔ خصوصیت کے ساتھ ان آیات پر اس کی نگاہ ہو جن میں احکام بیان کئے گئے ہیں۔ کچھ اہل علم نے ایسی آیات کی تعداد پانچ سو بتائی ہے، اور متعدد اہل علم نے آیات احکام کو یکجا کتابی شکل میں "احکام القرآن" کے نام سے جمع بھی کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ احکام کی آیات بالکل متعین نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسی آیات سے بھی احکام مستنبط ہوتے ہیں جو بظاہر کسی واقعہ کو بیان کر رہی ہوتی ہیں۔

سنت کا علم:

تیسری شرط یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا علم ہو۔ اس میں بھی ضروری ہے کہ ان احادیث کا علم ہو جن میں احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ایسی احادیث پر اس کی نگاہ ہو۔ ان کے معانی اور مفاہیم کو وہ سمجھتا ہو، ان میں ناسخ و منسوخ، عام و خاص اور مطلق و مقید کا بھی علم ہو۔ اسی طرح احادیث کی اسناد، ان کے درجے، راویوں کے حالات، احادیث کی اقسام اور متعارض روایات میں ترجیح اور تطبیق کے اصولوں سے واقفیت ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ احادیث کی کوئی مخصوص تعداد اسے یاد ہو، کیونکہ اب جبکہ حدیثیں کتابوں کے اندر مدون ہو چکی ہیں، ان کی درجہ بندی کر دی گئی ہے، ابواب اور موضوعات کے لحاظ سے ان کی تقسیم ہو چکی ہے، یہ بات کافی ہوگی کہ درپیش مسئلے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ذہن متعلقہ احادیث کی طرف منتقل ہو جائے، احادیث کی معتبر کتابوں سے وہ زیر بحث موضوع پر متعلقہ احادیث نکال سکے اور ان کی سند اور صحت وضعف کا درجہ جان سکے۔

قیاس کا علم:

چوتھی شرط یہ ہے کہ قیاس کے اصول وطریقہ سے واقف ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے تو قیاس کے طریقے جاننے ہی کا نام اجتہاد بتایا ہے۔لہٰذا درست قیاس کے منہج سے واقفیت ضروری ہے۔قیاس کے ذیل میں تین چیزیں آتی ہیں، اول یہ کہ قیاسی حکم کے نصوص، ان کی علتوں اور نئے مسائل میں ان علتوں کی وجہ سے وہی حکم جاری کرنے کے اسباب کو جانا جائے، دوسرے قیاس کے ضوابط اور اصولوں کا علم ہو کہ قیاس کس طرح کیا جائے اور کہاں کیا جائے۔تیسرے یہ کہ احکام کی علتوں کو معلوم کرنے اور ان پر نئے مسائل میں احکام کی بناء رکھنے کے امور میں سلف کے کیا مناہج رہے ہیں ان سے واقفیت ہو۔

مقاصد شریعت کا علم:

پانچویں شرط یہ ہے کہ شریعت کے مقاصد کا علم ہو۔شریعت کے تمام احکام اپنے پیچھے انسانوں کے مصالح سے متعلق مقاصد رکھتے ہیں۔ضرورت، حاجت اور تحسین کے تینوں درجوں سے متعلق انسانوں کے مصالح اور مفادات کی تکمیل کے لئے ہی شریعت کے احکام آئے ہیں۔اسی طرح حرج وتنگی کا ازالہ اور یسر وآسانی شریعت کو مطلوب ہے۔احکام میں مشقت صرف اتنی ہی گوارا ہے جو قابل برداشت ہو یا وہ نسبتاً بڑے کسی نقصان اور مشقت کے ازالہ کے لئے ہو۔لہٰذا اجتہاد کے عمل میں شریعت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تفصیلی مقاصد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، بلکہ یہی مقصود ہیں۔ اسی لئے امام شاطبی نے فرمایا کہ اجتہاد کے لئے دو اصول ہیں، پہلا اصول یہ ہے کہ شریعت کے مقاصد کا علم ہو اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسانوں کے ان مصالح کی تکمیل ہو جو فی الواقع انسانوں کے لئے نفع بخش اور ضرر سے محفوظ کرنے والے ہیں، اور دوسرا اصول یہ ہے کہ عربی زبان، قرآن، حدیث اور قیاس وغیرہ کے علوم سے واقفیت ہو تا کہ اجتہاد کی اہلیت پیدا ہو سکے۔ امام شاطبی کے نزدیک پہلا اصول ہی اصل بنیاد اور مقصود ہے اور دوسرا اصول اس کی تکمیل کے لئے ذریعہ ہے۔

تجزی اجتہاد:

اجتہاد کے ذیل میں ایک اہم بحث جزوی اجتہاد کی اہلیت کی ہے۔ یعنی کیا یہ درست ہے کہ کوئی شخص ایک مخصوص موضوع پر اجتہاد کی صلاحیت رکھتا ہو، دوسرے موضوع پر نہیں رکھتا ہو۔ مثلاً عبادات کے باب میں وہ اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو لیکن فوجداری قوانین کے موضوع پر وہ اجتہاد کی اہلیت نہیں رکھتا ہو؟ اہل علم کے درمیان اس مسئلہ میں رائے مختلف رہی ہے، کچھ لوگ جزوی اجتہاد کو درست سمجھتے ہیں اور کچھ اہل علم کے نزدیک ایسا ناممکن ہے کہ ایک باب پر اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والا دوسرے موضوع پر اجتہاد کی اہلیت سے عاری ہو۔

اس مسئلہ میں معتدل اور زیادہ درست رائے یہ ہے کہ اجتہاد کی اہلیت کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ اجتہاد کی عمومی صلاحیت سے متعلق ہے، یعنی عربی زبان آتی ہو، کلام کو سمجھنے کی صلاحیت ہو، قوت استنباط ہو وغیرہ، اس طرح کی عمومی صلاحیت تو ہر مجتہد کے لئے ضروری ہے، اور اس صلاحیت میں تجزی نہیں ہو سکتی ہے، اہلیت اجتہاد کا دوسرا حصہ معلومات سے متعلق ہے، اس حصہ میں تجزی ہو سکتی ہے، یعنی یہ ممکن ہے ایک شخص کی نظر عبادات سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث و اقوال پر ہو لیکن معاملات یا تعزیرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق آیات و احادیث پر ویسی نظر نہ ہو، اس لئے وہ عبادات کے باب میں اجتہاد کرے لیکن معاملات میں اجتہاد نہ کرے۔ آج کے دور میں تجزی اجتہاد کے موضوع کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ آج اختصاص کا زمانہ ہے، علوم پھیل چکے ہیں اور نئے مسائل کی کثرت ہے، ان مسائل کے حل کے لئے ایسے علماء اقدام کر سکتے ہیں جو اجتہاد کی عموی صلاحیتوں سے آراستگی کے ساتھ کسی خاص باب اور موضوع پر علمی وسعت رکھتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی تجزی اجتہاد کی رائے رکھتے ہیں، انھوں نے ایسے شخص کے لئے اجتہاد کرنا ضروری بتایا ہے جسے کسی ایک ہی باب میں اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو۔ (حجۃ اللہ البالغۃ، جلد اول)

اجتہاد میں اختلاف رائے:

وہ اجتہادی مسائل جن کے بارے میں شریعت کی قطعی دلیل نہیں ہے ان میں ہر مجتہد شرعی دلائل پر غور کر کے کسی نتیجہ تک پہنچتا ہے۔ اس غور و فکر میں بسا اوقات مختلف مجتہدین کی رائیں علاحدہ علاحدہ ہو جاتی ہیں۔ شریعت کے نزدیک یہ تمام مختلف آراء درست ہیں، جو مجتہد اپنے اجتہاد میں صحیح نتیجہ تک پہنچتا ہے وہ دوہرے اجر کا مستحق ہے۔ اور جو مجتہد غلطی کر جاتا ہے وہ بھی ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ ہر مجتہد شرعی دلائل کی روشنی میں کئے گئے اپنے اجتہاد کے نتیجہ ہی کا مخاطب ہوتا ہے، اس کے حق میں وہی نتیجہ اللہ کا حکم ہے اور وہ اسی پر عمل کا پابند ہے۔

طریقۂ اجتہاد:

اجتہاد کی بحث میں تیسرا عنصر کار اجتہاد سے متعلق ہے۔ اجتہاد کا عمل جیسا کہ اس کی تعریف میں مذکور ہوا کسی حکم شرعی کی دریافت کے لئے پوری کوشش صرف کر دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نام ہے۔ اس کوشش کا ایک حصہ قیاس سے متعلق ہے۔ اس طرح اجتہاد کے عمل میں مجتہد کے سامنے قیاسی عمل کے تین مراحل ہوتے ہیں جو تخریج مناط، تنقیح مناط اور تحقیق مناط کہلاتے ہیں۔

تخریج مناط:

تخریج مناط یہ ہے کہ کسی مسئلہ میں شریعت نے جو حکم دیا اس حکم کی علت اور مناط معلوم کیا جائے، مثلاً حدیث میں گیہوں، جَو، نمک، کھجور اور سونے و چاندی میں سود کو حرام قرار دیا گیا تو ان اشیاء میں وہ کون سی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا، اگر یہ وجہ (مناط) اور علت متعین ہو جائے تو وہ علت جہاں پائی جائے گی وہی حکم وہاں بھی جاری ہوگا۔ پس ایسے احکام کی علتوں کو اجتہاد سے مستنبط کرنا تخریج مناط کہلاتا ہے۔

تنقیح مناط:

تنقیح مناط یہ ہے کہ شریعت کا حکم کسی سبب کی طرف منسوب ہے، لیکن اس سبب کے ساتھ کچھ دوسرے اسباب اور اوصاف بھی جڑے ہوئے ہیں، تو ان اوصاف میں غور کر کے حکم کے اصل سبب اور وصف کو علاحدہ کیا جائے اور اتفاقی اسباب کو نظر انداز کیا جائے، یہ تنقیح ہے، جیسے ایک اعرابی شخص نے رمضان کے دن میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا تو حضورؐ نے اس سے فرمایا: غلام آزاد کرو، اس حکم کا اصل سبب روزہ کے دوران جماع کرنا ہے، دوسرے اسباب، مثلاً اس شخص کا اعرابی ہونا، اپنی بیوی کے ساتھ واقعہ پیش آنا، خاص اس سال کے رمضان میں واقعہ ہونا یہ سب اتفاقی اسباب ہیں جن کا حکم میں کوئی دخل نہیں ہے۔ پس مختلف غیر مؤثر اسباب کی تنقیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے اصل مؤثر سبب اور علت کو معلوم کر لیا جائے تو یہ سبب جہاں بھی پایا جائے گا یہی حکم وہاں بھی ہوگا۔

تحقیق مناط:

تیسری قسم تحقیق مناط ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ کسی حکم کی علت شریعت نے بیان کر دی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ درپیش مسئلہ میں وہ علت پائی جارہی ہے یا نہیں؟ یا شریعت نے جو حکم جس شخص کے لئے یا جس صورت کے لئے بیان کیا ہے، وہ صورت یا اس شخص کا مصداق یہاں پایا جارہا ہے یا نہیں؟ جیسے شریعت نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کسی شخص نے بہت معمولی چیز چرالی یا کسی نے راستہ میں پڑی کوئی چیز اٹھالی تو ایسا شخص چور کا مصداق ہوا یا نہیں؟ یا مثلاً شریعت نے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تو کسی خاص مقام پر کون سی سمت قبلہ کہلائے گی؟ ان امور کی تعیین تنقیح مناط ہے۔ گویا یہ حکم کی تطبیق اور حالات و واقعات پر حکم شرع کا نفاذ ہے۔

اجتہاد کی یہ قسم یعنی تحقیق مناط ایسا عمل ہے جو ہر دور میں جاری رہنے والا ہے، اور جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہیں۔ حالات، واقعات اور اشخاص پر احکام شرع کی تطبیق کی جاتی رہے گی۔

ہر زمانہ میں اجتہاد:

اجتہاد کے موضوع پر ایک بحث یہ آتی ہے کہ کیا ہر زمانہ میں اجتہاد کا پایا جانا ضروری ہے؟ بالفاظ دیگر کیا کوئی زمانہ مجتہد سے خالی ہوسکتا ہے؟ اس مسئلہ میں بھی اہل علم کی رائیں مختلف ہیں۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ زمانہ مجتہد سے خالی ہوسکتا ہے؟ دوسرے علماء جن میں حنابلہ پیش پیش ہیں یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہر زمانہ میں مجتہد کا پایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا ضروری ہے۔ ہر دو رائے کے پیچھے دلائل ہیں۔ ان دونوں کے درمیان معتدل رائے یہ ہے کہ دراصل مجتہدین کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے اعلی درجہ مجتہد مطلق کا ہے جس پر فقہی مذاہب کے ائمہ فائز تھے، اس کے بعد کئی درجات ہیں، ہر زمانہ میں مجتہد مطلق کا پایا جانا ضروری نہیں ہے لیکن اجتہاد کا عمل ہر زمانہ میں جاری ہے، اور جس درجہ کا اجتہاد جس زمانہ میں پایا جارہا ہے اسی درجہ کا مجتہد اس زمانہ میں موجود ہے۔ اجتہاد کا دروازہ کسی زمانہ میں بند نہیں ہوا۔ ہاں اجتہاد کی صلاحیت اور درجات میں فرق آتا رہا۔ اور اسی فرق درجات کے ساتھ ہر دور میں اجتہاد کا عمل جاری رہے گا۔

مجتہدین کے مراتب:

مجتہدین کے مختلف مراتب اور درجات ہیں، اہل علم کے درمیان مجتہدین کے ان درجات کی تقسیم علاحدہ علاحدہ کی گئی ہے۔ محققین نے اس کی درج ذیل قسمیں کی ہیں۔

پہلی قسم مجتہدین فی الشرع کی ہے۔ یہ وہ مجتہدین ہیں جنھوں نے فقہی مسالک کی بنیادیں رکھیں، انھوں نے اجتہاد کے اصول وضوابط طے کئے اور ان کے مطابق احکام و مسائل کا استنباط کیا، یہ لوگ مجتہدین مطلق مستقل تھے۔ جیسے فقہائے اربعہ ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل، ان سے پہلے ابراہیم نخعی، سعید بن المسیب، نیز اوزاعی، لیث بن سعد، سفیان ثوری اور ابوثور وغیرہ۔

دوسری قسم مجتہدین منتسب کی ہے۔ اس میں وہ مجتہدین آتے ہیں جو اپنے اساتذہ سے انتساب رکھتے ہوئے اصول اور فروع دونوں میں اجتہاد کرتے ہیں اور پہلے مجتہدین سے دلائل کی بنیاد پر اختلاف بھی کرتے ہیں۔ ان میں امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں ابویوسف، محمد بن حسن، زفر، حسن بن زیاد۔ امام شافعی کے شاگردوں میں مزنی اور بویطی۔ مذہب مالکی میں عبدالرحمٰن بن قاسم، ابن وھب اور ابن عبدالحکم وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں۔

مجتہدین کا تیسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کہلاتا ہے۔ یہ لوگ دراصل اپنے دور کے نئے مسائل میں ائمہ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر اجتہاد کرتے ہیں۔ ساتھ میں ان قواعد اور ضوابط کو مرتب کرتے ہیں جن کی بنیاد پر پہلے مجتہدین نے احکام بتائے تھے۔ اسی طبقہ نے مختلف آراء میں ترجیح، ان میں تصحیح اور موازنہ کی بنیادیں فراہم کیں اور فقہی مسالک کو ممتاز و نمایاں کیا۔

یہ تین مشہور طبقات ہیں۔ ان تینوں کے بعد اور بھی طبقات ہیں جو ان کے بعد آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ تقلید

تقلید کی تعریف:

تقلید کا لغوی معنی ہے گلے میں پٹہ ڈالنا۔ شریعت کی اصطلاح میں تقلید کا مطلب ہے کسی کا قول اس کی دلیل جانے بغیر قبول کرنا۔

تقلید کے مخاطب:

یوں تو شریعت کا کوئی بھی حکم بغیر دلیل نہیں ہے۔ لیکن دلیل کا علم ان لوگوں کو ہو سکتا ہے جو دلائل کو جاننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ معاشرہ میں ہمیشہ دو قسم کے لوگ رہے ہیں، ایک اہل علم اور دوسرے عامی۔ عامی وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث کا علم نہیں رکھتے ہیں اور نہ ان کے دلائل کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ اہل علم سے معلوم کر کے عمل کرتے رہے ہیں۔ افتاء اور استفتاء کا یہ طریقہ عہد نبوت سے چلا آ رہا ہے۔ عامی لوگوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ اہل علم سے معلوم کریں۔ البتہ اہل علم سے معلوم کر کے عمل کرنے کے پس پشت یہ اعتقاد رہتا ہے کہ دراصل ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر رہے ہیں، اور اہل علم سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اقوال و احکام کو معلوم کر رہے ہیں۔ لہٰذا جب بھی کسی رائے کے بارے میں واضح طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو جائے کہ وہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے تو اسی لمحہ اس رائے کو ترک کر دیں گے۔ یہی فی الواقع تقلید کی حقیقت ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ اس کا مذہب مفتی سے فتویٰ لے کر اس پر عمل کرنا ہے۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ عامی چونکہ حدیث کے ناسخ ومنسوخ سے ناواقف ہوتا ہے اس لئے اس کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ حدیث دیکھ کر اس پر عمل کرے جب تک کہ وہ کسی فقیہ سے دریافت نہ کر لے (عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید، صفحہ ۴۹)

واجب تقلید اور حرام تقلید:

تقلید کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم واجب تقلید کی ہے۔ یہ وہی قسم ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ لہٰذا عوام الناس کے لئے مذکورہ بالا تقلید واجب ہے اور اس تقلید کے جواز پر پوری امت کے قابل شمار لوگوں کا ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ اور اسی تقلید میں بے شمار مصالح ہیں۔
(عقد الجید حوالہ سابق۔ حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۵۹)

تقلید کی دوسری قسم حرام تقلید کی ہے۔ یہ وہ تقلید ہے جس میں تقلید کرنے والا شخص اپنے مجتہد یا فقیہ کے بارے میں یہ تصور رکھے کہ وہ ایسے عظیم مقام پر فائز ہے جہاں اس سے کسی غلطی کا تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ اور اس کی رائے کے خلاف صحیح اور واضح حدیث مل جائے تب بھی وہ اس فقیہ کے قول کو ترک نہیں کرے گا۔ یہ تصور فاسد عقیدہ ہے اور یہ تقلید قطعاً حرام ہے۔

تقلید کی ممانعت:

تقلید کا سابق حکم صرف عوام الناس کے لئے ہے، جو لوگ اہل علم ہیں اور قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں، وہ اپنے اپنے علم کے بقدر اجتہاد کے مکلف ہیں۔ جن اہل علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جس درجہ میں اجتہاد کی صلاحیت حاصل ہو، وہ اسی درجہ میں اجتہاد کرنے کے پابند ہیں، اور اس درجہ میں تقلید ان کے لئے ممنوع ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے بقول جس شخص کو ایک گونہ اجتہاد کی صلاحیت خواہ ایک ہی مسئلہ میں حاصل ہو، اس کے لئے اس میں اجتہاد کرنا لازمی ہے (حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۵۹)۔ ۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتواں باب

فقہی اختلاف

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی اختلاف۔توجیہ اور جواز:

'فقہی اختلاف' فقہ اسلامی کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے، فقہی اختلاف کا براہ راست تعلق فقہ اسلامی کی طبیعت اور ساخت سے ہے۔ احکام شریعت کے مزاج کا مظہر یہی فقہی اختلاف ہے، فقہی اختلاف نے اسلامی شریعت کی واقعی تصویر کو نمایاں کیا ہے، اس نے شریعت کی آسانی اور سہولت کو واضح کیا ہے، فقہی اختلاف نے بڑی وضاحت کے ساتھ دکھایا ہے کہ اسلامی شریعت کس طرح صلابت و پختگی اور لچک و نرمی کا حسین امتزاج رکھتی ہے، فقہی اختلاف رائے نے بتایا ہے کہ شریعت اسلامی پر عمل کتنا آسان ہے۔ وہ ہر زمانہ، ہر دور اور ہر علاقہ میں کس طرح قابل عمل ہے اور وہ لوگوں کے سامنے عمل کے کتنے وسیع میدان کو کھولتا ہے اور مختلف فقہی رایوں نے پیچیدہ مسائل کی گتھیوں کو کس آسانی کے ساتھ سلجھایا اور نئے مسائل کا حل پیش کیا ہے۔

فرق و اختلاف اس کائنات کی حقیقت ہے، اور یہ قدرت کی نشانیوں میں سے ہے، قرآن نے بتایا ہے کہ رنگ و زبان کا فرق اور مظاہر قدرت میں رنگا رنگی اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انسان اس کارخانۂ قدرت کا شاہکار ہے۔ اور اس کی فکر و نظر اس شاہکاری کا اعلیٰ نمونہ ہے، لیکن کوئی بھی دو فکر اور دو نظر یکساں نہیں، فکر و نظر کا فرق ان ہی سرچشموں میں سے ایک ہے جہاں سے 'فقہی اختلاف' کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

کائنات کے ہر معاملہ کی طرح فقہی اختلاف بھی اپنے اندر دونوں پہلو رکھتا ہے، ایک قابل تعریف اور پسندیدہ پہلو، اور دوسرا قابل مذمت اور ناپسندیدہ پہلو۔ فقہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف جب تک اپنے دائرہ اور حدود میں ہے وہ خیر ورحمت کا باعث ہے اور جب یہ اختلاف فکر وفہم اپنے دائرہ سے تجاوز کر جائے تو اس کے نقصانات بے شمار ہو جاتے ہیں۔

آیئے، ہم دیکھیں کہ فقہی اختلاف کی تاریخ اور پس منظر کیا ہے؟ اس اختلاف کے کیا اسباب تھے؟ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں فقہی اختلاف کیسا تھا؟ فقہی اختلاف کی کیا حیثیت ہے؟ اس کے حدود اور ضوابط کیا ہیں؟ اور فقہی اختلاف کے تئیں انسانی سلوک اور روش کیسی ہونی چاہیے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فقہی اختلاف کا پس منظر

اسلامی شریعت دو چیزوں کا مجموعہ ہے، قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اسلام کے تمام تر احکام و مسائل کی بنیاد یہی دونوں سرچشمے ہیں، قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب ہے، اس کے بعد اللہ تعالی انسانوں کی رہنمائی کے لئے کوئی ہدایت نامہ نازل نہیں کرے گا، اس لئے اللہ تعالی نے اس کتاب کو کامل و مکمل بنایا اور قیامت تک انسانوں کو پیش آنے والے تمام مسائل میں رہنمائی کا سامان اس میں رکھ دیا، اللہ نے فرمایا: "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" (ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی) (انعام:۳۸)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس قرآن کی شرح ہے، اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ذمہ داری سونپی کہ قرآن کے احکام اور آیات لوگوں کو سمجھائیں، حکم ہے: "و انزلنا إلیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (اور آپ پر بھی یہ قرآن اتارا ہے تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے آپ ان کو ان کے لیے ظاہر کردیں) (نحل:۴۴) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تشریح اپنے اقوال وارشادات سے بھی فرمائی اور اپنے عمل و کردار سے بھی، اسی لئے حدیث نبوی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کا نمونہ تھی:

"کان خلقه القرآن" (مسند احمد حدیث،نمبر ۲۳۴۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبات اور تغیر:

قرآن اور سنت قیامت تک کے انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہیں، اور انسانوں کی زندگی میں دو طرح کے امور پیش آتے ہیں، ایک وہ امور جو ٹھوس و پائیدار ہیں، وہ کبھی بدلتے نہیں اور نہ انھیں بدلنا چاہئے، جیسے ایک دوسرے کا احترام، جان و مال کی حفاظت، سچائی اور دوسروں کی مدد، اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت وشکر وغیرہ۔ دوسرے وہ امور ہیں جو زمانہ و علاقہ کے فرق سے بدلتے رہتے ہیں، جیسے تجارت و کاروبار کے نت نئے طریقے، لباس و پوشاک کے نئے انداز اور وسائل زندگی سے متعلق چیزیں وغیرہ۔ ان دونوں طرح کے امور کے لئے قرآن اور سنت میں دو طرح کے احکام دیے گئے۔ ایک ایسے احکام جو نا قابل تبدیل ہیں، وہ ہمیشہ یکساں رہیں گے جیسے عبادات کے احکام و طریقے۔ ازدواجی زندگی کے بنیادی احکام اور میراث کے حصے وغیرہ، دوسرے احکام ایسے بتائے گئے ہیں جن میں صرف اصولی ہدایت دی گئی اور تفصیلات کی تعیین کو ہر زمانہ کے حالات اور انسانی مصالح کے اوپر چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ مثال کے طور پر لباس کے بارے میں صرف اصول بتائے گئے، تجارت کے اندر باہمی رضامندی سے معاملہ کرنے اور دھوکہ اور جھگڑے سے بچنے کے اصول بتائے گئے، تاکہ ان اصولوں کی روشنی میں ہر دور کے مناسب حال احکام متعین کیا جاتا رہے۔

اختلاف رائے کی جگہ:

شریعت کے یہی دوسری نوعیت کے احکام ایسے ہیں جن میں فکر وفہم کا اختلاف ہوتا ہے اور رائیں مختلف ہوتی ہیں۔

اللہ کی مشیت یہ رہی ہے کہ فروعی مسائل میں لوگوں کے لئے سہولت و آسانی برقرار رہے، چنانچہ اللہ نے قرآن میں جس طرح پہلی قسم کے نا قابل تغیر احکام کو پوری وضاحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ متعین فرما دیا، دوسری نوعیت کے احکام کو اللہ نے اس طرح نہیں بیان فرمایا اور اس میں یہ گنجائش باقی رکھی کہ ان سے احکام کے استنباط اور مختلف حالات پر ان کی تطبیق میں فکر و فہم کا اختلاف ظاہر ہو۔

عہد رسالت میں اختلاف فہم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ فروعی مسائل میں اختلاف رائے کو غلط نہیں قرار دیا گیا، مشہور واقعہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچ کر ہی عصر کی نماز پڑھیں، لوگ روانہ ہوئے، راستہ میں عصر کا وقت ہو گیا۔ کچھ لوگوں کی رائے ہوئی کہ فرمان نبیؐ کا مقصود جلدی پہنچنا ہے۔ اب جبکہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، ہم راستہ میں نماز پڑھ لیں، پھر سفر جاری رکھیں، دوسری جماعت نے ارشاد نبویؐ کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ پہنچ کر ہی نماز عصر پڑھیں گے۔ پہلی جماعت نے راستہ میں عصر پڑھی اور دوسری جماعت بنو قریظہ پہنچ کر عشاء کے بعد عصر کی نماز پڑھ سکی، جب رسول کریمؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو آپؐ نے دونوں میں سے کسی جماعت کو غلط نہیں قرار دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے جزوی مسائل جن میں فکر و فہم کا اختلاف ہو سکتا ہے، ان میں اتحاد فکر اور یکسانیت شرعاً مطلوب نہیں ہے، ایسی مثالیں صحابہ کرام کی زندگی میں اور بھی پیش آئیں۔

صحابہ میں اختلاف رائے کی نوعیت:

صحابہ کرام کی باوقار و پاکباز جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ اور مزاج نبوت کی آشنا تھی، یہ سب سے زیادہ امانت و دیانت سے آراستہ جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی، اور ان ہی کے ذریعہ اسلام کا پورا ذخیرہ اور قرآن و حدیث کا سرمایہ ہم تک پہنچا ہے۔ رسول کریم علیہ السلام کی وفات کے فوری بعد صحابہ کرام کے عہد میں جب نئے مسائل کی کثرت ہوئی اور انھوں نے ان مسائل کے حل کے لئے قرآن و حدیث کے اصولوں کی روشنی میں استنباط کیا تو بہت سارے مسائل میں ان کے درمیان اختلاف رائے ہوا، جوں جوں مسائل بڑھتے گئے، اختلاف رائے کا تناسب زیادہ ہوتا رہا، عہد نبوی کے بعد اسلام کے سب سے معتبر اس عہد صحابہ میں جو اختلاف رائے پیش آیا اس سے چند امور بالکل واضح ہو گئے:

الف۔ تمام اختلاف آراء کا تعلق فروعی مسائل سے رہا، اصول دین میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں تھی، اور عقیدہ و اصول کے اختلاف کی فوری تردید کر دی گئی۔

ب۔ صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے فروعی مسائل میں جہاں قطعی دلیل موجود نہیں تھی، اختلاف رائے کو غلط نہیں سمجھا اور اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

ج۔ اختلاف رائے ان کی نظر میں شریعت کی رحمت و سہولت تھی، اور اختلاف رائے کو انھوں نے ذریعہ انتشار نہیں بننے دیا۔ ۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فقہی اختلاف کی تاریخ

دو طریقے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شریعت کے احکام صحابہ کرام نے دو طرح سے حاصل کیے۔ پہلا طریقہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رسول اللہ کے اقوال اور ارشادات کو سن کر دین سیکھتے تھے۔ اور دوسرا طریقہ آپؐ کے افعال کو دیکھ کر سمجھنے کا تھا، اس دوسرے طریقہ میں اس بات کا امکان رہتا تھا کہ رسول اللہ کے ایک عمل کو ہر صحابی نے اپنے اپنے فہم و نظر کے مطابق سمجھے اور اس کی توجیہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ یہ صحابہ اپنے اپنے علاقے میں امت کے پیشوا تھے، لوگ اپنے مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے، صحابہ کرام کا طریقہ یہ ہوتا کہ جن مسائل کے بارے میں رسول اللہ سے کوئی حکم معلوم ہوتا وہ انھیں بتا دیتے، لیکن جن مسائل میں انہیں قرآن اور حدیث کا کوئی واضح حکم نہیں ملتا ان میں غور و اجتہاد کرتے، ان کے مشابہ مسائل کو ڈھونڈتے، اور ان کی علت تلاش کرتے پھر وہ علت جن نئے مسائل میں نظر آتی وہاں وہی حکم نافذ کرتے، اس اجتہاد و استنباط میں ان کے درمیان ایک مسئلہ میں علاحدہ رائیں ہو جاتیں، جس کے پیچھے مختلف اسباب ہوتے۔

صحابہ کرام سے تابعین نے دین کا علم حاصل کیا، صحابہ کے اقوال میں بھی انھوں نے ترجیح سے کام لیا، اور اس وقت کے درپیش مسائل میں اجتہاد و استنباط فرمایا، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ان کے دور میں بھی راویوں کا اختلاف ہوا۔

تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں ایک طرف یہ سارا دینی سرمایہ ان تک پہنچا، دوسری جانب مختلف تہذیبوں اور اقوام کے میل جول کے سبب نئے مسائل کی کثرت کی وجہ سے بڑے پیمانے پر اجتہاد و استنباط کا عمل انجام دیا گیا، جس کی وجہ سے ان کے درمیان مختلف مسائل میں اختلاف رائے ہوا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھنے کے جو دو طریقے رہے ان میں سے ایک طریقہ نقل و روایت کو اختیار کر کے صرف ان کے ظاہر تک محدود رہتا تھا، دوسرا طریقہ دلالت و استنباط سے بھی کام لیا تھا، ان دونوں طریقوں کے نتائج بسا اوقات علاحدہ ہو جاتے تھے۔ کچھ صحابہ کرام کا طرز عمل پہلے طریقہ کے مطابق تھا اور کچھ دوسرے صحابہ دوسرے طریقہ پر عمل پیرا تھے، تابعین اور تبع تابعین کے دور تک یہ دونوں طریقے باہم بہت نمایاں اور ممتاز ہو گئے، یہ بھی ایک بنیاد تھی جس کی بناء پر ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف رائے واقع ہوا۔ بلکہ ان دونوں طریقوں کی بنیاد پر اجتہاد و استنباط کے لئے طے ہونے والے اصول اور مناہج مختلف ہوئے اور اصولوں کی روشنی میں جب جزوی احکام کی تفصیلات مستنبط کی گئیں تو اصول کے فرق کی وجہ سے جزئی احکام میں فرق ہوتا چلا گیا۔

دلیل کی بنیاد پر اختلاف:

فقہی اختلاف کی تاریخ میں ایک بات بالکل واضح اور نمایاں ہے کہ تمام اہل علم و مجتہدین نے دلائل شرع کی روشنی میں اجتہاد کئے، ہر ایک مجتہد اپنی جگہ مخلص، محقق اور حتی الامکان شریعت کے حکم و مقصود کی جستجو کرنے والا تھا، بغیر دلیل کوئی رائے یا اپنی پسند و خواہش کی اتباع کا شائبہ بھی ان کے اندر نہیں تھا، دلائل کی روشنی میں ان کی حتی الوسع امکانی آخری کوشش کے نتیجہ میں جو حکم واضح ہوتا، اسے ہی وہ بیان کرتے، اس میں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کا خوف حائل ہوتا، نہ کوئی لالچ ان کے قدم ڈگمگاتی تھی، ان ائمہ کی سوانح تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بڑی سے بڑی پیش کش ٹھکرا دی، اور لرزہ خیز مظالم سہے، قید و بند کی صعوبتوں میں ان کی جانیں چلی گئیں۔ لیکن انھوں نے پوری آزادی و اطمینان کے ساتھ تحقیق و اجتہاد کا عمل صرف رضائے الٰہی اور خوف الٰہی کے سایہ میں انجام دیا، اور علم و تحقیق کے وقار پر کوئی حرف نہیں آنے دیا، ان ائمہ کے پیش نظر اجتہاد کے عمل میں یہ ہدایت نبوی تھی کہ "حاکم جب اجتہاد کرتا ہے اور صحیح رائے تک پہنچ جاتا ہے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے اور اگر اجتہاد کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے تو بھی اسے ایک اجر ملتا ہے" (بخاری، کتاب الاعتصام۔ مسلم کتاب الاقضیۃ)

یہ اجر اسی لئے ہے کہ اس نے اجتہاد کے تقاضوں کی تکمیل میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔)۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فقہی اختلاف کے اسباب

اختلاف کی بنیادی وجہ:

فقہی اختلاف کی اصل اور بنیادی وجہ خود اللہ رب العزت کی مشیت ہے، اللہ نے اس کو انسانوں کے لئے خیر و رحمت کا باعث بنایا۔ اس موقع پر دو حقیقت پیش نظر رہنی چاہئے۔ ایک یہ کہ قرآن و سنت کے تمام احکام بالکل واضح اور اس طرح متعین مفہوم رکھنے والے نہیں ہیں کہ ان میں کسی اختلاف فہم کی گنجائش نہ ہو، یہ حقیقت کھلی آنکھوں دیکھی جاسکتی ہے، قرآن اور حدیث کے کتنے الفاظ ہیں جن کے ایک سے زیادہ معنی اور ایک سے زائد مفہوم نکلتے ہیں، دوسری حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے ذخیرہ میں قیامت تک انسانوں کو پیش آنے والے تمام حالات و واقعات کے احکام اس طرح نہیں موجود ہیں کہ ہر واقعہ کے بارے میں متعین طور پر حکم بتا دیا گیا ہو، واقعات تو ہر دن نئے نئے پیش آتے ہیں، لیکن قرآن و سنت کے نصوص محدود ہیں، شریعت نے اس کے لئے طریقہ یہ اپنایا کہ زندگی کے بیشتر میدانوں کے بارے میں صرف اصول و کلیات بتائے، تاکہ ان کی روشنی میں ہر عہد کے نئے نئے واقعات کا حکم مستنبط کیا جاتا رہے، ہر دو حقائق ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے اختلاف رائے پیدا ہوتا ہے، اور جب یہ دونوں حقائق اللہ کی جانب سے ہیں تو طے پایا کہ یہی اللہ کی مشیت رہی ہے۔

بہر حال جب اجتہاد اور استنباط احکام کا عمل آگے بڑھا تو مختلف اسباب کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے راویوں کا اختلاف ہوا، یہ اسباب متعدد اور مختلف نوعیت کے تھے، کئی اہل علم نے ان اسباب پر روشنی ڈالی ہے، اور مختلف جہتوں سے اختلاف کے اسباب بیان کئے ہیں۔

بنیادی طور پر اختلاف کے اسباب تین نوعیت کے تھے:

نصوص کی نوعیت سے متعلق اسباب:

اول: وہ اسباب جن کا تعلق قرآن وسنت کے نصوص کی نوعیت سے ہے، اس بنیادی سبب کے اندر بڑی تعداد میں ذیلی اسباب ہیں، قرآن اپنے ثبوت میں قطعی ہے، لیکن حدیث میں اس کی متواتر والی قسم کو چھوڑ دیا جائے جس کی تعداد تقریباً ۳۱۴ ہے، تو بقیہ ذخیرہ حدیث میں حدیث کا ثبوت سبب اختلاف بنتا ہے، حدیث کے ثبوت میں ایک بحث سند کے اعتبار سے ہوتی ہے، کیونکہ سند کی رو سے حدیث کو ثابت قرار دینے کے لئے مختلف اہل علم نے مختلف شرطیں لگائی ہیں، اسی طرح حدیث کا درجہ متعین کرنے میں بھی اپنی اپنی شرائط اور معیار کی وجہ سے فرق واختلاف ہوا۔ دوسری بحث متن حدیث کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اس پہلو سے حدیث کے جانچنے، پرکھنے اور اس کو معیار بنانے میں اختلاف ہوا۔ حدیث کے اعتبار میں سند اور متن کے پہلو سے غور کرنے کا مسئلہ عہد نبوی میں نہیں تھا، لیکن عہد صحابہ میں جب حدیث میں آمیزش ہونے لگی تو صحیح احادیث کو غلط اور جھوٹی احادیث سے محفوظ رکھنے کے لئے مختلف شرطیں لگائی گئیں۔

نصوص شریعت سے متعلق اسباب میں ایک سبب حدیث سے واقفیت کا ہے، یوں تو صحابہ کرام ہمیشہ رسول کریمؐ سے دین کی باتیں سیکھتے رہتے تھے، لیکن ہر لمحہ ہر صحابی موجود نہیں ہوتا تھا، اس وجہ سے بعض احادیث کچھ صحابہ کو معلوم ہوتیں اور دوسرے صحابہ کو نہیں معلوم ہوئیں۔ حتی کہ حضورؐ سے سب سے زیادہ قریب اور ساتھ رہنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی بہت سی احادیث معلوم نہیں تھیں۔ مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرام سے پوچھا کہ دادی کا حصہ میراث میں کتنا ہے، تو ایک صحابی نے اٹھ کر حدیث سنائی، ایسے واقعات عہد صحابہ میں بہت پیش آئے۔ نصوص سے متعلق ایک مسئلہ احادیث میں بظاہر تعارض اور اس سلسلہ میں اصول کا بھی ہے، متعارض احادیث میں تطبیق، یا ترجیح یا نسخ سے متعلق اختیار کیا جانے والا منہج علاحدہ علاحدہ اپنایا گیا۔ یہ اور ان جیسے بہت سارے امور و اسباب تھے جو بنیادی طور پر نصوص کی صورت حال اور نوعیت سے متعلق تھے، جن کی وجہ سے اختلاف رائے ہوا۔

نصوص کے فہم سے متعلق اسباب:

دوم: وہ اسباب جن کا تعلق نصوص کے فہم سے ہے، یہ بھی ایک وسیع بنیادی سبب ہے جس کے ضمن میں بے شمار اسباب آتے ہیں جو اختلاف رائے کا سبب بنتے رہے ہیں۔ نصوص شریعت یعنی آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے الفاظ و عبارات سے کیا احکام ثابت ہوتے ہیں؟ یہ اس باب کی بنیاد ہے۔ قرآن اور حدیث میں استعمال ہونے والے کچھ الفاظ اپنے معانی میں واضح اور متعین نہیں ہیں، بعض جگہوں پر ایسے الفاظ آئے ہیں جن کے کئی معانی عربی لغت میں پائے جاتے ہیں، بعض الفاظ کے لغوی معنی کچھ اور ہیں اور مجازی استعمال کچھ اور۔ کچھ الفاظ کے لغوی معنی اور شرعی معنی میں فرق ہے، ایسی جگہوں پر کون سا معنی مراد لیا جائے اور کیوں؟ دوسرے قرآن و حدیث میں کوئی حکم ایک جگہ مطلق بیان ہوا ہے اور دوسری جگہ اس کے ساتھ کوئی قید لگی ہے۔ اسی طرح کوئی حکم ایک مقام پر عام بیان ہوا ہے اور دوسرے مقام پر وہ حکم مخصوص اشخاص کے لئے خاص ہے۔ ان مواقع پر ان الفاظ سے احکام کا ثبوت کس طرح کیا جائے؟ قرآن اور سنت میں احکام کے بیان کے لئے کبھی حکم اور ممانعت کا اسلوب آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہیں صرف ترغیب کا انداز ہے۔ کہیں اس پر کسی اجر کی خوش خبری یا کسی وعید کا ذکر آیا ہے۔ ان اسالیب سے احکام کا کون سا درجہ طے پاتا ہے؟ اور کس حکم کی کیا حیثیت بنتی ہے؟ اس طرح کے بے شمار اسباب ہیں جن کا تعلق قرآن و سنت کے نصوص کے فہم اور ان سے معانی و مفاہیم اور احکام کے استنباط سے ہے، ان اسباب کی وجہ سے فہم و استنباط میں فرق و اختلاف بڑے پیمانے پر پیش آیا جن میں ہر فہم دلائل پر مبنی تھا۔ اور فہم و استنباط کے اختلاف کی وجہ سے بے شمار مسائل میں آراء کا اختلاف ہوا۔ یہاں یہ بھی پیش نظر رہے کہ نصوص کے فہم کی بنیاد پر بہت سے اصول اور قواعد بھی طے پائے اور فہم کے فرق کی وجہ سے یہ اصول و قواعد مختلف اہل علم کے درمیان علاحدہ علاحدہ بنے۔ جیسے امر کا صیغہ وجوب کو بتاتا ہے یا نہیں؟ کسی عام لفظ میں تخصیص کرنا، نسخ ہے یا نہیں ہے؟ مفہوم مخالف دلیل ہے یا نہیں؟ مشترک معانی میں ترجیح کن بنیادوں پر ہوگی؟ وغیرہ۔ اور جب اصول و قواعد میں فرق و اختلاف ہوا تو ان کی بنیاد پر طے ہونے والے جزوی احکام بھی علاحدہ ہوتے چلے گئے۔

نصوص کی عدم موجودگی سے متعلق اسباب:

سوم: تیسری نوعیت کے اسباب ایسے مسائل سے متعلق ہیں جن کے بارے میں شریعت میں کوئی واضح حکم موجود نہیں تھا۔ جیسا کہ ابھی پیچھے مذکور ہوا، شریعت کے نصوص قرآن و سنت کی تعداد محدود ہے اور روز بروز پیدا ہونے والے مسائل لامحدود ہیں۔ ایسے نئے مسائل کا حکم کس طرح معلوم کیا جائے؟ ان مسائل کے لئے استنباط احکام کے طریقوں اور استدلال کے مناہج میں فرق ہوا۔ مثال کے طور پر جمہور فقہاء نے قیاس کو بنیاد بنایا اور اس کی بنیاد پر نئے مسائل کے احکام مستنبط کئے۔ لیکن شیعہ اور ظاہری رجحان رکھنے والوں نے قیاس کا انکار کیا۔ بعض نئے مسائل میں صحابہ کرام کے درمیان اجماع واقع ہوا۔ کچھ فقہا نے اس اجماع کو بنیاد اور دلیل بنایا، جبکہ دیگر فقہا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع کو کبھی تو تسلیم نہیں کیا اور کبھی اس کو معتبر مانتے ہوئے بھی دوسرے دلائل کو بنیاد بنایا۔ مالکیہ نے اہل مدینہ کے اجماع کو اہمیت دی، دوسرے فقہاء نے اسے وہ اہمیت نہ دی۔ اسی طرح مصالح مرسلہ کو ثانوی دلیل شریعت بنا کر مالکیہ نے کثرت سے نئے احکام کا استنباط کیا۔ دوسرے فقہاء نے مصالح مرسلہ سے استدلال کم کیا۔ عرف و عادت کی بنیاد پر احکام کے استنباط میں بھی کئی جہتوں سے فرق و اختلاف ہوا۔ ثانوی دلیل شرع استصحاب کو شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ نے حجت قرار دیا، جبکہ حنفیہ اور مالکیہ نے اس کی حجیت کو محدود دائرہ میں تسلیم کرتے ہوئے صرف نفی کے لئے حجت مانا، اثبات کے لئے نہیں۔ قرآن میں بیان ہونے والی پچھلی اقوام کی شریعت کو جمہور فقہا نے مسلمانوں کے لئے بھی حجت مانا، لیکن شافعیہ نے مسلمانوں کے لئے اس کے حجت ہونے سے انکار کیا۔ استدلال کے طریقوں اور مناہج نیز ثانوی دلائل میں جب یہ اختلافات ہوئے، تو جزوی اور فروعی مسائل میں اختلاف رائے ہوتا گیا۔

مذکورہ بالا تینوں قسم کے یہ اسباب زیادہ تر اصولی نوعیت کے ہیں اور جب اصول وضوابط میں اختلاف ہوا تو یہ لازمی تھا کہ ان کی بنیادوں پر طے ہونے والے جزوی وتفصیلی احکام میں اہل علم کی رائیں مختلف ہوتی جائیں۔

قطعی احکام میں اختلاف نہیں:

یہاں یہ بات اچھی طرح واضح رہنی چاہئے کہ اختلاف رائے کے مذکورہ بالا اسباب کا تعلق دین وشریعت کے اس حصہ سے نہیں ہے جسے اللہ نے قطعی بنایا ہے اور جو اسلام میں معروف اور واضح ہیں اور جن پر تمام اہل علم کا ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ دین کے تمام بنیادی احکام، اصولی ہدایات، معروف حلال وحرام اور دین کے شعائر ہمیشہ متفقہ رہے ہیں۔ چنانچہ اسلام کے بنیادی عقائد بالکل واضح ومتفقہ ہیں۔ قرآن اور حدیث کی حجیت کسی بھی معمولی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسی عبادات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرضیت پر کبھی کوئی کلام نہیں ہوسکتا ہے، سود، شراب، زنا، قتلِ ناحق، شرک، جھوٹی گواہی، ظلم اور معصیت کی حرمت ہمیشہ سے واضح رہی ہے۔ خیر میں تعاون، حسن سلوک، وعدہ کی پاسداری، امانت کی ادائیگی، حلال آمدنی اور خیر خواہی ہمیشہ اچھے اوصاف رہے ہیں۔ اختلاف رائے کا میدان صرف وہ مسائل و امور بنے جو عملی تفصیلات سے متعلق تھے اور ان میں شریعت کو کسی ایک متعین شکل پر اصرار مطلوب نہ تھا۔ ۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ابتدائی صدیوں میں فقہی اختلاف

نئے مسائل میں صحابہ کا طرز عمل:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام کو جب روز مرہ کی زندگی میں ایسے مسائل کا سامنا ہوا جن کے بارے میں ان کے سامنے کوئی ہدایت نہیں تھی، نیز اسلام کی اشاعت اور مختلف اقوام سے میل جول کی وجہ سے نئے نئے مسائل پیش آئے تو انھوں نے اس کے لئے دو طریقے اختیار کئے۔ ایک یہ کہ وہ دوسرے صحابہ سے معلوم کرتے کہ درپیش مسئلہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث معلوم ہو تو بتائے۔ اس طرح بہت سارے مسائل میں بعض صحابہ کو احادیث معلوم نہ تھیں اور دوسرے صحابہ سے احادیث معلوم ہوئیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ کے بارے میں متعدد ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو حدیث رسول بتائی۔

صحابہ کا اجتہاد:

دوسرا طریقہ انھوں نے یہ اختیار کیا کہ ان نئے مسائل میں خود سے اجتہاد کیا۔ پھر ان کا یہ اجتہاد کبھی تو بعد میں معلوم ہونے والی حدیث رسول کے مطابق نکلا جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود نے مہر کے ایک مسئلہ میں اپنے اجتہاد سے فیصلہ کیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اللہ کے رسولؐ نے اس مسئلہ میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ کبھی ان کا اجتہاد معلوم ہونے والی حدیث کے خلاف نکلا اور انھوں نے اپنے اجتہاد سے رجوع کر کے حدیث رسول کے مطابق عمل کیا۔ جیسے حضرت ابوہریرہؓ نے بعض ازواج مطہرات کے بتانے کے بعد اپنی اس رائے سے کہ حالت جنابت میں روزہ نہیں ہے، حدیث کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ اور کبھی انھیں اپنے اجتہاد کے خلاف حدیث معلوم نہ ہوئی اور وہ اپنی رائے واجتہاد پر باقی رہے، جیسے حضرت ابن عمرؓ عورتوں کو غسل میں اپنے بال کھولنے کا حکم دیتے تھے، حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو انھوں نے اس کے خلاف عمل پر حضورؐ کی تائید نقل کی۔ (حجۃ اللہ البالغہ ۱؍۱۴۵)

یہ حقیقت ہے کہ ہر صحابی کو تمام احادیثِ رسول کا علم نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعمال کو مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے انجام دیا۔ جس وقت جس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح کرتے دیکھا، اسی طریقہ کو انھوں نے محفوظ رکھا، عہد نبوی کے بعد صحابہ کرام مختلف شہروں میں بس گئے۔ کچھ صحابہ پہلے سے ہی دور دراز کے شہروں میں آباد تھے۔ صحابہ کرام سے تابعین نے جب دین کا علم اور احادیث و روایات کو سیکھا تو جس صحابی رسول سے جو تابعین وابستہ رہے، یا جس شہر کے صحابہ سے وہاں کے تابعین نے روایات سنیں، انھیں صرف اسی صحابی یا اسی شہر کے صحابہ کی احادیث کا علم رہا۔ تابعین کے دور میں جب مختلف شہروں کے علمی اسفار کرنے کا رواج بڑھا تو دوسرے شہروں کے صحابہ کی روایات جمع ہونے لگیں۔ تبع تابعین کے عہد میں مختلف شہروں کے بار بار اسفار کئے گئے اور مختلف صحابہ کرام کی احادیث و روایات کو جمع کیا گیا۔ اس طرح بہت ساری ایسی احادیث سامنے آتی گئیں جن سے بعض اہل علم واقف نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اجتہادات و قیاس سے استنباط کر رہے تھے۔ دوسری اور تیسری صدی اس لحاظ سے بہت ممتاز ہیں کہ ان میں احادیث کی جمع و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت اور تدوین کا زبردست کام انجام پایا اور احادیث کے بڑے بڑے ذخیرے مدوّن ہو گئے۔

صحابہ و تابعین کے دور میں اختلاف رائے باقی رہے:

روایت احادیث سے وابستہ عنصر عہد صحابہ و تابعین میں بالخصوص بعض مسائل میں اختلاف رائے کا ایک سبب تھا، اسی لئے عہد تابعین اور اس کے فوری بعد عہد تبع تابعین میں ائمہ مجتہدین نے جب نئے مسائل میں اجتہاد و قیاس کے ذریعہ احکام بتائے تو اس امکان کے پیش نظر کہ کسی مسئلہ میں کوئی حدیث رسول رہی ہو جو ابھی نہیں معلوم ہو سکی ہے اور آئندہ معلوم ہو سکے، انھوں نے یہ وضاحت فرمائی کہ اس مسئلہ میں یہ میری رائے ہے، اگر حدیث رسول اس کے خلاف مل جائے تو وہی میری رائے ہوگی۔

لیکن عہد صحابہ و تابعین میں ہی اس سبب کے علاوہ جو دوسرے اسباب اختلاف رائے کی وجہ بن رہے تھے جیسے قرآن کے الفاظ اور حدیث کی تعبیرات سے مفہوم کی تعیین، یا بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق و ترجیح کے اصول، یا خود احادیث کی صحت کی جانچ کے شرائط، یا پھر بالکل نئے مسائل میں قیاس کا منہج وغیرہ، ان اسباب کی وجہ سے ان کی رائیں مختلف ہو رہی تھیں اور اس اختلاف کو وہ غلط یا مذموم نہیں تصور فرما رہے تھے۔ پس گرچہ روایت حدیث کے علم میں تفاوت کی وجہ سے ابتداء میں رائے علاحدہ ہوئی، لیکن تیسری صدی کے آتے آتے تقریباً تمام روایات سامنے آ گئیں اور فقہاء و مجتہدین نے اپنی آراء اور اپنے سابقین کی آراء کو ان احادیث کے مطابق کر لیا، لیکن اس سب کے علاوہ جن دیگر متعدد اسباب کی وجہ سے اختلاف رائے ہو رہا تھا، وہ اسباب باقی رہے اور بنابریں رایوں کا فرق باقی رہا۔ ۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ فقہی اختلاف کی حیثیت

اختلاف کے فوائد:

حقیقت یہ ہے کہ جزوی اور فروعی مسائل میں یہ فقہی اختلاف تاریخ کے اس طویل عرصہ میں امت مسلمہ کے حق میں رحمت ثابت ہوتے رہے ہیں، مختلف علاقوں کی خصوصیات، لوگوں کے مختلف احوال، زمانہ کے مختلف تقاضوں اور تبدیلیوں میں ان مختلف آراء کی وجہ سے یہ بات ممکن ہوتی رہی کہ امت کے لئے آسانی لائی جاتی رہے۔ امت کی کتنی مشکلات اس اختلاف رائے سے حل ہوئی ہیں، اور موجودہ دور کے بے شمار متنوع و پیچیدہ مسائل کا حل ڈھونڈنے میں اس فقہی اختلاف سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

فقہی اختلاف کے پس پشت کارفرما یہ حقیقت جب نگاہوں میں واضح رہتی ہے کہ ہر اختلاف دلیل پر مبنی ہے، اور ہر مجتہد و فقیہ کی رائے کی پشت پر قرآن و حدیث کے دلائل ہیں تو ایک ہی مسئلہ میں اہل علم کی رائیں مختلف ہونے کے باوجود تمام آراء قابل قدر ہی نہیں شریعت کا حصہ قرار پاتی ہیں، اور اس روشنی میں فقہی اختلاف کی حیثیت خود بخود نکھرنے لگتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت صحابہ کی اتباع:

اسلامی شریعت کے اپنے مصادر اور اپنی تشریحات دونوں کے ساتھ امت تک منتقل ہونے میں سب سے پہلی کڑی پاکباز جماعت صحابہ کی ہے۔ صحابہ تمام کے تمام عادل وثقہ، قابل اعتماد وقابل بھروسہ اور اسلامی شریعت کے مزاج آشنا تھے، انھوں نے نہ صرف احکام وہدایات کا مجموعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا، بلکہ زندگی پر ان کی تطبیق اور ان کی عملی تشریح بھی زندگی بھر دیکھی تھی، صحابہ کرام کی اسی حیثیت اور اسی مقام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''میرے اصحاب مانند نجوم ہیں، ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے'' (دارقطنی، کشف الخفاء ۱/ ۱۴۷) اور حکم دیا تھا کہ ''میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو'' (ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷۶)

اختلاف صحابہ وتابعین کی نظر میں:

ان صحابہ کرام کے درمیان فروعی اور تفصیلی مسائل میں اختلاف رائے ہوا اور اسے خود صحابہ کرام نے باعث زحمت نہیں، بلکہ باعث آسانی ورحمت سمجھا۔ اس طرح صحابہ کرام کے طرز فکر وعمل نے اس کی حیثیت واضح کر دی اور آئندہ والوں کے لئے نقوش راہ بھی متعین کر دئے۔

یہی وجہ ہے کہ دوسری صدی ہجری کے وسط میں مدینہ منورہ کے سب سے بڑے عالم وامام حضرت امام مالکؒ سے خلیفہ عباسی منصور نے اختلاف رائے کو ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی تو انھوں نے اسے سمجھایا کہ صحابہ کرام مختلف شہروں میں پھیلے، اور وہ سب حق پر تھے، ان کے درمیان آراء کا فرق تھا، لوگوں نے صحابہ کرام سے سیکھا ہے، میں ان سب کو صرف اپنی رائے کا پابند کیسے بنا سکتا ہوں؟ (حجۃ اللہ البالغہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱/۲۷۰) پانچویں خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے زیادہ وضاحت کے ساتھ فقہی اختلاف کی حیثیت اور اہمیت کو واشگاف کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رائے نہ ہوتا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو لوگ تنگی میں پڑ جاتے۔ (المدخل الفقہی العام ۱/۲۷۰) اس اختلاف رائے کے پیچھے ایک اہم نقطہ موجودہ دور کے ایک بڑے محقق مرحوم ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بقول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے نبیؐ کی ہر ادا کو محفوظ کرنا تھا، جسے مختلف ائمہ کی آراء کے ذریعہ محفوظ کر دیا گیا ہے۔

مجتہدین کی فقہی آراء:

فقہاء و مجتہدین کی مختلف آراء دراصل دین و شریعت کی تشریحات ہیں، اور مبنی بر دلائل یہ تمام تشریحات برحق ہیں۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امت کی تمام آراء دراصل سنت کی شرح ہیں اور تمام سنت دراصل قرآن کی شرح ہے (الاتقان للسیوطی بحوالہ سبب الحدیث فی اختلاف الفقہاء شیخ محمد عوامہ) اور یہی بات ابن حزم نے یوں کہی ہے کہ مجتہدین کے تمام استنباطات شریعت میں شامل ہیں خواہ عوام پر ان کی دلیل مخفی ہو، اور جو شخص اس کا انکار کرے وہ ائمہ کی جانب یہ منسوب کرنے والا ہوگا کہ وہ غلطی پر ہیں اور وہ ایسی شرع بنا رہے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے، اور ایسی بات منسوب کرنے والا ہی دراصل گمراہ ہے۔" (المیزان الکبری للشعرانی بحوالہ شیخ عوامہ)

فقہی اختلاف شاہ ولی اللہ کی نظر میں:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فقہی اختلاف کی حقیقت اور اسباب کو بڑی گہرائی کے ساتھ دیکھا اور انھیں بیان فرمایا ہے، شاہ صاحب تمام تفصیلات کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بیشتر مسائل میں اختلاف کی نوعیت محض افضل وغیر افضل اور اولی وغیر اولی کی ہے، جن مسائل میں صحابہ کرام کی رائیں مختلف ہیں ان میں دلائل دونوں جانب ہیں، اور ان میں کسی بھی رائے پر عمل کر لینے کی گنجائش ہے۔

فقہی اختلاف کی حیثیت:

ان تفصیلات سے واضح ہو جاتا ہے کہ فقہی اختلاف کوئی حق و باطل کا اختلاف نہیں ہے، یہ باعث زحمت و تنگی نہیں ہے، یہ ناپسندیدہ و مذموم نہیں ہے، بلکہ اس اختلاف کی حیثیت صرف دو طرح کی ہے، اول یہ کہ بیشتر اختلافی مسائل کی حیثیت محض افضل و غیر افضل کی ہے۔ دوم یہ کہ کچھ اختلافی مسائل ایسے ہیں جن میں ایک رائے کو درست لیکن اس میں خطا کا احتمال اور دوسری رائے کو خطا لیکن اس کے درست ہونے کا احتمال تسلیم کیا گیا ہے۔

موجودہ علماء اسلام کا فیصلہ:

دور حاضر کے دو بڑے اجتماعی تحقیقی اداروں نے فقہی اختلاف کی حیثیت کو واضح کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس موضوع پر عالم اسلام کے ممتاز اکابر اہل علم کو جمع کیا اور اس سلسلے میں متفقہ فیصلہ کیا۔ عالم اسلام کے موقر ادارے رابطہ عالم اسلامی کے تحت قائم المجمع الفقہی الاسلامی نے فقہی اختلاف رائے کو امت پر عظیم نعمت اور باعث رحمت و آسانی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے مسائل میں تنگی نہیں ہوتی ہے اور مشکلات کا حل نکالنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور ہندوستان کے موقر ادارہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے علماء کی بڑی تعداد کے اتفاق کے ساتھ فیصلہ کیا کہ فقہی اختلاف حق و باطل کا اختلاف نہیں ہے، اور ائمہ مجتہدین کی اجتہادی آراء شریعت کا حصہ ہیں۔ ان دونوں موقر و ممتاز اداروں کے ذریعہ گویا تقریباً پوری اسلامی دنیا کے علماء نے فقہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کی حیثیت کو متفقہ طور پر متعین کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ فقہی اختلاف امت پر اللہ کی نعمت و رحمت ہے۔ یہ باعث آسانی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی مطلوب ہے اور اسے امت کے درمیان انتشار کا سبب بنانا یا اس کے نام پر بے جا تعصب کا رویہ اپناتے ہوئے امت میں فرقہ بندیاں کرنا درست نہیں ہے۔ ۵۴ے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ فقہی اختلاف کے حدود و ضوابط

فقہی اختلاف کے پس منظر، اس کی تاریخ، اختلاف پیدا ہونے کے اسباب اور اختلاف کی نوعیت وغیرہ کے تفصیلی تذکرہ کے بعد اب یہ بات بہت کچھ نکھر چکی ہے کہ فقہی اختلاف کے کیا حدود ہیں اور اس کے لئے کیا ضوابط و آداب ہیں؟

شریعت کے متفقہ احکام:

شریعت کے احکام کا وہ حصہ جو قطعی اور متفقہ ہے خواہ وہ عقائد سے متعلق ہو یا عبادت، اصولی و بنیادی احکام اور شریعت کے شعائر و تشخص سے متعلق، اس حصہ میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا۔ امت مسلمہ کی اس طویل تاریخ میں جن فرقوں، گروہوں اور افراد نے اس حصہ میں سے کسی عنوان یا موضوع کو اختلاف کا نشانہ بنایا، اس کا نہ صرف تحقیقی جواب دے کر اس کے غلط و باطل ہونے کو واضح کر دیا گیا بلکہ اس غلط فکر و عقیدہ پر اصرار کرنے والوں کو اسلام کے متفقہ، قطعی اور واضح عقیدہ و فکر سے بالکل بے تعلق ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ قرآن کی صداقت، حدیث کی حجیت، ختم نبوت، عبادات کی فرضیت اور صحابہ کرام کی عدالت وغیرہ کے معروف عقائد و افکار کی مخالفت کرنے والے امت مسلمہ سے خارج قرار دئے گئے۔ شریعت کے اس متفقہ حصہ سے مکمل وابستگی اور اتفاق رکھنے والوں کا نام ''اہل سنت و جماعت'' ہے۔ شریعت کے احکام کا دوسرا حصہ جو عملی اور تفصیلی احکام سے متعلق ہے وہ فکر و فہم کی جولا نگاہ رہا ہے اور اس حصہ میں آئندہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بھی اختلاف رائے کی گنجائش ہے۔

اختلاف کے لئے دلیل:

فقہی اختلاف کے حدود کے تعلق سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ تمام اہل علم و مجتہدین کے اختلافات دلائل پر مبنی رہے ہیں، اور اختلاف کے معقول علمی اسباب رہے ہیں۔ بے دلیل کوئی رائے نہیں دی گئی ہے۔ کبھی دلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے، یا دلیل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا دلیل کو استدلال کے قابل نہ پانے کی وجہ سے کسی ثانوی دلیل کی بنیاد پر رائے دی گئی ہے، جیسے قیاس یا استحسان یا مصالح مرسلہ کی بنیاد پر یا سد ذریعہ کے طور پر کوئی حکم بتایا گیا ہے۔ لیکن بالکل بلا دلیل رائے کسی بھی مجتہد و عالم کے یہاں نہیں ہے۔ دلیل کی بناء پر اختلاف فکر و نظر تسلیم شدہ حقیقت ہے، یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی یہ جاری رہے گا۔ بغیر دلیل شرعی کوئی رائے نہ کبھی تسلیم کی گئی ہے نہ آئندہ کبھی سنی جاسکے گی۔ پس ایسی آواز یا مطالبہ کہ شریعت کے فلاں فلاں احکام بدل دئے جائیں، یا شریعت کے فلاں فلاں حصوں کو چھوڑ دیا جائے، کسی شرعی دلیل کے بغیر ایسی کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہوسکتی۔

دو مختلف رایوں کی حیثیت:

فقہی اختلاف کے ضوابط اور آداب میں یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ ایک عالم و فقیہ کی اجتہادی رائے اس کے غور وفکر اور استنباط کا نتیجہ ہوتی ہے، دوسرا عالم وفقیہ اپنے غور و استنباط کی روشنی میں دوسری رائے تک پہنچتا ہے۔ دونوں کی رائیں مبنی بر دلیل ہیں اور دونوں کی دقعت ہے۔ لیکن پہلے عالم کی رائے دوسرے عالم کے لئے حجت نہیں اور نہ دوسرے عالم کی رائے پہلے عالم کے لئے لازمی ہے۔ ہر عالم و مجتہد صرف اپنے اجتہاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا مخاطب ہے، ہاں ایک عالم اپنی رائے کے برخلاف دوسرے عالم کی رائے پر عمل کر سکتا ہے۔ اسی لئے ایک عالم گرچہ اپنے اجتہاد و رائے کو درست سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن دوسرے عالم کی رائے کو بھی وہ مبنی پر دلیل سمجھتا ہے۔ لہٰذا دوسرے عالم کی رائے پر عمل کرنے والے عوام الناس اور خود وہ دوسرا عالم پہلے عالم کی نظر میں اسی طرح قابل احترام اور شریعت پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں جس طرح خود وہ پہلا عالم اور اس کی رائے پر عمل کرنے والے عوام اس کی نظر میں درست ہوتے ہیں۔ مجتہدین سلف کے یہاں اجتہادی مسائل میں یہی نقطۂ نظر رہا ہے۔ امام مالکؒ نے خلیفہ منصور کو اسی نقطۂ نظر پر مبنی جواب دیا تھا، اور ائمہ مجتہدین کی عملی زندگی اسی نقطۂ نظر کی عکاس رہی ہے جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

فقہی اختلاف اہل علم کے لئے:

فقہی اختلاف رائے علمی اختلاف ہے۔ اس لئے یہ اختلاف اہل علم تک محدود رہنا چاہئے۔ غیر اہل علم کے لئے اہل علم کی اتباع اور پیروی لازمی ہے۔ اہل علم اور اہل قانون علمی اسباب کی بنیاد پر اختلاف رائے رکھنے اور اختلاف آراء ذکر کرنے نیز مختلف رایوں میں سے ایک رائے کو دوسری رائے پر ترجیح دینے کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بحث صرف اہل علم کی علمی محفلوں تک محدود رہنی چاہئے۔ عوام الناس جو علمی اختلاف کے اسباب سے واقفیت نہیں رکھتے اور نہ کسی رائے کو دوسری رائے پر ترجیح دینے کی علمی اہلیت رکھتے ہیں، ان کے لئے یہ موضوع اور میدان نہیں ہے۔ اور نہ ہی انھیں اپنے معمول و طریقہ کے خلاف دوسری رائے پر عمل کرنے والی عوام کو برا بھلا کہنا یا ہدف تنقید و ملامت بنانا چاہئے۔

دوسرے یہ کہ تمام مجتہدینِ امت اور مخلصین اہل علم قدر و احترام کے مستحق ہیں، خواہ ہم ان کی رائے پر عمل کریں اور ان کی رائے سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شان میں کسی قسم کی گستاخی یا تحقیر آمیز انداز گفتگو روا نہیں ہے اور یہ سخت باعث محرومی ہے۔

تیسرے یہ کہ اختلاف آراء کے نقل میں اور اس سے بڑھ کر کسی رائے سے اختلاف کرنے میں زبردست احتیاط اور دیانت و امانت کی پابندی ضروری ہے، غیر مستند تحریر یا سرسری مطالعہ کی بنیاد پر کسی عالم و مجتہد کی طرف ایسی رائے منسوب کر دینا جو فی الواقع ان کی رائے نہ ہو، بہت بڑی غلطی اور اللہ کی شریعت میں جرأت سے کام لینا ہے۔ اسی طرح کسی شرعی دلیل کے تمام متعلقہ پہلوؤں سے کماحقہ آگہی کے بغیر کسی مجتہد کی رائے کی تردید کے درپہ ہونا اور اس مجتہد کی دلیل سے واقفیت حاصل کئے بغیر اس کی رائے کو غلط قرار دینا انتہا درجہ غیر علمی انداز، جرأت بے جا اور باعث محرومی امر ہے۔

اختلاف رائے کا طریقہ:

دلیل کی بنیاد پر کسی بھی رائے سے اختلاف بالکل بجا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ دوسرے مجتہد و عالم کی رائے کو غلط ٹھہرا ہی لیا جائے۔ اور نہ یہ درست ہے کہ جس مجتہد کی رائے سے اختلاف کیا جارہا ہے، اس کی شان میں کوئی گستاخی کی جائے۔ ہاں جس مجتہد و عالم کی جو رائے واضح طور پر غلط ہو اس کی رائے کی غلطی علمی اسلوب میں واضح کی جائے گی۔ لیکن پھر بھی اس کی دوسری آراء جو درست ہیں، قابل احترام ہوں گی اور اس کی شخصیت اور علمی و شرعی خدمات بہرحال قابل احترام رہیں گے۔ ۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ فقہی اختلاف میں طرزِ عمل

فقہی اختلاف کی حیثیت اور اس کے آداب وضوابط کی تفصیلات کی روشنی میں اب یہ بات محتاج تفصیل نہیں رہتی کہ فقہی اختلاف کے تئیں رویہ کیسا ہونا چاہئے؟ معتدل روش، باہمی احترام ورواداری، مبنی بر دلیل ہر رائے کی قدر، خواہ وہ ہماری رائے کے خلاف ہو، اختلاف کو باعث رحمت وآسانی سمجھنا اور امت کی مشکلات ومسائل کے حل میں ان سے فائدہ اٹھانا، یہی فقہی اختلاف کے تئیں رویہ ہونا چاہئے۔

فقہی اختلاف میں اسوۂ عمل:

اس باب میں مجتہدین سلف کی روش ہمارے لئے رہنما ورہبر ہے، صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین یہی لوگ فی الواقع فقہی اختلاف کی صحیح تفہیم میں بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آیئے ہم دیکھیں کہ برصغیر ہند کی متفقہ ومحترم علمی شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فقہی اختلاف کے باب میں ان درخشاں وتابندہ شخصیات کی کیا روش دکھائی ہے۔

صحابہ وتابعین کا اسوہ:

شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تفصیل سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے درمیان قراءت میں بسم اللہ پڑھنے اور نہ پڑھنے، آمین اور تسمیہ کو بلند آواز میں پڑھنے یا آہستہ آواز میں پڑھنے، فجر میں دعائے قنوت پڑھنے اور نہ پڑھنے، پچھنہ، نکسیر، اور قے کی وجہ سے وضو کرنے اور نہ کرنے، اسی طرح شرمگاہ چھونے، عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے، آگ پر پکی چیز کے کھانے اور اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو واجب ہونے اور نہ ہونے کے مسائل میں اختلاف رہا، اور دونوں رایوں پر عمل کیا جاتا رہا، لیکن اس اختلاف کے باوجود ایک رائے کے حاملین دوسری رائے کے ماننے والوں کے پیچھے بلا تکلف نماز پڑھتے تھے۔

ائمہ مجتہدین کا اسوہ:

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب، امام شافعی اور ان کے اصحاب مدینہ میں مالکی امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، حالانکہ وہ سرے سے بسم اللہ پڑھتے ہی نہ تھے، نہ آہستہ نہ بلند۔.......... خلیفہ ہارون الرشید نے پچھنہ لگوایا اور نماز پڑھائی، اس لئے کہ امام مالک نے وضو نہ ٹوٹنے کا فتویٰ دیا تھا، ان کے پیچھے امام ابو یوسف نے نماز پڑھی اور پھر نماز دوہرائی بھی نہیں جب کہ امام ابو یوسف کے نزدیک اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، امام احمد بن حنبل کی رائے ہے کہ نکسیر اور پچھنہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اگر امام کو خون نکل آئے اور وضو نہ کرے تو آپ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: بھلا میں کیسے امام مالک اور سعید بن المسیبؒ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا ہوں.......... امام ابو یوسف اور امام محمد عیدین کی نمازوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تکبیر کہا کرتے تھے کیونکہ ہارون الرشید کو اپنے دادا کی تکبیر پسند تھی.......... امام شافعی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ کی قبر کے قریب نماز پڑھی تو ان کے ادب میں قنوت چھوڑ دی اور فرمایا: ہم کبھی اہل عراق کے مذہب کی طرف بھی اتر آتے ہیں.......... ایک جمعہ کو امام ابو یوسف نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو کر لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے تو انہیں بتایا گیا کہ جس حمام سے انہوں نے غسل کیا تھا اس میں ایک چوہیا مری ہوئی تھی، تو انہوں نے فرمایا: تب ہم اہل مدینہ کے قول کو اختیار کر لیتے ہیں۔

شاہ صاحبؒ نے سلف صالحین کی زندگی کے ان روشن نقوش کو پیش کرنے کے بعد بتایا کہ وہ اس نوع کے اختلافی مسائل میں سختی نہیں کرتے تھے اور سلف صالحین کے اس معتدل اور روادارانہ طرز عمل کی وجہ سے ہی علماء کرام ہمیشہ اجتہادی مسائل میں مفتیوں کے فتاوی کو درست اور قاضیوں کے فیصلوں کو صحیح تسلیم کرتے تھے اور ربسا اوقات وہ اپنے مذہب کے خلاف بھی عمل کرتے تھے۔ ۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ فقہی مسالک میں جمع وتطبیق

فقہی مسالک کی حقیقت:

فقہی اختلاف رائے عہد نبوت سے جاری ہے۔ اس کے بعض ایسے قدرتی اسباب ہوئے کہ وہ اختلاف باقی رہے اور رہیں گے، فقہی اختلاف ہی نے دوسری اور تیسری صدی ہجری میں فقہی مسالک کی شکل اختیار کی جس کے فروغ کے پیچھے یہ انتظامی مصلحت زیادہ کارفرما تھی کہ عوام الناس بآسانی شریعت پر عمل کر سکیں اور لوگ کاروبار حیات میں مصروف رہتے ہوئے ہر ہر قدم پر شریعت کا حکم آسانی کے ساتھ جان سکیں۔ بہت سارے فقہی مسالک میں سے چار فقہی مسالک مستند طریقہ پر محفوظ رہے اور آج دنیا میں ان پر عمل کرنے والے بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ان فقہی مسالک کی حیثیت اس سے زیادہ نہ تھی کہ بعض اجتہادی مسائل میں دلائل کی بنیاد پر ان کی رائیں علاحدہ علاحدہ تھیں۔ اس اختلاف رائے کے باوجود فقہی مسالک کے ائمہ کی جو روش تھی اور باہم افادہ واستفادہ کا جو سلسلہ تھا اس کی کچھ تفصیل پیچھے گذر چکی ہے۔ بعد کے ادوار میں بعض مختلف عوامل اور اسباب کے تحت ان فقہی مسالک پر عمل کرنے والوں کے درمیان مسلکی تعصب پیدا ہوتا گیا، اور یہ فقہی مسالک ایک دوسرے سے دور ہوگئے اور باہمی استفادہ وافادہ بھی کمزور ہوگیا۔ یہ صورت حال بعد کی پیداوار تھی، عہد رسالت، عہد صحابہ اور عہد تابعین میں اجتہادی مسائل کی مختلف فقہی آراء باہم اس طرح دور دور نہیں پائی جاتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی مسالک میں شاہ ولی اللہ کی تطبیق:

ہر دور میں عالم اسلامی کے اندر ایسے محققین و مجددین اور مجتہدین پیدا ہوتے رہے جنھوں نے فقہی مسالک کی حد بندیوں سے اوپر اٹھ کر اصل مصادر شریعت کی روشنی میں اجتہاد و تحقیق انجام دی۔ دورِ آخر میں برصغیر کی ممتاز علمی شخصیت اور موجودہ علمی اداروں، تنظیموں اور مکاتب فکر کی سرمایۂ انتساب ہستی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فقہی مسالک کے درمیان جمع و تطبیق کے عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھایا۔ حضرت شاہ صاحب کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ چاروں فقہی مسالک برابر ہیں، اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے۔ نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ اور غسل کے مشہور مسائل میں آپ نے چاروں مسالک کے درمیان حتی الامکان جمع و تطبیق کی سعی فرمائی، اور جہاں تطبیق دشوار ہوئی وہاں آپ نے از روئے دلیل اور صحیح حدیث کے موافق مذہب کو اختیار فرمایا۔ شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے چاروں مسالک کو یکساں اہمیت دی اور ہر ایک کی امتیازی خصوصیات پر روشنی ڈالی، شاہ صاحب کی یہ کاوش بڑی وقیع، مدلل اور علمی تھی، اور اس کی پوری تفصیل اُن کی متعدد کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس کوشش کے نتیجہ میں یہ فقہی مسالک باہم ایک دوسرے سے قریب ہوئے اور باہمی استفادہ کی راہیں روشن ہوئیں۔

فقہی مسالک سے استفادہ:

فقہی مسالک کے درمیان قربت اور باہمی استفادہ ہی کی ایک شکل موجودہ دور میں ممتاز و بڑے اہل علم کے درمیان پورے عالم اسلام کے اندر رواج پانے والا یہ رجحان ہے کہ دورِ حاضر کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے کے لئے کسی ایک فقہی مسلک کا پابند ہو کر نہ رہا جائے بلکہ جہاں بھی ایک فقہی مسلک کی رائے سے درپیش مشکل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل نہیں نکل رہا ہے تو دوسرے مسلک کی رائے سے اس کا حل نکالا جائے۔ اس رجحان کی وجہ سے شریعت اسلامی کی وسعت و فراخی اور متنوع مسائل کو حل کرنے کی اس کی صلاحیت نکھر کر سامنے آئی ہے، عالم اسلام کی فقہی اکیڈمیوں سے جاری ہونے والے نئے مسائل پر فیصلوں میں اور موقر اہل علم کی تحریروں میں یہ رجحان نمایاں طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس رجحان نے بڑی حد تک فقہی تعصب کو کم کیا ہے، اور فقہی مسالک کے درمیان قربت اور باہمی استفادہ پیدا ہوا ہے۔

ایک فقہ بنانے کی رائے غلط:

یہاں یہ واضح رہنا چاہئے کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کی فقہی مسالک کے درمیان تطبیق کی کوشش اور موجودہ دور میں تمام مسالک سے استفادہ کے رجحان دونوں میں یہ خیال یا نقطۂ نظر نہیں کارفرما ہے کہ تمام فقہی مسالک اور فقہی آراء کو ختم کر کے امت کے لئے ایک فقہ اور ایک فقہی مسلک بنا دیا جائے۔ ابتدائی ادوار میں جب فقہی مسالک موجودہ شکل میں وجود پذیر نہیں ہوئے تھے تب بھی یہ نقطۂ نظر نہیں تھا کہ فقہی اختلاف آراء کو ختم کر دیا جائے اور سبھوں کو ایک فقہی رائے کا پابند بنا دیا جائے۔ دوسری صدی ہجری میں عبداللہ بن المقفع نے یہ رائے ظاہر کی تھی اور عباسی خلیفہ منصور نے امام مالک کے سامنے اس رائے کا اظہار کیا تھا، لیکن امام مالکؒ نے مدلل طور پر اس سے منع فرما دیا تھا۔ دورِ حاضر میں یہ رائے اکا دکا لوگوں کی جانب سے آئی تھی کہ فقہی مسالک اور فقہی اختلاف کو ختم کر کے ایک فقہی مسلک جاری کیا جائے، لیکن یہ رائے قابل قبول نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ رائے ناممکن العمل ہے۔ اسی لئے تمام علمی اداروں، اکیڈمیوں اور علمی شخصیات نے تمام مسالک کو اپنی جگہ باقی رکھتے ہوئے ان کے درمیان قربت پیدا کی، اور تمام فقہی آراء کو شریعت کا وسیع حصہ قرار دے کر دورِ حاضر کی مشکلات کے حل میں ان سے استفادہ کیا۔ عالم اسلام کے ایک نامور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالم وفقیہ اور معاصر مصنف ڈاکٹر شیخ وھبہ مصطفیٰ زحیلی نے فقہی اختلاف کے اسباب و وجوہات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالنے کے بعد آخر میں فقہی اختلاف کی وجہ سے امت کے لئے پیدا ہونے والی آسانی و رحمت کو سراہتے ہوئے زیر بحث خیال پر وضاحت سے لکھا ہے کہ فقہی مسالک کو ختم کر کے ایک مسلک بنا دینے کی آواز عبث، تماشہ اور جہالت ہے، اور ایسا کرنا دشوار ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بند ہو چکا ہے اور اب اجتہادی مسائل میں یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ حق اور درست کیا ہے؟ جبکہ یہ معلوم ہے کہ حق ایک ہے، وہ متعدد نہیں ہو سکتا ہے، لیکن وہ حق کون ہے؟ اس لئے ہم ثقہ اور صاحب تقوی مجتہد کی پیروی میں معذور ہیں۔ خواہ ان مجتہدین کی آراء مختلف ہوں جنھیں اجتہاد کی مکمل ترین صلاحیت حاصل ہے، اور ائمہ کا اختلاف امت کے لئے عملاً رحمت رہا ہے۔ ۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں باب

فقہی کتابیں

www.KitaboSunnat.com

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہی تصنیف کی تاریخ:

فقہی مسالک کے تعارف میں یہ بات گذر چکی ہے کہ ہر فقہی مسلک کے مسائل و آراء کی تدوین کتابوں میں کی گئی، بعض مسالک میں خود ائمہ مسالک نے کتابیں لکھیں، اور بعض میں ان ائمہ کے نامور تلامذہ نے تصنیفات تیار کیں، یہ کتابیں مختلف نوعیتوں کی تھیں، اور مختلف پہلوؤں سے لکھی جاتی رہیں۔ ہر مسلک کی ابتدائی کتابیں ہی بنیادی طور پر ان مسالک کا سرمایہ رہیں، ایسی بنیادی ابتدائی کتابوں کا تعارف فقہی مسالک کے ذیل میں گذر چکا ہے۔ لیکن فقہی کتابوں کی تالیف، فقہی مسائل پر مختلف پہلوؤں سے کام، نئے مسائل کی تخریج و استنباط اور مختلف اقوال و آراء میں تطبیق و ترجیح کے کام مسلسل انجام پاتے رہے، اور ان سارے عظیم الشان کاموں سے فقہی تصنیفات و تالیفات اور فقہی کتابوں کی وسیع لائبریری تیار ہوتی گئی۔ فقہ اسلامی کا یہ فن تالیفی اور علمی اعتبار سے اتنا مالا مال ہوا کہ اسلامی لائبریری کا ایک بڑا حصہ وقیع فقہی تصنیفات سے مزین ہے۔

فقہی تصنیف و تالیف کی سرگرمی مختلف اسالیب میں انجام پائی اور ہر دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے نئے نئے اسلوب میں اور سہل طرز پر فقہی مسائل پیش کئے گئے۔ کچھ کتابیں صرف فقہی احکام و مسائل پر لکھی گئیں۔ کچھ کتابوں میں مسائل کے ساتھ ساتھ دلائل بھی بیان کئے گئے۔ بعض تصنیفات میں ایک مسلک کے بجائے مختلف مسالک کی آراء جمع کی گئیں اور فقہ کا تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ کچھ کتابیں صرف اس دور کے نئے مسائل پر لکھی گئیں۔ بعض کتابوں میں سوال و جواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے فتاوی جمع کئے گئے۔ کبھی صرف مسائل کو مختصر ترین الفاظ میں لکھ کر متن (Text)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کتابیں تیار کی گئیں تاکہ انھیں یاد کرنے میں سہولت ہو، پھر ان متون کی شروحات اور ان کے حواشی لکھے گئے جو بسا اوقات اصل کتاب سے زیادہ افادیت لئے کئی ضخیم جلدوں میں مکمل ہوئے۔ دور حاضر سے کچھ پہلے بعض نئے اسالیب کا اضافہ کرتے ہوئے قانونی دفعات کی شکل میں فقہی احکام مرتب کئے گئے۔ کچھ تصنیفات میں فقہی نظریات کو نمایاں اور منضبط کرنے کی وقیع کوشش کی گئی۔ نئی ضروریات کو دیکھتے ہوئے فقہی انسائیکلوپیڈیا (موسوعاتی اسلوب میں) تیار کئے گئے۔ ایک اسلوب فقرہ سازی کا اختیار کیا گیا۔ اور اب فقہی کتابیں نئے وسہل انداز میں کمپیوٹر سی ڈی (CDs) پر دستیاب ہوگئی ہیں۔

فقہی تصنیف کی یہ کہانی بڑی طویل اور دلچسپ ہے، اور اس کی وجہ سے یہ فن ہمیشہ زندگی کے ساتھ پوری طرح مربوط رہا اور نوع بہ نوع خدمات اس میں انجام پاتی رہیں۔

فقہی کتابوں کی لائبریری بڑی وسیع اور عظیم الشان ہے لیکن ہر فقہی مسلک میں چند کتابوں کو اس اعتبار سے بنیادی حیثیت حاصل ہوئی کہ فقہی و قانونی امور میں ان کتابوں کی جانب زیادہ رجوع کیا گیا اور فقہی مسالک کی آراء جاننے کا وہ ایک معتبر ومشہور ذریعہ قرار دی گئیں، گرچہ دیگر فقہی کتابوں کی قیمت و اہمیت اپنی جگہ پوری طرح برقرار رہی اور ان سے استفادہ میں کمی نہیں کی گئی۔

ذیل میں ہر فقہی مسلک کی صرف ان چند کتابوں کا مختصر تعارف درج کیا جارہا ہے جو مذکورہ بالا حیثیت سے معروف ومشہور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنفی کی کتابیں

فقہ حنفی میں درج ذیل کتابیں زیادہ معروف و متداول ہیں، اور فقہ حنفی کی آراء معلوم کرنے میں ان کی جانب مراجعت کی جاتی ہے۔

۱۔ مختصر القدوری

یہ 'قدروری' کے نام سے مشہور کتاب ہے، اس کے مصنف کا نام احمد بن محمد بن احمد قدوری (۴۲۸ھ) ہے، یہ فقہ حنفی کا قدیم متن ہے جس میں تمام فقہی ابواب کے مسائل جامع الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔

۲۔ المبسوط

امام محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی (م ۴۳۸ھ) کی یہ مشہور کتاب ہے جسے مؤلف نے قیدخانہ میں املاء کرایا تھا، تیس (30) جلدوں پر مشتمل یہ عظیم کتاب دراصل حاکم مروزی شہید کی کتاب 'الکافی' کی شرح ہے۔

۳۔ تحفۃ الفقہاء

علاء الدین سمرقندی (م ۵۳۹ھ) کی یہ تالیف ہے، کتاب اپنی قدامت اور مصنف کے علمی مقام کی وجہ سے کافی وقعت رکھتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

فقہ حنفی کی یہ بہت مشہور کتاب ہے جو چھٹی صدی ہجری میں تصنیف کی گئی، اس کے مصنف علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی (م ۵۸۷ھ) ہیں، یہ کتاب اپنے بہترین اسلوب بیان، احکام و مسائل کی وجوہات اور علتوں کی بہترین توضیح اور استناد کی وجہ سے بڑی مقبولیت رکھتی ہے، چھ (6) جلدوں میں یہ کتاب تمام فقہی ابواب پر محیط ہے۔

۵۔ الہدایہ

سب سے زیادہ مشہور، متداول اور مروج کتاب جو ہر جگہ پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے، یہ کتاب اپنے اچھوتے اسلوب، ہر مسئلہ کے ساتھ بعض دوسرے مسالک کی آراء، ان کے دلائل، ان دلائل کے جواب اور اپنے مسلک پر استدلال کی وجہ سے بہت پسند کی گئی۔ یہ چھ جلدوں میں ہے، اس کے مصنف علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل مرغینانی (م ۵۹۳ھ) ہیں۔

۶۔ فتح القدیر

محقق حنفی عالم و مجتہد کمال الدین ابن الہمام (م ۸۶۱ھ) کی یہ کتاب دراصل 'الہدایۃ' کی سب سے مقبول شرح ہے۔ مصنف فقہ کے ساتھ فن حدیث کے بڑے ماہر بھی ہیں، اس شرح میں انھوں نے بیشتر جگہوں پر فقہی مسائل کی تحقیق اور ان کے استدلال کی روایات پر بڑا محققانہ کلام کیا ہے، یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۷۔ البحرالرائق

زین العابدین بن ابراھیم بن نجیم مصری (م ۹۷۰ھ) کی یہ کتاب فقہ حنفی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم درجہ رکھتی ہے، پانچ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب بھی دراصل فقہ حنفی کی ایک قدیم کتاب 'کنز الدقائق' کی شرح ہے۔

۸۔ الفتاوی الہندیہ

مشہور مغل فرماں روا اورنگ زیب عالمگیر کی خصوصی دلچسپی سے شیخ نظام کی سرپرستی میں علماء کی ایک موقر جماعت نے آٹھ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب تیار کی، جس میں تمام فقہی ابواب سے متعلق صرف ان مسائل اور آراء کو حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا جن پر فتوی دیا جاتا ہے، اس کتاب کی وجہ سے مفتی بہ مسائل سے واقفیت آسان ہوگئی ہے۔ یہ کتاب 'فتاوی عالمگیری' کے نام سے بھی مشہور ہے۔

۹۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر

فقہ حنفی کی اہم کتابوں میں یہ بھی شامل ہے۔ اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب بھی دوسری کتاب 'ملتقی الابحر' کی شرح ہے، اس کے مصنف عبدالرحمن بن محمد شیخ زادہ (م ۱۰۸۷ھ) ہیں۔

۱۰۔ رد المحتار علی الدر المختار

یہ کتاب فقہ حنفی کی آراء ومعلومات کے لئے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ خاتمۃ المحققین علامہ محمد امین بن عمر عابدین (م ۱۲۵۲ھ) کی یہ تالیف فقہی تحقیق و افتاء سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے سب سے زیادہ مفید کتاب سمجھی جاتی ہے۔ نصابی کتابوں میں ہدایہ اور عام تحقیق وافتاء میں یہ کتاب اپنا جواب نہیں رکھتی ہیں، نئے ایڈیشن کی یہ کتاب بارہ جلدوں میں آئی ہے۔ اس ایک کتاب کے اندر فقہ حنفی کی بیسیوں ایسی کتابوں کا خلاصہ آگیا ہے، جو بڑی مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کی جامعیت کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس میں تقریباً ہر درپیش مسئلہ پر فقہی نقطۂ نظر اور شرعی حکم مل جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ مالکی کی کتابیں

فقہ مالکی میں المدونۃ الکبری، موطا اور اس کی شروحات کے علاوہ درج ذیل کتابیں زیادہ معروف ہیں:

۱۔ المنتقی

یہ کتاب ابوالولید سلیمان بن خلف باجی (م ۴۹۴ھ) کی تصنیف ہے۔

۲۔ المقدمات الممہدات

اس کتاب کے مصنف کا نام ابوالولید محمد بن احمد بن رشد (م ۵۲۰ھ) ہے۔

۳۔ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد

یہ کتاب بہت مشہور اور مقبول ہے، اس میں تقابلی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے تقریباً ہر مسئلہ پر ائمہ مجتہدین کی آراء معلوم ہو جاتی ہیں، یہ چھ جلدوں میں ہے جس کے مؤلف ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد قرطبی (م ۵۹۵ھ) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ القوانین الفقہیۃ

اس کتاب کے مصنف ابوالقاسم محمد بن احمد بن جزی (م ۷۴۱ھ) ہیں، کتاب مختصر ہے۔

۵۔ مختصر العلامہ خلیل

علامہ خلیل بن اسحاق بن موسیٰ (م ۷۷۶ھ) کی یہ کتاب فقہ مالکی میں ایک انتہائی مقبول متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں اور آج اسی متن کی کئی شروحات فقہ مالکی کی مشہور کتابیں تصور کی جاتی ہیں۔

۶۔ مواھب الجلیل شرح مختصر خلیل

محمد بن عبدالرحمٰن الحطاب (م ۹۵۴ھ) کی یہ شرح علامہ خلیل کے مختصر والے متن پر ہے، یہ کتاب کئی جلدوں میں ہے۔

۷۔ شرح الزرقانی علی مختصر خلیل

یہ بھی مختصر خلیل ہی کی شرح ہے۔ اس کے مصنف عبدالباقی بن یوسف بن احمد زرقانی (م ۱۰۹۹ھ) ہیں، اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔

۸۔ شرح الخرشی علی مختصر خلیل

علامہ خلیل کے مختصر ہی کی یہ بھی شرح ہے۔ اس کے مصنف کا نام ہے، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خرشی (م ۱۱۰۱ھ)، یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۹۔ حاشیہ العدوی علی الخرشی

یہ سابق شرح خرشی پر علامہ عدوی کا حاشیہ ہے، مصنف کا پورا نام علی بن احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرم العدوی (م ۱۱۸۹ھ)، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

۱۰۔ شرح منح الجلیل علی مختصر خلیل

مختصر خلیل کی ایک شرح یہ بھی ہے، اس کے مصنف محمد علیش مالکی (م ۱۲۹۹ھ) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ شافعی کی کتابیں

فقہ شافعی میں متعدد کتابیں تصنیف ہوئی ہیں، ان میں سے چند اہم کتابوں کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ المھذب

یہ فقہ شافعی کی بہت اہم تصنیف ہے، شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی (م ۴۷٦ھ) اس کے مصنف ہیں۔ چھ جلدوں میں یہ کتاب متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابھی حال میں ڈاکٹر محمد زحیلی کی عمدہ تحقیق سے طبع ہو کر آئی ہے۔

۲۔ الوجیز

مشہور عالم وفقیہ شیخ ابو حامد محمد بن محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) کی یہ تصنیف ہے۔

۳۔ المجموع شرح المھذب

فقہ شافعی کی یہ مستند انسائیکلوپیڈیائی کتاب ہے، سترہ جلدوں میں ہے، اس کے مصنف اسلامی علمی تاریخ کی مشہور و مقبول شخصیت ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی (م ٦٧٦ھ) ہیں، یہ کتاب دراصل شیرازی کی المھذب کی شرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہاج الطالبین

یہ کتاب امام نووی کی تالیف ہے، جو دراصل امام رافعی کی کتاب المحرر کا اختصار ہے، کتاب مختصر ہونے کے باوجود بڑی اہم ہے، اس میں مؤلف نے مذہب شافعی کے مختلف اقوال میں سے راجح و مرجوح کی بھی وضاحت کی ہے۔

۵۔ حاشیہ قلیوبی و عمیرۃ علی شرح جلال الدین المحلی علی منہاج الطالبین

یہ دو حاشیے ہیں، ایک شہاب الدین احمد عمیرہ (م ۹۵۷ھ) اور دوسرا قلیوبی کا ہے، یہ دونوں حاشیے دراصل جلال الدین المحلی کی اس شرح پر ہیں جو انہوں نے امام نووی کی کتاب منہاج الطالبین پر لکھی ہے۔

۶۔ تحفۃ المحتاج علی شرح المنہاج

یہ امام نووی کی منہاج الطابین کی شرح ہے، اس کے مصنف ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی (م ۹۷۴ھ) ہیں۔

۷۔ مغنی المحتاج الی شرح المنہاج

یہ بھی سابق کتاب المنہاج ہی کی شرح ہے، اس کے مصنف کا نام شمس الدین محمد بن احمد بن محمد شربینی (م ۹۷۷ھ) ہے۔

۸۔ نہایۃ المحتاج إلی شرح المنہاج

یہ کتاب بھی منہاج الطالبین کی شرح ہے، یہ شمس الدین محمد بن ابو العباس الرملی (م۔ ۱۰۰۴ھ) کی تصنیف ہے، اس کی سات جلدیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنبلی کی کتابیں

فقہ حنبلی کی مشہور و مروج چند کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ مختصر الخرقی

ابو القاسم عمر بن حسین خرقی (م ۳۳۴ھ) کی یہ کتاب فقہ حنبلی میں بنیادی متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابوبکر خلال نے دوسو اجزاء میں امام احمد بن حنبل کے فتاوی کو جمع کیا تھا، خرقی نے اپنے مختصر میں اس کی تلخیص کی ہے۔ یہ مختصر اس قدر مقبول ہوئی کہ اس کی تین سو (300) شروحات لکھی گئی ہیں۔

۲۔ المغنی

فقہ حنبلی کی انتہائی مشہور و مقبول کتاب جسے دوسرے اہل مسالک نے بھی بڑی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور اس سے استفادہ کیا ہے، یہ کتاب دراصل سابق کتاب مختصر الخرقی کی شرح ہے، اس کے مصنف ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی (م ۶۲۰ھ) ہیں۔ اس کی بارہ جلدیں ہیں۔

۳۔ المحرر فی الفقہ

مجد الدین ابو البرکات (م ۶۵۲ھ) کی یہ تصنیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ الشرح الکبیر علی متن المقنع

اس کتاب کے مصنف شمس الدین عبدالرحمٰن بن ابوعمر محمد بن احمد بن قدامہ المقدسی (م ۶۸۲ھ) ہیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ متن المقنع کی شرح ہے۔

۵۔ القواعد النورانیہ الفقہیہ

مشہور مجتہد و فقیہ ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ (م ۸۲۸ھ) کی یہ تصنیف ہے۔ ابن تیمیہ متعدد مسائل میں اپنی اجتہادی رائے رکھنے کے باوجود عموماً فقہ حنبلی سے وابستہ ہیں، اسی لئے آپ کی یہ کتاب فقہ حنبلی میں شمار ہوتی ہے۔

۶۔ الفروع

یہ کتاب محمد بن مفلح المقدسی (م ۷۶۲ھ) کی تصنیف ہے۔

۷۔ الاقناع

اس کتاب کے مصنف شرف الدین ابوالنجا موسیٰ بن احمد المقدسی (م ۹۶۰ھ) ہیں۔

۸۔ کشاف القناع عن متن الاقناع

منصور بن یونس البہوتی (م ۱۰۵۱ھ) کی تصنیف ہے، جو دراصل کتاب الاقناع کی شرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ جعفریہ کی کتابیں

فقہ جعفریہ میں بھی بہت سی کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ چند نمایاں کتابوں کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ الکافی

اس کے مصنف شیخ ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی (م ۳۲۹ھ) ہیں، یہ بہت مشہور کتاب ہے جس میں کئی چھوٹی اور متوسط کتابوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ

محمد بن علی بن بابویہ القمی (م ۳۸۱ھ) کی یہ تصنیف ہے۔

۳۔ الاستبصار

اس کے مصنف کا نام ابوجعفر محمد بن حسن طوسی (م ۴۶۰ھ) ہے۔

۴۔ المختصر النافع

اس کے مصنف ابوالقاسم نجم الدین جعفر بن حسن بن یحییٰ حلی (م ۶۷۶ھ) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اللمعۃ الدمشقیۃ

ابوعبداللہ محمد بن جمال الدین مکی (م ۶۸۶ھ) اس کتاب کے مصنف ہیں۔

۶۔ الروضۃ البہیۃ شرح اللمعۃ الدمشقیہ

زین الدین بن نورالدین عاملی (م ۹۶۵ھ) کی یہ تصنیف ہے۔

۷۔ مفتاح الکرامۃ

محمد بن جواد بن محمد عاملی (م ۱۲۲۶ھ) اس کتاب کے مصنف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ زیدیہ کی کتابیں

فقہ زیدیہ کی چند ممتاز کتابیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ مجموع الفقہ

یہ کتاب خود صاحب مذہب اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ابوالحسن زید بن علی بن حسین (م ۱۲۲ھ) کی طرف منسوب ہے، یہ پہلے نایاب تھی، اب دستیاب ہو کر طبع ہو گئی ہے۔

۲۔ البحر الزخار الجامع لمذاہب علماء الامصار

احمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ حسنی (م ۸۴۰ھ) کی یہ تصنیف ہے۔

۳۔ المنتزع المختار من الغیث المدرار

اس کے مصنف کا نام عبداللہ بن مفتاح (م ۸۷۷ھ) ہے۔

۴۔ الروض النضیر شرح مجموع الفقہ الکبیر

یہ کتاب فقہ زیدیہ میں سب سے زیادہ متداول و مشہور ہے۔ اس کے مصنف کا نام شرف الدین حسین بن احمد بن حسین صنعانی (م ۱۲۲۱ھ) ہے۔ یہ دراصل سابق کتاب مجموع الفقہ کی شرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ ظاہری کی کتابیں

۱۔ المحلی

یہ مشہور کتاب ہے جس میں مدلل اسلوب میں ظاہری مکتب فکر کے مطابق مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ) ہیں، یہ کتاب بارہ جلدوں میں ہے۔ اور اہل علم کے درمیان بہت ہی متداول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقابلی فقہ کی کتابیں

فقہی مسالک کی جن کتابوں کا تعارف اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے، ان میں سے بعض کتابوں میں صرف ایک نقطۂ نظر کا اظہار کرتے ہوئے اس مسلک کے مطابق مسائل بیان ہوئے ہیں۔ لیکن بیشتر کتابوں میں مختلف فقہاء و مجتہدین کی آراء اور ان کے دلائل نقل کیے گئے ہیں۔ دوسرے مسالک کے ذکر کا تناسب کہیں کم اور کہیں زیادہ رہا ہے، اور ان کے اسالیب بھی علاحدہ علاحدہ رہے ہیں، ادھر کچھ فقہی کتابیں اسی غرض کو سامنے رکھ کر لکھی گئیں کہ چاروں فقہی مسالک اور دیگر مجتہدین کی آراء اور ان کے دلائل تحریر کیے جائیں۔ ایسی کتابوں میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس کتاب میں مذاہب اربعہ کی فقہ بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، اس کے مصنف علامہ عبدالرحمٰن الجزیری ہیں، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔

۲۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ

معاصر مصنف و محقق شیخ ڈاکٹر وھبہ زحیلی کی یہ تالیف ہے، اس میں مصنف نے بڑے سہل انداز اور اچھے اسلوب میں ہر مسئلہ پر ائمہ مجتہدین کی آراء اور ان کے دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کیے ہیں۔ یہ کتاب اپنی جامعیت اور اسلوب کی وجہ سے بہت پسند کی گئی ہے، بارہ جلدوں میں پھیلی اس کتاب سے بہت زیادہ استفادہ کیا جاتا ہے۔

۳۔ الموسوعۃ الفقہیہ

یہ فقہی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی اس کتاب میں چاروں فقہی مسالک کے مسائل اور ان کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ وزارت اوقاف کویت کی جانب سے یہ ضخیم انسائیکلو پیڈیا اختتام کے قریب ہے۔ اب تک ۴۱ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں، اور مزید چند جلدوں میں کتاب مکمل ہو جائے گی۔ ہندوستان کی اسلامک فقہ اکیڈمی کی جانب سے اس انسائیکلو پیڈیا کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

مصر کی حکومت کی جانب سے بھی ''موسوعۃ جمال عبدالناصر'' کے نام سے فقہی انسائیکلو پیڈیا تیار کیا جارہا ہے۔ اس میں چار فقہی مسالک کے علاوہ چند دیگر فقہی مذاہب کی بھی آراء اور دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ انسائیکلو پیڈیا ابھی درمیان سفر میں ہے، گرچہ اس کی بھی بیس سے زائد جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔

۴۔ المفصل فی احکام المرأۃ والبیت المسلم

عبدالکریم زیدان کی یہ تصنیف بارہ جلدوں میں آئی ہے، مصنف معاصر عالم ہیں۔ کتاب کا نام کتاب کو عورتوں کے مسائل کے ساتھ خاص بتاتا ہے، لیکن درحقیقت اس ضخیم کتاب میں بھی تقریبا تمام فقہی ابواب کے مسائل فقرہ نمبرات کے ساتھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ ہر مسئلہ میں چا فقہی مسالک اور بعض دیگر فقہی مسالک کی آراء اور ان کے دلائل جمع ہو گئے ہیں۔

۵۔ قاموس الفقہ

یہ کتاب اردو زبان میں انسائیکلو پیڈیائی اسلوب پر ہے، اس کے مصنف مشہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاصر عالم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ہیں۔ اس میں حروف تہجی کی ترتیب سے فقہی مسائل واحکام بیان ہوئے ہیں۔ ابھی اس کی تین جلدیں منظر عام پر آئی ہیں۔ اردو حلقہ میں اس کتاب کو پذیرائی ملی ہے۔

۶۔ فقہ السنۃ

معاصر مصنف سید سابق مرحوم کی یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ مختصر طور پر اور سہل اسلوب میں زندگی کے شرعی احکام اور قرآن و سنت سے ان کے دلائل بیان کر دیے جائیں جو عام لوگوں کے لئے بہترین رہنما بن سکے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں آئی ہے۔

۷۔ فقہ السنہ (اردو)

اردو زبان میں ایک جلد کے اندر یہ کتاب سابق کتاب کے نام اور ترتیب و اسلوب میں اشتراک رکھتی ہے، لیکن عربی کتاب کی بہ نسبت اس میں اضافہ کیا گیا ہے، اور بالخصوص حواشی میں چاروں فقہی مسالک اور ان کے دلائل بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند مشہور کتب فتاوی

فقہی کتابوں میں ایک قسم کتب فتاوی کی رہی ہے، اس میں سوال و جواب کے اسلوب میں فقہی مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ کبھی سوال و جواب کے بجائے صرف علاحدہ علاحدہ مسائل بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ فتاوی ہندیہ میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے، لیکن عموماً فتاوی کی کتابوں میں سوال و جواب کا انداز اختیار کیا جاتا رہا ہے۔ ذیل میں چند کتب فتاوی کا تعارف کرایا جارہا ہے۔

۱۔ المنثورات فی عیون المسائل المہمات

یہ امام نووی کے فتاوی ہیں، آپ کا پورا نام ہے: ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ)، یہ کتاب ایک جلد میں ہے، اور ابھی حال ہی میں معاصر عالم مولانا رحمت اللہ ندوی کی تحقیق سے شائع ہوئی ہے۔

۲۔ مجموع فتاوی ابن تیمیہ

یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے مفصل فتاوی کا مجموعہ ہے، جو ۳۷ جلدوں میں سعودی عرب سے شائع ہوا ہے اس میں عقائد و عبادات اور تمام ابواب زندگی سے متعلق مسائل پر سیر حاصل گفتگو ملتی ہے۔ مصنف کا پورا نام ہے، ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ)۔ یہ کتاب اپنی جامعیت اور تفصیل کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ مجموع فتاوی الشیخ ابن باز

سابق سعودی مفتی اور مشہور عالم دین شیخ علامہ عبدالعزیز بن باز مرحوم کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے۔ سات جلدوں میں یہ طبع ہوا ہے۔

۴۔ الفتاوی الشرعیہ

کویت کی وزارت اوقاف کے فتاوی کا یہ مجموعہ ابھی چار جلدوں میں طبع ہوا ہے، وہاں کی فتوی کمیٹی کے سامنے آنے والے سوالات پر کمیٹی کے جوابات اس کتاب میں ہیں۔

۵۔ فتاوی معاصرۃ

معاصر عالم و محقق ڈاکٹر یوسف قرضاوی کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، جو ایک جلد میں طبع ہوا ہے۔

۶۔ امداد الفتاوی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، اس کی چھ جلدیں ہیں، اس میں متعدد مسائل پر تحقیقی رسالے بھی شامل ہیں۔

۷۔ فتاوی نذیریہ

مشہور اہل حدیث عالم شیخ محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ / ۱۹۰۲ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے۔ دو جلدوں میں مطبوعہ ہے۔ اور متعدد مسائل پر مسلک اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی مدلل ترجمانی کی گئی ہے۔

۸۔ فتاوی رضویہ

مشہور عالم دین حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب۔(۱۳۴۰ھ) کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔اس کتاب کا اصل نام العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ہے، اس کی بارہ جلدیں ہیں۔جن میں متعدد اہم فقہی مسائل پر ۲۸ رسائل بھی شامل ہیں۔ ۵۷

۹۔ فتاوی دارالعلوم دیوبند

ازہر ہند دارالعلوم دیوبند سے جاری ہونے والے فتاوی میں سے حضرت مولانا مفتی عزیزالرحمٰن عثمانی (م ۱۳۴۷ھ) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، اس کی اب تک بارہ جلدیں طبع ہوکر منظر عام پر آئی ہیں اس کے مرتب مفتی ظفیر الدین مفتاحی ہیں۔

۱۰۔ فتاوی محمودیہ

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب (م ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، یہ کتاب اٹھارہ جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۱۱۔ فتاوی رحیمیہ

مفتی عبدالرحیم لاجپوری (۲۰۰۱ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ نو جلدوں میں طبع ہوکر منظر عام پر آیا ہے۔

۱۲۔ کفایت المفتی

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب (م ۱۹۵۲ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، اس کتاب کی نو جلدیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ فتاوی امارت شرعیہ

امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے، اب تک اس کی صرف دو جلدیں طبع ہوئی ہیں پہلی جلد میں صرف مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد (م ۱۳۵۹) کے فتاوی ہیں اور دوسری جلد میں کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوۃ پر کئی مفتیان کے فتاوی ہیں۔ دونوں جلدیں حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (م اپریل ۲۰۰۲ء) کی تحقیق سے طبع ہوئی ہیں۔

۱۴۔ فتاوی خلیلیہ

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے جاری ہونے والے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۹۲۷ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

۱۵۔ حبیب الفتاوی

معاصر عالم مفتی حبیب اللہ قاسمی کے فتاوی کا یہ مجموعہ ایک جلد میں طبع ہوا ہے۔

۱۶۔ احسن الفتاوی

مفتی رشید احمد لدھیانوی (۲۰۰۰ء) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ۸ جلدوں میں طبع ہو کر منظر عام پر آیا ہے۔

۱۷۔ امداد المفتین

یہ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع دیوبندی (م ۱۳۹۶ھ) کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کی آٹھ جلدیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ امداد الاحکام

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی (م ۱۳۹۴ھ) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے۔ کچھ فتاوی مولانا مفتی عبدالکریم (م ۱۳۶۸ھ) کے لکھے ہیں، اس کی چار جلدیں ہیں۔

۱۹۔ نظام الفتاوی

دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی حضرت مولانا نظام الدین صاحب (م ۲۰۰۰) کے فتاوی کا یہ مجموعہ ہے۔ اس کے منتخبات دو جلدوں میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا سے شائع ہوئے ہیں۔

۲۰۔ فتاوی قاضی

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (م ۲۰۰۳ء) کے فتاوی کا مجموعہ ایک جلد میں مرتب ہوا ہے مفتی امتیاز احمد قاسمی نے اسے ترتیب دیا ہے۔

۲۱۔ کتاب الفتاوی

معاصر عالم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ اب تک اس کی آٹھ جلدیں طبع ہو رہی ہیں۔ [۵۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواں باب

فرہنگ فقہی اصطلاحات

○ فقہ اسلامی
تعارف اور تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف:

۱۔ ائمہ : یہ عربی لفظ "امام" کی جمع ہے۔ امام وہ شخص ہے جس کی پیروی کی جائے، قرآن میں انبیاء کو ائمہ بتایا گیا ہے، خلیفۂ وقت کو بھی امام کہا جاتا ہے، یہ امامت کبریٰ ہے اور نماز پڑھانے والے کو بھی امام کہا جاتا ہے جو امامت صغریٰ ہے۔ مجتہدین فقہائے مذاہب 'ائمہ اربعہ' کہلاتے ہیں، اہل تشیع کے یہاں بارہ اماموں کا عقیدہ ہے، نیز ہر فن کے ماہرین کو بھی ائمہ کہتے ہیں۔

۲۔ اجتہاد : شرعی دلائل سے کسی مسئلہ کا شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے آخری کوشش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ اجتہاد ہر دور کے مسائل کا حکم معلوم کرنے اور واقعات پر احکام مرتب کرنے کا ایک شرعی طریقہ ہے۔ اجتہاد کے لئے مخصوص شرائط ہیں جن میں عربی زبان، قرآن، حدیث اور کئی متعلقہ علوم سے پوری واقفیت شامل ہے، اجتہاد کے کئی درجے ہیں، اور یہ ہمیشہ جاری ہے۔

۳۔ اجماع : کسی زمانہ کے تمام مجتہدین امت کا کسی مسئلہ پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے اور ایسا مسئلہ لازم العمل ہو جاتا ہے، ایسا یقینی مانا جاتا ہے کہ قرآن و سنت کے کسی صریح حکم کے خلاف اجماع وجود میں آ ہی نہیں سکتا۔ اجماع ایک صریح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور دوسرا سکوتی جس میں کچھ مجتہدین کی جانب سے خموشی ہوتی ہے۔ عہد صحابہ کے بعد اجماع وجود میں آنے اور اس کے نقل ہونے کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

۴۔ استحسان : ایک ثانوی دلیل شرعی ہے جسے تمام مجتہدین نے تسلیم کیا ہے، اس میں کسی قوی دلیل کی بنیاد پر ظاہری دلیل کے برعکس حکم لگایا جاتا ہے، امام شافعی نے بظاہر استحسان کی مخالفت کی ہے لیکن اہل تحقیق کے نزدیک وہ محض لفظی اختلاف ہے، استحسان کی وجہ سے مسائل واحکام میں شرعی سہولت اور آسانی برقرار رہتی ہے۔

۵۔ استصحاب : یہ بھی ایک ثانوی مصدر شریعت ہے، اس کا مفہوم ہے پہلے سے ثابت کسی حکم کو اس وقت تک باقی ماننا جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے۔ جیسے کسی زندہ انسان کو اس وقت تک زندہ ہی مانا جائے گا جب تک اس کی موت ثابت نہ ہو جائے۔

۶۔ استصلاح : استصلاح بھی ثانوی دلیل شریعت ہے جس کا استعمال مالکیہ نے سب سے زیادہ کیا ہے۔ اس کے لئے 'مصالح مرسلہ' کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں، اس میں ایسے مصالح کی بنیاد پر حکم ثابت کیا جاتا ہے جن کو شرع نے نہ تو غیر معتبر قرار دیا ہے اور نہ ہی ان کے اعتبار کی صراحت کی ہے۔ اسی لئے انھیں 'مرسلہ' کہا جاتا ہے۔

۷۔ اعتکاف : کسی چیز کے لئے یکسو ہو جانا، مسجد میں نیت کے ساتھ مخصوص طور پر ٹھہرنا شرعی اعتکاف ہے۔ رمضان کے آخری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس دنوں کا اعتکاف کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ دنوں میں اور اس سے کم وقت کے لئے بھی اعتکاف ہوتا ہے۔

۸۔ اکراہ : کسی کام پر مجبور کرنا اکراہ ہے، شریعت کے بہت سے احکام میں اکراہ کی صورت میں رخصت ہو جاتی ہے، فقہی مسائل میں اکراہ کی وجہ سے کبھی حکم ثابت ہوتا ہے اور کبھی نہیں ثابت ہوتا ہے۔

۹۔ امامت : امامت دو طرح کی ہوتی ہے، ایک کو امامت کبری کہتے ہیں جو خلافت اور سربراہی کے مفہوم میں ہے، اور دوسری امامت صغری ہے جو نماز میں امامت کے لئے ہے۔ دونوں قسم کی امامت کے لئے تفصیلی اوصاف اور شرائط ہیں۔

۱۰۔ اہل حل وعقد : سماج کے وہ ممتاز افراد جو اپنے علم و عدل اور حکمت و شعور کے ساتھ مقتدر و باحیثیت ہوں، اہل حل و عقد کہلاتے ہیں، خلیفہ کی تعیین اور ان کے نصب وعزل کا اختیار اہل حل وعقد کو ہوتا ہے۔

۱۱۔ اہل کتاب : عام طور پر اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی قومیں ہوتی ہیں، ایک تعریف کی رو سے اہل کتاب ہر وہ قوم ہے جو کسی نبی پر ایمان رکھتی اور کسی آسمانی کتاب کو تسلیم کرتی ہو، چنانچہ یہود و نصاری کے علاوہ حضرت داؤدؑ کی زبور اور حضرت ابراہیمؑ و شیثؑ کے صحیفوں پر ایمان رکھنے والے بھی اہل کتاب ہیں۔

۱۲۔ ایلاء : مروجہ مسلم پرسنل لا میں شامل طلاق کی ایک مخصوص شکل ہے، شوہر اللہ کی قسم کھائے کہ چار ماہ تک وہ اپنی بیوی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب نہیں ہوگا تو چار ماہ گزر جانے پر طلاق بائن ہو جائے گی، یا پھر شوہر چار ماہ سے پہلے پہلے اپنی بیوی سے قریب ہو کر قسم کا کفارہ ادا کر دے تو ایلاء کا حکم ختم ہو جائے گا۔

۱۳۔ ایام تشریق : دس ذی الحجہ یعنی عید الاضحیٰ کے بعد کے تین دن ایام تشریق کہلاتے ہیں، ان دنوں میں قربانی کی جاتی ہے اور حجاج کرام منیٰ کے میدان میں جمرات پر کنکریاں مارتے ہیں۔

ب:

۱۴۔ باطل : نقصان اور غلط کو کہتے ہیں، حق کا برعکس باطل ہے، عبادت کسی غلطی کی وجہ سے باطل ہو جائے تو وہ غیر معتبر ہو جاتی ہے، معاملات میں باطل کبھی کالعدم کے مفہوم میں ہوتا ہے اور کبھی معاملات کے نتائج جزوی طور پر متاثر ہو جاتے ہیں۔

۱۵۔ بلوغت : بالغ ہونا۔ لڑکے یا لڑکی کی بلوغت اصلاً اس وقت ہوتی ہے جب طبعی علامتوں میں سے کوئی علامت ظاہر ہو جائے جیسے لڑکے میں احتلام اور لڑکی میں حیض شروع ہو جائے۔ اگر علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس پورے ہونے پر بالغ سمجھا جائے گا۔

۱۶۔ بیع : خرید و فروخت کو کہتے ہیں۔ یہ کسب معاش کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ حلال چیزوں کی اور حلال طریقہ سے خرید و فروخت درست ہے، حرام چیزوں کی بیع اور دھوکہ وغرر کی شکلیں حرام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت:

۱۷۔ تکبیر تحریمہ : آغاز نماز میں کہی جانے والی تکبیر، یعنی جملہ "اللہ اکبر"۔ اس تکبیر کے ساتھ نمازی پر نماز کے احکام جاری ہو جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ اعمال کی ممانعت ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ تلبیہ : حج کا احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنے سے احرام پوار ہوجاتا ہے۔ تلبیہ کا جملہ ہے: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا إله الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد"، تلبیہ کا یہ جملہ نو ذی الحجہ کی فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد امام اور مقتدی ہر ایک کے لئے پڑھنا مسنون ہے۔

۱۹۔ تقلید : کسی شخص کے قول و فعل کی پیروی اس کی دلیل میں غور و فکر کئے بغیر اس کے حق ہونے کا گمان رکھتے ہوئے کرنا تقلید ہے۔ تقلید جس امام کی کی جاتی ہے، اس کے قول کو حجت نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کے قول پر عمل سے مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہوتی ہے جسے وہ اس عالم یا امام سے معلوم کر کے کرتا ہے۔ تقلید عوام کی ضرورت ہے، اور مذکورہ جذبہ کے ساتھ اس پر عمل عہد نبوت سے ہوتا آیا ہے۔ موجودہ دور میں عوام کے لئے مذاہب اربعہ کی تقلید میں مصلحت ہے۔

۲۰۔ تلفیق : ایک مسئلہ میں مختلف فقہی مسالک کی آراء پر اس طرح عمل کرنا کہ مجموعی طور پر وہ عمل کسی فقہی مسلک میں درست باقی نہ رہتا ہو، ایسی تلفیق ممنوع ہے۔ مختلف مسائل میں مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آراء سے استفادہ تلفیق نہیں ہے۔

ج:

۲۱۔ جماعت : فرد کا برعکس ہے۔ چند افراد کا مجموعہ جماعت کہلاتا ہے، اسی لئے اکٹھے نماز پڑھنا جماعت ہے، یہ سنت مؤکدہ ہے۔ جماعت اتحاد کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۔ جہاد : ہر اچھے کام اور خیر کے لئے کوشش کرنا جہاد ہے، قتال یعنی مسلح جدوجہد، جہاد آخری صورت ہے جو امام کے حکم سے اور مخصوص شرائط کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ جہاد فرض کفایہ ہے اور بعض صورتوں میں فرض عین۔

ح:

۲۳۔ حج : اسلام کا ایک اہم رکن جو ۸ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک حرم کعبہ اور اس کے گرد و پیش کے مخصوص مقامات میں مخصوص اعمال کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔

۲۴۔ حجاب : پردہ اور ستر عورت، عورت کے لئے جسم کے جن حصوں کو جن لوگوں سے پوشیدہ رکھنا ضروری ہے ان حصوں کا حجاب ضروری ہے، کپڑوں کے اوپر لمبے لباس سے سر سے پاؤں تک ڈھانپ لینے والا کپڑا نقاب ہے۔ آج کل نقاب کے لئے بھی حجاب کا لفظ استعمال ہونے لگا ہے۔

۲۵۔ حرم : مکہ مکرمہ اور اس شہر کے چاروں جانب ایک مقررہ حد اور اسی طرح مدینہ اور اس کے چاروں جانب مقررہ حدیں، حرم کہلاتی ہیں۔ حرم کے کچھ مخصوص احکام ہیں اور یہ قابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احترام مقامات ہیں۔

۲۶۔ حدود : وہ شرعی سزائیں جنھیں شارع نے خود مقرر کر دیا ہے۔ یہ ہیں چوری، زنا، شراب نوشی، تہمت زنا اور ڈاکہ زنی کی سزائیں، حدود میں معافی یا سفارش نہیں چلتی ہے اور یہ شبہات کی بنیاد پر قابل نفاذ نہیں رہتے ہیں۔

۲۷۔ حرام : وہ چیزیں جن سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کر دیا ہے۔ یہ حلال کے برعکس ہے۔

۲۸۔ حضانت : بچہ کی پرورش، یہ بچہ اور ماں دونوں کا حق ہے، ماں کے بعد دیگر خواتین اقرباء کو یہ حق حاصل ہوتا ہے، حضانت کی ذمہ داری بچہ کے باپ پر ہے، لڑکے کے لئے سات برس تک اور لڑکی کے لئے بالغ ہونے تک یہ حق ہے۔

۲۹۔ حکم : انسان کے لئے اللہ کی ہدایت حکم شرعی ہے، مختلف حالتوں میں حکم کی نوعیت بدلتی رہتی ہے، ایک جانب یہ فرض، واجب، مستحب اور مباح ہوتا ہے۔ دوسری طرف یہ حرام، مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی ہوتا ہے۔

۳۰۔ حلال : یہ حرام کے برعکس ہے، ہر وہ چیز جس کی شریعت میں اجازت ہے۔ اصولی طور پر ہر چیز از روئے شرع حلال ہوتی ہے جب تک کہ کسی دلیل سے اس کا حرام ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

۳۱۔ حیض : صحت مند عورت کے رحم سے نکلنے والا خون، حیض کی حالت ناپاکی کی ہوتی ہے، اس میں نماز اور روزہ وغیرہ عبادات ممنوع ہوتی ہیں۔ طہارت، بلوغت، طلاق اور عدت وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے احکام حیض سے متعلق ہوتے ہیں۔

خ:

۳۲۔ خط[illegible] : خطاب اور تقریر۔ جمعہ، عیدین، سورج و چاند گرہن، استسقاء، اور حج کے لئے خطبے دئے جاتے ہیں۔ نکاح کے لئے بھی خطبہ مسنون ہے۔ ان میں سے ہر ایک خطبہ کے لئے احکام و آداب ہیں۔

۳۳۔ خلوت : تنہائی میں ہونا، کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مرد کا ہونا خلوت ہے جو ممنوع ہے۔ بیوی کے ساتھ بغیر کسی طبعی یا شرعی رکاوٹ کے تنہائی میں ہونا خلوت صحیحہ ہے جو شریعت کے کچھ احکام میں بیوی سے قربت کے حکم میں ہوتا ہے۔

۳۴۔ خلع : طلاق کی ایک قسم، جس میں عورت کچھ مال کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کرتی ہے۔

د:

۳۵۔ دارالاسلام : وہ ملک یا علاقہ جہاں اسلام کے احکام کا ظاہری طور پر نفاذ ہو۔ دارالاسلام میں دارالحرب کے لوگ امان لے کر آسکتے ہیں۔ یہاں غیر مسلم بھی آباد ہو سکتے ہیں جنھیں اپنے مذہب پر عمل کی آزادی ہوگی۔

۳۶۔ دارالحرب : وہ علاقہ جہاں غیر اسلامی احکام نافذ ہوں اور اس ملک کے ساتھ اسلامی ملک کی جنگ جاری ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذ:

۳۷۔ ذبیحہ : وہ جانور جسے شرعی طریقہ پر ذبح کیا جائے۔ حلال جانوروں کو اللہ کا نام لے کر کسی مسلمان یا کتابی شخص کا اس طرح ذبح کرنا کہ سانس و غذا کی نالی اور دوشہ رگوں میں سے بیشتر کٹ کر خون بہہ جائے، یہ شرعی ذبح ہے۔

۳۸۔ ذمی : ذمہ کا معنی عہد و پیمان ہے، ذمی ایسا شخص ہے جس سے عہد و پیمان کیا گیا ہو، اسلامی حکومت غیر مسلم شہریوں کے تحفظ کا عہد کرتی ہے اس لئے یہ لوگ ذمی اور اہل ذمہ کہلاتے ہیں۔

ر:

۳۹۔ ربا : کسی عقد معاوضہ میں کسی ایک فریق کی جانب سے مشروط ایسا اضافہ جس کا بدل شرعی طور پر دوسری جانب نہ ہو، یہ ربا (سود) صریح حرام اور سخت ترین گناہ ہے، موجودہ دور میں بنک انٹرسٹ ربا ہے۔

۴۰۔ رجعت/رجوع : طلاق کے بعد شوہر اپنی بیوی کو عدت کے دوران زبانی کہہ کر یا مخصوص ازدواجی عمل کے ذریعہ واپس لے لے، یہ رجعت ہے جس کے ذریعہ بغیر نئے نکاح کے ازدواجی رشتہ پھر بحال ہو جاتا ہے۔

۴۱۔ رجم : زنا کرنے والے شادی شدہ مرد اور عورت کو پتھر مار کر ختم کر دینا رجم ہے۔ اگر زنا کرنے والا شادی شدہ نہ ہو تو اس کی سزا سو کوڑے مارنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۲۔ رخصت : کسی کام سے ممانعت کے بعد اس کی اجازت، کسی عذر کی بناء پر حکم سے چھوٹ۔ یہ عزیمت کے برعکس ہے۔ بہت سارے احکام میں عذر یا مشقت کی بناء پر رخصت اور حکم میں تخفیف حاصل ہو جاتی ہے۔

۴۳۔ رسول : قاصد، اللہ کا پیغمبر، جس کے پاس اللہ کی شریعت آئے اور اس کی تبلیغ کا حکم دیا جائے وہ رسول ہے۔ اور جس کو شریعت کی تبلیغ کا حکم نہ دیا جائے وہ نبی ہے۔

۴۴۔ رضاعت : بچہ کو دودھ پلانا، اس کی مدت دو سال سے ڈھائی سال تک ہے۔ ایک عورت سے دودھ پینے والے بچے بچیاں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہو جاتے ہیں اور ان میں رشتۂ نکاح حرام ہو جاتا ہے۔

۴۵۔ رکوع : جھکنا۔ نماز میں اس طرح جھکنا کہ سر، پیٹھ اور پچھلا حصہ ایک برابر میں آجائیں، یہ رکوع ہے، جو نماز کا رکن ہے۔

۴٦۔ رکن : کسی عمل کا لازمی حصہ۔ عبادت کا رکن چھوٹ جائے تو عبادت غیر معتبر ہو جاتی ہے۔

۴۷۔ رمضان : مشہور مہینہ کا نام۔ اسی ماہ میں قرآن نازل ہوا، اس ماہ کا روزہ فرض ہے۔ اس کے ختم ہونے پر عیدالفطر آتی ہے۔

ز:

۴۸۔ زکوٰۃ : اسلام کا ایک رکن۔ اپنی ضروریات کے علاوہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان میں سے کسی ایک کی مالیت پر ایک سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۹۔ زوال : جب سورج بالکل درمیان میں آکر دوسری جانب ڈھلنا شروع ہو جائے۔زوال کے وقت نماز منع ہے۔زوال کے بعد نماز ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

س:

۵۰۔ سترعورت : جسم کے ان حصوں کو چھپانا جن کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حصہ مردوں کے لئے ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کے لئے پورا جسم ہے۔ چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں بعض اہل علم کے نزدیک ستر میں داخل نہیں ہیں۔

۵۱۔ سترہ : نمازی کے سامنے کوئی نصب کی ہوئی لکڑی یا دیوار وغیرہ، سترہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔

۵۲۔ سجدہ سہو : نماز میں کسی واجب عمل کو بھول سے چھوڑ دینے پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے، نماز کے آخر قعدہ میں تشہد کے بعد ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرنا پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا سجدہ سہو ہے۔

۵۳۔ سجدہ تلاوت : قرآن کریم میں چودہ مقامات پر سجدہ کرنے کا مفہوم آیا ہے اور ان آیات کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنا ضروری ہے۔ ان آیات کو سننے والے پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے۔

۵۴۔ سحر : جادو۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس کی حقیقت ہے۔سحر کرنا حرام ہے۔ ہاتھوں کی صفائی جیسی چیزیں سحر سے علاحدہ ہیں۔

۵۵۔ سد ذریعہ : ایک ثانوی مصدر شریعت۔ مالکیہ اور حنابلہ کے یہاں اس کا زیادہ استعمال ہے، کسی حرام عمل کا سبب اور ذریعہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرام ہو جاتا ہے۔ ذریعہ کے مختلف درجات ہیں اور اسی لحاظ سے ان کے علاحدہ احکام ہیں۔

۵۶۔ سنت : طریقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ۔ حدیث کو بھی سنت کہتے ہیں۔ اس میں رسول اللہ کا قول، عمل اور آپ کی تائید پانے والے واقعات داخل ہیں۔ سنت قرآن کی شرح اور شریعت کی دلیل ہے۔

ش:

۵۷۔ شرکت : اشتراک، تجارت کی قسم، شرکت کبھی مالی ہوتی ہے، کبھی ایک جانب سے مال اور دوسری طرف سے محنت ہوتی ہے۔ ہر نوع کی شرکت کے علاحدہ علاحدہ احکام ہیں۔

۵۸۔ شریعت : قرآن اور سنت رسولؐ، شریعت کہلاتے ہیں اور ان دونوں سے مستنبط ہونے والے احکام 'فقہ اسلامی' کہے جاتے ہیں۔ فقہ اسلامی کا مجموعہ بھی شریعت کا حصہ مانا جاتا ہے۔

۵۹۔ شعائر : دین کی پہچان۔ اللہ کی اطاعت کی نمایاں علامتیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور اس کے مناسک، جہاد، اذان، باجماعت نماز کا قیام، عیدین اور جمعہ کا قیام، مساجد کی تعمیر اور دین کا دفاع وغیرہ دینی شعائر ہیں۔ شعائر کے اعمال خواہ فرض ہوں یا سنت ان کا اظہار اور قیام ضروری ہے۔

۶۰۔ شہادت : گواہی کو کہتے ہیں۔ سچی گواہی دینے کا حکم اور جھوٹی گواہی کی ممانعت ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسول اکرمؐ کی رسالت کی گواہی کو کلمہ شہادت کہتے ہیں۔

۶۱۔ شہید : اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا مسلمان۔ شہید کا درجہ بہت بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ظلماً قتل ہونے والا، پیٹ کے مرض، طاعون، ڈوب کر، غربت میں اور طلب علم کی راہ میں مرنے والا بھی شہید ہوتا ہے۔

۶۲۔ شوال : ایک مہینہ کا نام۔ یہ رمضان کے بعد آتا ہے۔ اور اس ماہ کی پہلی تاریخ عیدالفطر ہوتی ہے۔ حج کے مہینوں کا آغاز اسی ماہ سے ہوتا ہے۔

ص:

۶۳۔ صدقہ : اللہ کی خوشنودی کے لئے دوسرے کو کچھ دی جانے والی چیز۔ فرض زکوٰۃ کو بھی صدقہ کہتے ہیں۔ لیکن اصلاً نفلی طور پر خرچ کرنا صدقہ کہلاتا ہے۔ صدقہ کی بڑی ترغیب آئی ہے، جن کاموں کی منفعت ہمیشہ جاری رہتی ہے انھیں صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔

۶۴۔ صحابی : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت ایمان میں ملاقات کرنے اور اسلام پر ہی وفات پانے والے لوگ صحابی کہلاتے ہیں۔ شرف صحابیت بہت باعظمت ہے، اور تمام صحابہ کے عادل ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

۶۵۔ صلوٰۃ : نماز۔ اسلام کا ایک اہم رکن اور سب سے اہم فرض ہے۔ روزانہ پانچ وقتوں کی نمازیں ہر مسلمان پر فرض ہیں، فرض کے علاوہ سنت اور نفل نمازیں بھی ہیں۔ تمام نمازوں کے علاحدہ علاحدہ احکام ہیں۔

۶۶۔ صوم : روزہ۔ اسلام کا ایک رکن، رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ مختلف مواقع پر سنت و نفل روزے بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ض:

۶۷۔ ضرورت : سخت ترین حاجت۔ شرعی ضرورت ایسی حالت ہے جس میں اگر ممنوع چیز نہ استعمال کی جائے تو جان کو خطرہ ہو جائے، ایسی حالت میں بعض حرام چیزیں مباح ہو جاتی ہیں۔

ط:

۶۸۔ طلاق : ازدوجی رشتہ کو ختم کرنے کی شرعی صورت۔ طلاق حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ ہے۔ یہ نباہ کی تمام کوششیں ناکام ہو جانے کے بعد مرد و عورت دونوں کے لئے علاحدہ علاحدہ خوشگوار زندگی گزارنے کا راستہ ہے۔ اس کے تفصیلی احکام ہیں۔

۶۹۔ طہارت : نظافت اور صفائی۔ طہارت اسلام میں نصف ایمان ہے۔ مختلف عبادات کے لئے طہارت شرط ہے اور ہر قسم کی طہارت کے لئے مخصوص طریقہ اور احکام ہیں۔

۷۰۔ طہر : عورت کے لئے حیض کے بعد پاکی کے ایام۔ دو حیضوں کے درمیان پاکی کی مدت۔ طہر کی حالت میں عمومی احکام عورت پر لازم رہتے ہیں۔ ناگزیر حالت میں جب طلاق دی جائے تو وہ طہر کی حالت میں ہونی چاہئے۔

۷۱۔ طواف : حرم کعبہ میں کعبہ کے گرد چکر لگانا۔ سات مرتبہ چکر لگانا ایک طواف کہلاتا ہے۔ حج اور عمرہ میں ایک اہم رکن طواف ہے۔ حرم میں نفل نماز سے زیادہ افضل طواف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظ:

۷۲۔ ظہار : اپنی بیوی کو ماں وغیرہ کسی محرم خاتون کی پیٹھ سے تشبیہ دینا۔ ظہار کرنے کے بعد بیوی سے جنسی تعلق حرام ہو جاتا ہے، جب تک کہ کفارہ نہ ادا کر دیا جائے۔ ظہار حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

ع:

۷۳۔ عاشورہ : محرم کے مہینہ کی دس تاریخ۔ اس دن کے ساتھ کئی اہم تاریخیں وابستہ ہیں۔ دس محرم اور اس کے ساتھ نو محرم کے روزے رکھنا مسنون ہے۔

۷۴۔ عبادت : خضوع و سرافگندگی۔ ایسا عمل جو صرف اللہ کی تعظیم کے لئے اور اس کے حکم پر کیا جائے۔ عبادت کے لئے نیت ضروری ہے اور اس پر اجر و ثواب ملتا ہے۔ عبادت کے احکام اور اس کے طریقے شریعت میں بیان کر دئے گئے ہیں۔

۷۵۔ عدت : طلاق یا شوہر کی وفات پر عورت کے لئے انتظار کی مدت۔ حاملہ عورت کے لئے دونوں صورتوں میں وضع حمل سے عدت پوری ہو جاتی ہے۔ غیر حاملہ کے لئے طلاق کی عدت تین حیض اور وفات کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔

۷۶۔ عرف : وہ امور و معاملات جو لوگوں میں رائج اور متعارف ہو گئے ہوں۔ اچھے عرف و رواج کا شریعت نے اعتبار کیا ہے۔ لیکن حرام اور غلط چیزوں کا رواج عرف فاسد ہے جس کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جن امور میں شرعی حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود نہ وہ وہاں عرف کی بنیاد پر قانون سازی کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ عرف عام اور غالب ہو اور وہ عرف کسی شرعی نص کے خلاف نہ ہو۔

۷۷۔ عشر : دسواں حصہ۔ زمین کی پیداوار پر بطور زکوٰۃ واجب ہونے والا دسواں حصہ۔ اسلامی مملکت میں اہل ذمہ تاجروں سے مخصوص صورتوں میں لیا جانے والا ٹیکس۔

۷۸۔ عقد : معاملہ۔ جیسے خرید و فروخت وغیرہ۔ رشتۂ نکاح کو بھی عقد کہتے ہیں۔ ہر دو کے علاحدہ احکام ہیں۔

۷۹۔ عقیقہ : بچہ کی ولادت پر اللہ کے شکرانہ کے لئے جانور ذبح کرنا۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے۔ اسی دن بچہ کا نام رکھا جائے اور اس کے بال مونڈ کر صدقہ کیا جائے۔

۸۰۔ عمرہ : حج سے مشابہ مختصر عبادت۔ عمرہ میں احرام باندھ کر کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کی سعی اور اس کے بعد بال کٹائے جاتے ہیں۔ یہ مسنون ہے۔ اور سال میں کبھی بھی کیا جاسکتا ہے۔

۸۱۔ عموم بلوی : ایسی مشکل و پریشانی جو بیشتر لوگوں کو پیش آجائے اور اس سے بچنا دشوار ہو۔ ایسی دشواری عمومی ضرورت و حاجت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے شرعی احکام میں تخفیف اور رخصت حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۲۔ عیادت : مریض سے ملاقات اور اس کی دیکھ بھال کرنا۔ مریض کی مزاج پرسی اور عیادت کی بڑی ترغیب دی گئی ہے۔ اور اس میں بہت ثواب ہے۔ مذہب کے فرق کے بغیر ہر مریض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی عیادت کرنے کی ترغیب ہے۔

غ

۸۳۔ غروب : سورج کا ڈوب جانا، غروب سے کئی احکام وابستہ ہیں۔ غروب کے وقت نماز منع ہے۔ اس کے بعد مغرب کا وقت شروع اور روزہ ختم ہو کر افطار کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

۸۴۔ غسل : نہانا۔ کلی کرنے، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے اور پورے جسم پر پانی بہانے سے غسل کی فرضیت ادا ہو جاتی ہے، ناپاکی کی بعض حالتوں میں غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔ غسل کرنے کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

ف

۸۵۔ فتوی : پوچھنے والے کو شرعی حکم اس کی دلیل کے ساتھ بتانا۔ فتوی مطابق سوال ہوتا ہے۔ اس لئے خلاف واقعہ سوال پر فتوی سے حرام چیز حلال نہیں ہوتی ہے، فتوی کے کچھ آداب و احکام ہیں۔

۸۶۔ فدیہ : معاوضہ دے کر کسی چیز سے گلوخلاصی حاصل کرنا۔ قیدی کا معاوضہ فدیہ ہے۔ متعدد شرعی مسائل میں کسی کمی یا کوتاہی یا عدم عمل کی وجہ سے کوئی فدیہ دینا ہوتا ہے۔ فدیہ کی تعداد اور احکام علاحدہ علاحدہ ہیں۔

۸۷۔ فساد : صلاح و بھلائی کا عکس ہے۔ ایسی چیز جس کی وجہ سے کسی عمل پر اس کے نتائج شرعاً مرتب نہ ہوں اور عبادات میں پیش آجائے تو ان عبادات کی قضاء کرنی پڑے، فساد پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا حرام اور ممنوع ہے۔

۸۸۔ فسخ : معاملہ یا عقد کو کالعدم کر دینا۔ فسخ معاملات میں بھی ہوتا ہے اور ازدواجی رشتہ میں بھی، اگر شوہر سے طلاق حاصل نہ ہو تو شرعی اسباب کی بنیاد پر قاضی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔

۸۹۔ فطرہ : صدقہ فطر کو کہتے ہیں۔ یہ عید کی صبح تک موجود ہر شخص کی طرف سے نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس کے مستحقین بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

۹۰۔ فقہ : فہم و سمجھ۔ شرعی دلائل کی روشنی میں مستنبط کئے گئے عملی تفصیلی احکام 'فقہ اسلامی' ہیں۔ انسان کی عملی زندگی کے تفصیلی احکام فقہ سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اسلامی قانون ہے جس کے حلال و حرام حصہ کو جاننا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔

ق:

۹۱۔ قبضہ : چیز کو اپنے ماتحت اور اپنے تصرف میں کر لینا۔ کسی سامان کی خریداری کے بعد اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا ضروری ہے۔ بعض معاملات قبضہ کے بعد ہی مکمل ہوتے ہیں، قبضہ کی نوعیت سامانوں کے لحاظ سے علاحدہ ہوتی ہے۔

۹۲۔ قبلہ : کعبہ مشرفہ۔ مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں واقع اللہ کا گھر۔ نماز میں قبلہ کی جانب رُخ کرنا ضروری ہے۔ قبلہ کی جہت کے ساتھ کئی شرعی احکام متعلق ہیں۔

۹۳۔ قرآن : اللہ کی وہ کتاب جو رسول اللہؐ کے قلب پر نازل ہوئی، جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی اصل صورت میں بغیر کسی شک وشبہ کے پورے تواتر کے ساتھ منتقل ہوتے ہوئے مصحف کے اندر تحریری شکل میں موجود ہے۔ یہ اللہ کی واحد محفوظ کتاب ہے۔

۹۴۔ قضاء : فیصلہ۔ نزاع کا خاتمہ۔ قضاء قاضی کا منصب ہے۔ اس کے لئے مخصوص احکام وآداب ہیں اور قاضی کے لئے شریعت میں وسیع اختیارات ہیں۔

۹۵۔ قصاص : برابر بدلہ، مقتول کے ولی کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار ہوتا ہے۔ اگر ولی نہ معاف کرے اور نہ خون کے بدلہ دیت یعنی مالی معاوضہ قبول کرے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ اس کا نفاذ صرف سربراہ حکومت کر سکتا ہے۔

۹۶۔ قنوت : نماز میں ایک خاص موقع پر پڑھی جانے والی دعاء۔ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ کسی عمومی مصیبت کے وقت فجر کی نماز میں "قنوت نازلہ" پڑھی جاتی ہے۔

ک:

۹۷۔ کعبہ : البیت الحرام۔ مکہ مکرمہ میں اللہ کا پہلا گھر۔ نماز میں کعبہ کی جانب رُخ کیا جاتا ہے۔ کعبہ کے گرد چکر لگانا طواف کہلاتا ہے۔

۹۸۔ کفائت : نکاح میں مرد اور عورت کے درمیان مخصوص مساوات، عورت کے لئے مطلوب ہے کہ مرد اس کے ہم پلہ ہو۔ دینداری میں کفاءت کے علاوہ مختلف فقہاء کے نزدیک نسب، پیشہ اور دولت وغیرہ مختلف امور میں کفائت مطلوب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۹۔ کافر/کفر : چھپانا، انکار کرنا۔ اسلام کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جو عبادات اور چیزیں اللہ کے لئے مخصوص ہیں انھیں دوسرے کے لئے انجام دینا کفر ہے۔

۱۰۰۔ کفارۃ : کسی کوتاہی یا غلطی پر اس کی تلافی کے لئے لازم آنے والا عمل۔ کفارہ کبھی عمل کی شکل میں ہوتا ہے۔ کبھی اس میں مال خرچ کرنا ہوتا ہے۔ علاحدہ علاحدہ مسائل میں کفارہ کی الگ الگ شکلیں، مقدار اور احکام ہیں۔

م:

۱۰۱۔ مباح : اباحت، جواز۔ تمام چیزیں اصلا مباح اور جائز ہوتی ہیں۔ جن چیزوں سے شریعت نے منع کر دیا ہے ان کے علاوہ چیزیں مباح ہیں۔ بعض مخصوص عذر کی بناء پر مخصوص حالات میں کوئی حرام چیز مباح ہو جاتی ہے۔

۱۰۲۔ متعہ : کسی عورت کے ساتھ کچھ متعین وقت کے لئے نکاح کرنا۔ یہ نکاح حرام ہے۔

۱۰۳۔ متاع : وہ مال یا سامان جو طلاق کے بعد بیوی کو دیا جائے۔ عام حالات میں متاع دینا مستحب ہے۔ جنسی تعلق سے قبل طلاق کی صورت میں یہ مستحب نہیں ہے۔ اور اسی صورت میں اگر مہر مقرر نہ رہا ہو تو متاع دینا واجب ہے۔ اس کی مقدار میں شوہر کی حیثیت اور معروف طریقہ کا اعتبار ہے۔

۱۰۴۔ محرمات نکاح : وہ خواتین جن سے نکاح حرام ہے۔ بعض سے وقتی طور پر نکاح حرام ہوتا ہے، جیسے بیوی کی بہن یا دوسرے شخص کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی یا عدت والی عورت اور کچھ خواتین سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے جیسے ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی، بھانجی، رضائی ماں، خالہ، پھوپھی، ساس، بیوی کی بیٹی، بہو و رضائی بہن۔

۱۰۴۔ مرابحہ : تجارت کی ایک امانت والی قسم۔ اس میں سامان کی اصل قیمت خرید بتا کر اس پر کچھ واضح اضافی نفع کے ساتھ اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ جائز تجارت ہے۔

۱۰۵۔ مرض الموت : وہ خطرناک مرض جو موت تک برقرار رہے۔ مرض الموت میں مریض کے کچھ اعمال اور اسی طرح دوسرے کچھ احکام نافذ نہیں ہوتے ہیں۔

۱۰۶۔ مروۃ : حرم شریف کے پاس ایک پہاڑی جس کے اور صفا پہاڑی کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔ حج اور عمرہ میں عبادت کا ایک حصہ سعی ہے۔ صفا اور مروہ کو قرآن میں اللہ کے شعائر میں شمار کرایا گیا ہے۔

۱۰۷۔ مزدلفہ : میدان عرفات کے قریب ایک مقام۔ جہاں دوران حج دس ذی الحجہ کی شب گزاری جاتی ہے اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

۱۰۸۔ مسجد : سجدہ اور نماز کی جگہ، مسجد اللہ کا گھر ہے جو صرف اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر کے لئے ہے۔ مسجد اسلام کا شعار ہے۔ ہر مسلم آبادی میں مسجد کا قیام ضروری ہے اور اس کی تعمیر بڑے اجر کا باعث ہے۔ تین مسجدوں کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے یہ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوی ہیں۔

۱۰۹۔ مسح : وضو میں چوتھائی سر کا مسح فرض اور پورے سر کا مسح مسنون ہے۔ خفین (چمڑے کے یا دبیز کپڑے کے موزے) پر مسح کا اختیار مقیم شخص کے لئے ایک دن، ایک رات تک اور مسافر کے لئے تین دن رات تک ہے۔ زخم کی پٹی پر عذر کے وقت مسح کی گنجائش ہے۔

۱۱۰۔ مصافحہ : ہاتھ ملانا، مردوں کے لئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ عورت عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔ مرد اپنی محرم عورتوں سے مصافحہ کر سکتا ہے۔ لیکن اجنبی جوان شہوت والی عورت سے مرد کا مصافحہ حرام ہے۔

۱۱۱۔ مصلحت : مصلحت۔ مفسدۃ یعنی بگاڑ و نقصان کا برعکس ہے۔ شریعت کے تمام احکام انسانی مصلحت پر مبنی ہیں، مصلحت کی بنیاد پر شرعی احکام نئے کئے جاتے ہیں جنھیں استصلاح کہا جاتا ہے۔

۱۱۲۔ مضاربت : تجارت کی ایک قسم جس میں ایک فریق کی طرف سے رقم ہوتی ہے اور دوسرے فریق کی جانب سے محنت، مضاربت جائز طریقۂ تجارت ہے۔

۱۱۳۔ مقاصد شریعت : شریعت کے تمام احکام کچھ مقاصد کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ مقاصد انسانی مصالح ہیں جنھیں اللہ نے متعین فرما دیا ہے۔ مقاصد شریعت کو سامنے رکھ کر نئے مسائل کے احکام مستنبط کئے جاتے ہیں۔

۱۱۴۔ مہر : نکاح میں مرد کی جانب سے عورت کو دی جانے والی رقم یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامان۔ مہر دینا شرعاً ضروری ہے، اور وہ عورت کا خالص حق ہے۔ مہر کی مقدار اپنی حیثیت کے مطابق ہونی چاہئے۔

۱۱۵۔ میراث : مرنے والے شخص کا چھوڑا ہوا کل اثاثہ۔ میراث میت کے شرعی وارثین کا حق ہے۔ اور ہر دارث کا حصہ شریعت میں مقرر کیا ہوا ہے۔ اور ہر وارث اپنے حصہ کا مالک ہے۔

۱۱۶۔ میت : مر جانے والا شخص۔ میت کے لئے غسل، کفن، نماز جنازہ اور تدفین کا حکم ہے۔ میت سے متعلق متعدد شرعی احکام ہیں۔

ن:

۱۱۷۔ نجاست : گندگی۔ ایسی چیز جس کی وجہ سے نماز درست نہ ہو۔ نجاست کبھی ہلکی ہوتی ہے اور کبھی شدید۔ اسی طرح نجاست کبھی ظاہری ہوتی ہے اور کبھی حکمی طور پر ہوتی ہے۔ ہر ایک کے تفصیلی احکام ہیں۔

۱۱۸۔ نذر : اپنے آپ پر ایسے عمل کو اللہ کے لئے لازم کر لینا جو پہلے سے لازم نہیں رہا ہو۔ اچھی چیز کی نذر ماننا درست ہے اور پھر اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔

۱۱۹۔ نفقہ : خرچہ۔ شوہر پر شرعاً بیوی کا خرچہ لازم ہے۔ اسی طرح بچوں کے خرچے والد پر واجب ہیں۔ ہر رشتہ دار کے لئے مختلف حالات میں مختلف لوگوں پر نفقہ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

۱۲۰۔ نکاح : ایسا عقد جس کی وجہ سے دو مرد وعورت کے درمیان ازدواجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق جائز ہو جاتا ہے۔ نکاح کے لئے دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ضروری ہوتا ہے۔ نکاح کے مفصل احکام اور شرائط ہیں۔

۱۲۱۔ نوافل : نماز کی وہ قسم جس کی ادائیگی اور عدم ادائیگی میں اختیار ہوتا ہے۔ نمازوں کی طرح روزہ اور صدقات میں بھی فرض اور واجب و مسنون کے بعد نفل کا درجہ ہے۔

۱۲۲۔ نیت : دل کا ارادہ۔ کئی شرعی احکام میں نیت ضروری ہے۔ نیت کے لئے زبان سے الفاظ کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔ لیکن نیت کے الفاظ ادا کرنا بہتر ہے۔

ہ

۱۲۳۔ ہجرت : ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا۔ رسول اکرم اور صحابہ نے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تھی۔ اسلام کا ہجری کیلنڈر اسی واقعہ کی طرف نسبت رکھتا ہے۔

۱۲۴۔ وصیت : اپنے مرنے کے بعد اپنے متروکہ مال میں سے کسی خاص شخص یا مد کے لئے کوئی ہدایت کر جانا۔ ترکہ کے صرف ایک تہائی مال میں وصیت نافذ ہوتی ہے۔ وارث کے حق میں وصیت درست نہیں ہے۔

۱۲۵۔ وقف : اپنے مال یا کسی سامان کو کسی کار خیر کے لئے اللہ کے نام پر مخصوص کر دینا۔ وقف میں واقف کی شرطوں کا لحاظ کافی اہمیت رکھتا ہے۔

۱۲۶۔ ولیمہ : شادی کے موقع پر کی جانی والی دعوت۔ ولیمہ مسنون ہے۔ اس میں دوست واحباب کے ساتھ غریبوں کو بھی مدعو کرنا چاہئے۔ ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

پہلا باب

۱۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۹۸۵ء، صفحہ ا

۲۔ وزارت اوقاف کویت: الموسوعۃ الفقہیہ، مطبوعہ وزارت اوقاف کویت ۱۹۹۳ء جلد ا، صفحہ ۱۱۔۱۲

۳۔ ایضاً، صفحہ ۱۲۔۱۳

۴۔ عبدالوہاب خلاف: علم اصول الفقہ، دارالقلم کویت ۱۹۷۸ء، صفحہ ۱۲

۵۔ ڈاکٹر مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، مطبوعہ دارالقلم دمشق ۱۹۹۸ء، جلد ا، صفحہ ۱۵۳

۶۔ وزارت اوقاف کویت: الموسوعۃ الفقہیہ، مطبوعہ وزارت اوقاف کویت، جلد ا، صفحہ ۴۷۔۵۰

۷۔ ڈاکٹر مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ا، صفحہ ۶۶۔۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

۸۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۷۔۱۲

۹۔ بدرالدین زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۱ء، جلد ا، صفحہ ۲۹۵۔۳۰۳

۱۰۔ ولی اللہ دہلوی: الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، دارالسنۃ، لکھنؤ ۱۹۹۳ء
عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، دارالقلم کویت ۱۹۷۸ء، صفحہ ۳۲۔۳۳

۱۱۔ عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، صفحہ ۴۱۔۴۲

۱۲۔ مناظر احسن گیلانی: تدوین حدیث، مطبوعہ مکتبہ تھانوی، دیوبند ۱۹۸۳ء

۱۳۔ عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، دارالقلم کویت ۱۹۷۸ء، صفحہ ۴۱۔۴۲

۱۴۔ ابوزہرۃ: اصول الفقہ، مطبوعہ دارالفکر العربی، صفحہ ۱۹۷
عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، صفحہ ۴۵
مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ا، صفحہ ۷۷

۱۵۔ ایضاً،

۱۶۔ جصاص رازی: الفصول فی الاصول، مطبوعہ وزارت اوقاف کویت ۱۹۹۴ء
بدرالدین زرکشی: البحرالمحیط، مطبوعہ وزارت اوقاف کویت ۱۹۹۲ء
الزرقاء: المدخل الفقہی العام

۱۷۔ مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ا، صفحہ ۹۹ اور آگے
ابوزہرۃ: اصول الفقہ

۱۸۔ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ا، صفحہ ۱۴۱
عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، صفحہ ۸۹
ابن عابدین: نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف ضمن مجموعہ رسائل ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عابدین، مطبوعہ عالم الکتب

۱۹۔ ابوزھرۃ: اصول الفقہ، صفحہ ۲۹۵

عبدالوھاب خلاف: علم اصول الفقہ، صفحہ ۹۲

۲۰۔ ابوزہرۃ: اصول الفقہ، صفحہ ۲۸۷

۲۱۔ عبدالوہاب خلاف: علم اصول الفقہ، صفحہ ۹۳

ابوزہرۃ: اصول الفقہ، صفحہ ۲۰۵

۲۲۔ ایضاً، صفحہ ۲۱۲

تیسرا باب

۲۳۔ مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ۱، صفحہ ۱۶۵ اور آگے

۲۴۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۱۶ اور آگے

۲۵۔ مناظر احسن گیلانی: تدوین حدیث، ۔

۲۶۔ مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ۱، صفحہ ۱۶۵۔۱۷۲

خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۱ تا ۷۹

وزارت اوقاف کویت: الموسوعہ الفقہیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۳۔۲۴

۲۷۔ مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ۱، صفحہ ۱۷۳۔۱۸۳

خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۸۰ اور آگے

وزارت اوقاف کویت: الموسوعہ الفقہیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۵۔۲۷

ابن القیم: إعلام الموقعین عن رب العالمین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۶ء

۲۸۔ وزارت اوقاف کویت: الموسوعہ الفقہیہ، صفحہ ۲۷۔۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۱۰۰ اور آگے
مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ۱، صفحہ ۱۸۵۔۱۹۸

۲۹۔ ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغہ، مطبوعہ دار التراث مصر ۱۹۵۵ء جلد ۱
مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام، جلد ۱، صفحہ ۱۹۹۔۲۰۲
خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی، صفحہ ۱۲۶

۳۰۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی،
مصطفیٰ زرقاء: المدخل الفقہی العام۔

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ ایضاً

وزارت اوقاف کویت: الموسوعہ الفقہیہ، جلد اول۔

چوتھا باب

۳۴۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، دار صادر، بیروت، جلد ۵، صفحہ ۴۰۵۔۴۱۵
ابن خلدون: تاریخ ابن خلدون، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۲ء، جلد ۱، صفحہ ۴۷۶
عبدالحی لکھنوی: مقدمہ الجامع الصغیر، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ پاکستان ۱۹۹۰ء
ابو زہرۃ: ابو حنیفہ، حیاتہ، عصرہ
خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی
شبلی نعمانی: سیرت النعمان، دار المصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۹۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، جلد ۶، صفحہ ۱۳۵۔۱۳۸
ابن خلدون: تاریخ ابن خلدون، جلد اول
ابوزہرۃ: مالک، حیاتہ وعصرہ
خضری: تاریخ التشریع الاسلامی

۳۶۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، جلد ۶، صفحہ ۱۶۳۔۱۶۹
ابن خلدون: تاریخ ابن خلدون، جلد ۱، صفحہ ۲۷۶۔۲۸۲
ابوزہرۃ: الشافعی، حیاتہ وعصرہ
خضری: تاریخ التشریع الاسلامی

۳۷۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان
جلد اول، صفحہ ۶۳۔۶۵
ابن خلدون: تاریخ ابن خلدون
جلد ۱ صفحہ ۴۷۶۔۴۸۲
ابوزہرۃ: احمد بن حنبل، حیاتہ وعصرہ
خضری: تاریخ التشریع الاسلامی
ترکی عبدالمحسن: اصول الامام احمد، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ ۱۹۹۶ء
ابن القیم: اعلام الموقعین، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت

۳۸۔ محمد اسلم سیف قاضی: تاریخ تحریک اہل حدیث، مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگر نئی دہلی ۱۹۹۶ء
اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مختصر، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

۳۹۔ صبحی محمصانی: فلسفہ التشریع الاسلامی، اردو ترجمہ، مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۸۱ء
اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوزہرۃ: الامام جعفر الصادق

۴۰۔ صبحی محمصانی: فلسفہ التشریع الاسلامی

اردو دائرہ معارف اسلامیہ

ابوزہرۃ: الامام زید بن علی

۴۱۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی

زین الساجدین میرٹھی: مذہب فقیہہ الشام الامام اوزاعی، مطبوعہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

۴۲۔ خضری بک: تاریخ التشریع الاسلامی

۴۳۔ ایضاً

۴۴ ایضاً

جمال الدین عطیہ: التنظیر الفقہی، اردو ترجمہ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا ۱۹۹۳

پانچواں باب

۴۵۔ جمال الدین عطیہ: التنظیر الفقہی، اردو ترجمہ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا ۱۹۹۳ء

ابن خلدون: تاریخ ابن خلدون

ابوزہرۃ: اصول الفقہ

ابن قیم: اعلام الموقعین

۴۶۔ علی احمد ندوی: القواعد الفقہیہ۔

الزرقاء: المدخل الفقہی العام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد روکی: قواعد الفقہ، مطبوعہ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ ۱۹۹۸

۴۷۔ ابن نجیم: الاشباہ والنظائر، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۳ء

قرافی: الفروق، مطبوعہ عالم الکتب بیروت

جمال الدین عطیہ: التنظیر الفقہی، اردو ترجمہ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا ۱۹۹۳

۴۸۔ شاطبی: الموافقات فی اصول الشریعہ، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت

عبدالوہاب خلاف: علم اصول الفقہ

یوسف حامد عالم: المقاصد العامہ للشریعۃ الاسلامیۃ، مطبوعہ المعہد العالمی للفکر الاسلامی امریکہ ۱۹۹۱ء

احمد ریسونی: مقاصد الشریعہ عند الامام الشاطبی، مطبوعہ المعہد العالمی للفکر الاسلامی، امریکہ ۱۹۹۵

چھٹا باب

۴۹۔ ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ

ولی اللہ دہلوی: عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید، مطبوعہ شرکۃ المطبوعات العلمیہ مصر ۱۳۲۷ھ

ابوزہرۃ: اصول الفقہ

عبدالوہاب خلاف: علم اصول الفقہ

عبدالحی لکھنوی: النافع الکبیر

قاضی مجاہد الاسلام قاسمی: مباحث فقہیہ، مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا،

شاطبی: الموفقات فی اصول الشریعۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزالی: المستصفی من علم الاصول، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۹۷ء

ساتواں باب

۵۰۔ ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ
غزالی: المستصفی من علم الاصول، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۹۷ء

۵۱۔ ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ

۵۲۔ وھبۃ زحیلی: اسباب اختلاف وجہات النظر الفقہیہ، مطبوعہ دار المکتبی ۱۹۹۸ء
ابن تیمیہ: رفع الملام عن الأئمہ الاعلام
ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ

۵۳۔ ابن تیمیہ: اقتضاء الصراط المستقیم، مطبوعہ وزارۃ الشؤن الاسلامیۃ والاوقاف سعودی عرب ۱۹۹۹
ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ

۵۴۔ ولی اللہ دہلوی: حجۃ اللہ البالغۃ
محمد عوامہ: اثر الحدیث الشریف فی اختلاف الفقہاء، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۹۹۷ء
رابطہ عالم اسلامی: مکہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے، اردو ترجمہ مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا
اسلامک فقہ اکیڈمی: اہم فقہی فیصلے،

۵۵۔ غزالی: المستصفی من علم الاصول
سابق حوالہ جات

۵۶۔ سابق حوالہ جات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۷۔ ولی اللہ دہلوی: التفہیمات الالہیۃ، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل ۱۳۵۵ھ

آٹھواں باب

۵۸۔ فکر اسلامی، معاصر فقہ اسلامی نمبر، بستی ۲۰۰۰ء
متعلقہ فقہی تصنیفات وتالیفات

نواں باب

۵۹۔ وزارت اوقاف کویت: الموسوعہ الفقہیہ، مختلف جلدیں اور متعلقہ مباحث

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ

INDEX

- شخصیات
- مقامات
- کتابیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخصیات

الف

ابراہیم (علیہ السلام)	۲۵۳
ابراہیم بن خالد کلبی	۱۲، ۱۲۷
ابراہیم بن علی	۲۳۳
ابراہیم نخعی	۱۱۰، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۸۲
ابن تیمیہ	۲۳۶، ۲۴۴، ۳۸۲
ابن حجر	۲۳۴
ابن حزم	۱۲، ۱۴۹، ۱۵۰، ۲۴۰
ابن خلدون	۲۷۸، ۲۷۹
ابن خلکان	۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰
ابن سیرین	115
ابن عابدین (شامی)	۲۲۹، ۲۷۶
ابن عبد الحکم	۲۸۲
ابن قدامہ	۱۳۲، ۲۳۵، ۲۳۶
ابن ماجہ	۴۲، ۴۶، ۸۶، ۱۳۹، ۱۶۰
ابن قیم	۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن نجیم	۲۲۸، ۲۸۱
ابن ہمام	۱۵۹، ۲۲۸
ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ)	۳۹، ۴۲، ۵۱، ۷۶، ۷۸، ۱۳۵
	۱۳۹، ۲۰۰، ۲۰۴
ابوبکر بن احمد اثرم	۱۳۱
ابوبکر خلال	۲۳۵
ابوبکر بن عیاش	۱۳۰
ابوثور ابراہیم بن خالد	۱۴۸، ۱۵۲، ۱۸۲
ابوجعفر مرادی	۱۴۲
ابوجعفر طوسی	۱۴۰
ابوحنیفہ	۹، ۲۷، ۴۸، ۶۱، ۶۵، ۸۴، ۸۵،
	۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۰،
	۱۴۱، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۶۱، ۱۸۲، ۲۱۷
ابوزہرہ	۶۳، ۱۴۲، ۱۵۹، ۲۷۶، ۲۷۷،
	۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱
ابوسلیمان جوزجانی	۱۱۶
ابوشاہ یمنی	۴۱
ابوعامر	۱۱۸
ابواللیث سمرقندی	۹۱، ۱۱۷
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۷۷، ۱۷۲
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۱۱۸، ۲۰۴، ۲۰۵
ابویوسف یعقوب	۱۱۰، ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۳۰، ۱۵۸، ۱۸۲، ۲۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن حجاج مروزی	۱۳۱
احمد بن حنبل	۱۰، ۴۸، ۶۱، ۶۵، ۸۴، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۸۲، ۲۱۷، ۲۳۵، ۲۷۹
احمد بن عبید اللہ	۱۶۴
احمد بن یحی	۲۳۹
احمد بن یحی بخاری	۱۲۷
احمد رضا خاں	۲۴۶
احمد ریسونی	۱۶۸، ۲۸۱
اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ	۱۳۱، ۱۴۸
اسد بن فرات	۱۲۲
اسماعیل بن جعفر	۱۳۶
اسماعیل بن یحیٰی مزنی	۱۲۷
اشرف علی تھانوی	۲۴۵
اشہب بن عبدالعزیز	۱۲۲
امتیاز احمد	۲۴۸
اورنگ زیب عالمگیر	۹۵، ۲۲۹
اوزاعی	۱۱، ۱۲، ۸۴، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۸۲

ب

باقلانی قاضی	۱۵۸
بدرالدین زرکشی	۲۷۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ث

ثناء اللہ امرتسری	۱۳۴

ج

جبرئیل علیہ السلام	۳۸،۲۵
جصاص رازی	۲۷۶،۱۵۹
جعفر بن حسن حلی	۲۳۷
جعفر بن حسین حلی	۱۴۰
جعفر صادق	۱۴۶،۱۳۹،۱۳۸،۱۳۶،۱۱۹،۸۴،۱۱
جلال الدین سیوطی	۲۰۹،۱۶۴
جلال الدین محلی	۲۳۴
جمال الدین حسن بن یوسف	۱۴۰
جمال الدین عطیہ	۲۸۱،۲۸۰،۱۶۸
جوینی عبدالملک	۱۶۸،۱۵۸

ح

حبیب اللہ قاسمی	۲۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بن احمد حیمی	۱۴۲
حسن بن زیاد	۱۸۴،۱۱۶
حسن بن زید بن احمد	۱۴۲
حسن بن صالح بن حی	۱۴۲
حسن بن علی رضی اللہ عنہ	۱۳۵
حسن بن محمد صباح	۱۲۷
حسن بن یسار بصری	۱۵۴،۱۱۵،۱۲
حسن روح	۱۳۸
حسن عسکری	۱۳۶
حسن مروزی قاضی	۱۶۱
حسین بن احمد صنعانی	۲۳۹
حسین بن احمد حیمی	۱۴۲
حسین بن علی رضی اللہ عنہ	۲۳۹،۱۴۱،۱۳۹،۱۳۵
حفصہ رضی اللہ عنہ	۷۹،۷۸
حماد بن ابو سلیمان	۱۱۱،۱۱۰

خ

خالد سیف اللہ	۲۴۸،۲۴۳
خرقی ابوالقاسم	۱۳۲
خضری بک	۲۸۰،۲۷۹،۲۷۸،۲۷۷،۲۷۶،۲۷۵،۱۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل احمد ۲۴۷
خلیل بن اسحاق ۲۳۱

د

داؤد علیہ السلام ۲۵۳
داؤد ظاہری ۱۲، ۸۴، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۹
دباس ابو طاہر ۱۶۱
دبوسی ابو زید ۱۶۱

ر

ربیع بن عبد الرحمٰن ۱۱۹، ۱۲۰
ربیع بن سلیمان مرادی ۱۲۷
رسول اللہ ﷺ ۳، ۵، ۱۹، ۲۶، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۶، ۵۶، ۶۴، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۸۰، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۳۵، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۶۱، ۱۷۲، ۱۷۶، ۱۸۴، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۸، ۲۱۱، ۲۲۲، ۲۵۵، ۲۶۲، ۲۶۸، ۲۷۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رشید احمد ۲۴۷

ز

زفر ۱۸۲
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ۳۹، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۱۱۸
زید بن علی ۱۱، ۸۴، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۲، ۲۳۹، ۲۸۰
زین الدین بن ابراہیم ۱۶۴
زین الدین بن نور عاملی ۲۳۸
زین الساجدین ۱۴۶، ۲۸۰

س

سرخسی ۱۱۶، ۱۵۹، ۲۲۸
سعید القطان ۱۳۰
سعید بن المسیب ۱۱۵، ۱۸۲، ۲۱۷
سفیان بن سعید ثوری ۱۲، ۸۴، ۱۲۰، ۱۵۲، ۱۸۲،
سفیان بن عیینہ ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۳۰
سلیمان بن خلف باجی ۲۳۰
سید سابق ۲۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ش

شاطبی ابو اسحاق ۱۶۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۲۸۱

شافعی ۱۰، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۵۹، ۶۱، ۶۵، ۸۴، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۴۱، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۷۷، ۱۸۲، ۲۰۹، ۲۱۷، ۲۷۹

شبلی نعمانی ۲۷۸

شریح قاضی ۷۷

شریک بن عبداللہ نخعی ۱۲، ۸۴، ۱۵۶

شعبی ۱۱۱

شعرانی ۲۰۹

شمس الحق عظیم آبادی ۱۳۴

شہاب الدین عمیرۃ ۲۳۴

شہاب الدین قرانی ۱۶۴

شیث علیہ السلام ۲۵۳

ص

صالح بن احمد ۱۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبحی محمصانی	۲۷۹، ۲۸۰
صدر شہید	۱۱۷

ط

طبرانی	۴۳، ۱۷۲
طبری محمد بن جریر	۱۲، ۱۴۷

ظ

ظفر احمد	۲۴۸
ظفیر الدین	۲۴۶

ع

عائشہ رضی اللہ عنہا	۷۷، ۱۱۸، ۲۰۵
عبدالباقی بن یوسف	۱۳۱
عبدالحی لکھنوی	۲۷۸، ۲۸۱
عبدالسلام سعید سحنون	۱۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالکریم ۲۴۸
عبدالکریم زیدان ۲۴۲
عبدالرحمٰن بن ابوبکر ۱۳۹
عبدالرحمٰن جزیری ۲۴۱
عبدالرحمٰن بن قاسم ۱۲۲، ۱۸۲
عبدالرحمٰن بن محمد ۲۲۹
عبدالرحمٰن بن مہدی ۱۳۰
عبدالرحمٰن بن ہرمز ۱۱۹
عبدالرحمٰن مبارکپوری ۱۳۴
عبدالرحیم لاچپوری ۲۴۶
عبدالعزیز بن باز ۲۴۵
عبدالعزیز بن جعفر ۱۳۲
عبداللہ بن احمد ۱۳۱، ۱۴۹
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ۷۷، ۱۲۳، ۱۲۵، ۲۰۴، ۲۱۷
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ۷۷، ۷۸، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۵، ۲۰۴
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۴۱، ۲۰۴
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۷۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۲۳
عبداللہ بن مبارک ۱۲۰
عبداللہ بن المقفع ۲۲۱
عبداللہ مفتاح ۲۳۹
عبداللہ بن وہب ۱۲۲، ۱۸۲
عبیداللہ مبارکپوری ۱۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبید اللہ اسعدی	۱۵۹
عبدالمحسن ترکی	۲۷۹
عبدالملک بن حبیب	۱۲۲
عبدالملک بن ماجشون	۱۲۲
عبدالوہاب بن علی سبکی	۱۶۴
عبدالوہاب خلاف	۱۵۹، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۸۱
عثمان بن سعید	۱۳۸
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۳۹، ۵۲، ۷۸، ۱۳۵
عزیز الرحمٰن	۲۴۶
عطاء بن ابی رباح	۱۴۵
عطاء اللہ حنیف	۱۳۴
علقمہ	۱۱۰، ۱۱۳
علاء الدین سمرقندی	۲۲۷
علاء الدین کاسانی	۲۲۸
علال فاسی	۱۶۸
علی احمد ندوی	۱۶۱، ۲۸۰
علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ	۴۱، ۷۷، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۵۷، ۱۷۲
علی بن احمد عدوی	۲۳۱
علی بن محمد سمری	۱۳۸
علی رضا	۱۳۶
علی زین العابدین	۱۳۶، ۱۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی ہادی	۱۳۶
عمر بن حسین خرقی	۲۳۵
عمرو بن حزم	۴۱
عمر بن عبدالعزیز	۸۲، ۲۰۹
عمر بن ابوسلمہ	۱۲۳
عمر بن علی سراج الدین	۱۶۴
عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)	۴۳، ۵۲، ۶۰، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۳۵، ۱۶۱، ۱۷۲، ۲۰۰، ۲۰۴
عیسی علیہ السلام	۶۲
عیسی بن ابان	۱۱۵

غ

غزالی	۱۶۸، ۲۳۳، ۲۸۲

ف

فخر الاسلام بزدوی	۱۵۹
فراست علی	۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ک

کفایت اللہ مفتی ۲۴۶

ق

قاسم بن ابراہیم ۱۴۲
قاسم بن محمد ۱۳۹
قرافی ۲۸۱

ل

لیث بن سعد ۸۴، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۸۲

م

مالک بن انس ۱۰، ۴۸، ۶۱، ۶۵، ۸۴، ۸۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۸۲، ۲۰۸، ۲۱۵،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷، ۲۲۲، ۲۷۹

مامون الرشید ۱۳۰

مجد الدین ۲۳۵

مجاہد الاسلام قاسمی ۱۰۴، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۸۱

محمد اسلم سیف ۲۷۹

محمد باقر ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۶

محمد بن ابوبکر ۱۲۲

محمد بن احمد مروزی ۱۱۶

محمد بن احمد بن رشد ۲۳۰

محمد بن احمد بن جزی ۲۳۱

محمد بن احمد شربینی ۲۳۴

محمد بن جواد عاملی ۲۳۸

محمد بن جمال مکی ۲۳۸

محمد بن حسن شیبانی ۸۷، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۴،
۱۵۸، ۱۶۳، ۱۸۲، ۲۱۷

محمد بن رملی ۲۳۴

محمد بن سماعہ ۱۱۵

محمد بن شہاب زہری ۱۱۹، ۱۴۵

محمد بن صالح کرابیسی ۱۶۴

محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ۱۲، ۸۴، ۱۵۱

محمد بن عبدالرحمن حطاب ۲۳۱

محمد بن عبداللہ قرشی ۲۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عثمان بن سعید ۱۳۸

محمد بن علی ترمذی ۱۶۸

محمد بن علی بن بابویہ قمی ۱۴۰، ۲۳۷

محمد بن مفلح مقدسی ۲۳۶

محمد بن موازی ۱۲۲

محمد بن یحیٰی انصاری ۱۱۹

محمد بن یعقوب کلینی ۱۴۰، ۲۳۷

محمد جوناگڑھی ۱۳۴

محمد حسن طوسی ۲۳۷

محمد حمید اللہ ۲۰۹

محمد روکی ۲۸۱

محمد زحیلی ۲۳۳

محمد سجاد ۲۴۷

محمد شفیع ۲۴۷

محمد طاہر بن عاشور ۱۶۸

محمد علیش مالکی ۲۳۲

محمد نذیر حسین ۲۴۵

محمد عوامہ ۲۰۹، ۲۸۲

محمود حسن ۲۴۶

مرغینانی ۲۲۸

مزنی ۴۶، ۱۲۷، ۱۸۲

مسلم بن خالد زنجی ۱۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصطفیٰ زرقاء	۶۱، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۰
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	۷۸، ۱۷۲
معروف دوالیبی	۱۵۹
مکحول	۱۴۵
مناظر احسن گیلانی	۲۷۶، ۲۷۷
منصور ابو جعفر	۱۱۲، ۱۲۰، ۲۰۸، ۲۲۱
منصور بن یونس بہوتی	۲۳۶
موسیٰ (علیہ السلام)	۶۲
موسیٰ بن احمد مقدسی	۲۳۶
موسیٰ بن عقبہ	۱۲۰
موسیٰ کاظم	۱۳۶
مہدی	۱۲۰

ن

ناطفی	۹۱، ۱۱۷
نافع	۱۱۹، ۱۴۵
نذیر حسین دہلوی	۱۳۳، ۱۳۴
نظام شیخ	۲۲۹
نظام الدین	۲۴۸
نعمان بن ثابت	۱۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمان بن محمد تمیمی ۱۳۶
نفس زکیہ ۱۲۰

و

وحید الزماں نواب ۱۳۴
وکیع بن جراح ۱۳۰
ولی اللہ دہلوی ۱۷، ۱۷۹، ۱۸۵، ۱۸۶، ۲۰۹، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳
وہبہ زحیلی ۱۵۹، ۲۲۲، ۲۴۱، ۲۸۲

ھ

ہادی یحیی ۱۴۲
ہارون الرشید ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۲۴، ۲۱۷
ہشام بن عبدالملک ۲۴۱
ہیثم بن بشیر ۱۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ی

یحییٰ بن حسان	۱۲۳
یحییٰ بن سعید	۱۲۰
یحییٰ بن شرف نووی	۲۳۳، ۲۳۴
یوسف بن یحییٰ بویطی	۱۲۷، ۱۸۲
یوسف حامد العالم	۱۶۸، ۲۸۱
یوسف قرضاوی	۲۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقامات

آئرلینڈ	۱۰۱
اعظم گڈھ	۲۷۸
امارات	۱۰۰
امریکہ	۲۸۱
آندھراپردیش	۱۰۱
اندلس	۱۴۵
ایران	۱۱۲، ۱۳۸
بستی	۲۸۳
بغداد	۹۳، ۱۱۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۸، ۱۴۸
بدر	۱۱۹
بعلبک	۱۴۵
بیروت	۱۴۶، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۲
جدہ	۲۸۱
حجاز	۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۳۰
حراء	۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلہ ۱۳۸
خیزران ۱۱۲
دمشق ۱۴۱، ۲۷۵
دہلی ۲۷۹
دیوبند ۲۷۶
ڈابھیل ۲۸۳
رقہ ۱۱۶، ۱۴۰
رے ۱۳۸
سعودی عرب ۲۸۲
سوڈان ۱۰۰
شام ۹۸، ۱۰۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۸، ۱۴۵، ۱۴۶
طبرستان ۱۴۷
عراق ۹۸، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵،
۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۲
غزہ ۱۲۴
فلسطین ۱۲۴
قرطبہ ۱۴۹
قطر ۱۰۰
قم ۱۳۸
کوفہ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۸، ۱۵۱
کویت ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۳، ۲۲۲، ۲۴۵، ۲۷۵،
۲۷۶، ۲۷۷، ۲۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہد ۱۳۸

مصر ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۲۳۲، ۲۷۸، ۲۸۱

مدینہ منورہ ۷۳، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۳۱، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۵۶

نجران ۱۲۳

نجف ۱۳۸، ۱۳۰

لاہور ۲۷۹

لبنان ۱۳۸، ۲۷۵

ہندوستان ۱۰۱، ۱۳۸، ۲۱۰، ۲۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیں

الف

ابطال التقلید ۱۳۹
ابطال القیاس ۱۳۹
ابن ماجہ ۴۲، ۴۶، ۸۶، ۱۳۹، ۱۶۰
ابو داؤد ۴۲، ۸۶، ۱۳۴، ۱۳۹، ۱۷۲
الاتقان ۲۰۹
اثر الحدیث الشریف فی اختلاف الفقہاء ۲۰۹، ۲۸۲
احسن الفتاوی ۲۴۷
الاحکام فی اصول الاحکام ۱۵۰
احکام القرآن ۱۷۶
اسباب اختلاف الفقہاء ۲۸۲
الاستبصار ۱۴۰، ۲۳۷
الاشباہ والنظائر ۶۹، ۱۶۴، ۲۸۱
الاصل ۱۱۵
اصول الامام احمد ۲۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول البزدوی ۱۵۹
اصول السرخسی ۱۵۹
اصول الفقہ ۲۸۱، ۲۷۶، ۲۷۷
اصول کرخی ۱۶۱
اِعلام الموقعین ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۰
اقتضاء الصراط المستقیم ۲۸۲
الاقناع ۲۳۵
الأم ۸۷، ۱۲۷
الامالی ۱۱۶
امداد الاحکام ۲۴۸
امداد الفتاوی ۲۴۵
امداد المفتین ۲۴۷
اہم فقہی فیصلے ۲۸۲

ب

البحر الرائق ۲۲۸
البحر الزخار ۲۳۹
البحر المحیط ۲۷۶
بخاری شریف ۲۷، ۴۲، ۸۶، ۱۰۸، ۱۷۳، ۱۹۷
بدائع الصنائع ۲۲۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدایۃ المجتہد	۲۳۰
البرہان	۱۵۹، ۱۶۸، ۲۷۶

ت

تاریخ ابن خلدون	۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰
تاریخ تحریک اہل حدیث	۲۷۹
تاریخ التشریع الاسلامی	۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰
تاسیس النظر	۱۶۱
التحریر	۲۷۸
تحفۃ الاحوذی	۱۳۴
تحفۃ الفقہاء	۲۲۷
تحفۃ المحتاج	۲۳۴
تدوین حدیث	۲۷۶، ۲۷۷
تذکرۃ الفقہاء	۱۴۰
ترمذی شریف	۲۷، ۴۲، ۴۳، ۷۴، ۷۶، ۱۳۹، ۲۰۸
التفہیمات	۲۸۳
التقریب	۱۵۸
التنظیر الفقہی	۲۸۰، ۲۸۱
تہذیب الاحکام	۱۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج

جامع صغیر ۸۷، ۱۱۵، ۲۷۸
جامع کبیر ۸۷، ۱۱۵
جمہرۃ القواعد الفقہیہ فی المعاملات المالیہ ۱۶۱

ح

حاشیہ قلیوبی وعمیرۃ ۲۲۴، ۲۳۴
حبیب الفتاوی ۲۴۷
الحج واسرارہ ۱۶۸
حجۃ اللہ البالغۃ ۱۷۹، ۱۸۵، ۱۸۶، ۲۰۵، ۲۰۸، ۲۱۶،
۲۷۸، ۲۸۱، ۲۸۲
الحطۃ ۱۳۴
الخرشی علی مختصر خلیل ۲۳۱

د

دائرۃ معارف اسلامیہ ۲۷۹، ۲۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار قطنی ۲۰۸،۷۵
دعائم الاسلام ۱۳۷

ر

ردالمختار ۲۲۹
الرسالہ ۱۵۸،۱۲۸،۱۲۷،۸۵
رفع الملام عن الائمۃ الاعلام ۲۸۲
رقیات ۱۱٦
الروض النضیر ۲۳۹،۱۴۲
الروضۃ البہیۃ ۲۳۸

ز

زرقانی علی خلیل ۲۳۱
زیادات ۱۱۵،۸۷
زبور ۲۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س، ش

السنن	۱۳۲
شرائع الاسلام	۱۴۰
الشرح الکبیر	۲۳۶
شفاء العلیل	۱۶۸

ص، ط

الصلاۃ ومقاصدہا	۱۶۸
طبرانی	۴۳، ۱۷۰

ع، غ

العدوی علی مختصر خلیل	۲۳۱
عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید	۱۸۵، ۲۸۱
علم اصول الفقہ	۲۸۱
عون المعبود	۱۳۴
غیاث الامم فی التیاث الظلم	۱۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف

فتاوی امارت شرعیہ	۲۴۷
فتاوی تنقیح العقول	۱۶۴
فتاوی ثنائیہ	۱۳۴
فتاوی خلیلیہ	۲۴۷
فتاوی دار العلوم	۲۴۶
فتاوی رحیمیہ	۲۴۶
فتاوی رضویہ	۲۴۶
فتاوی شرعیہ	۲۴۵
فتاوی عالمگیریہ	۲۲۹،۹۵
فتاوی قاضی	۲۴۸
فتاوی معاصرۃ	۲۴۵
فتاوی نذیریہ	۲۴۵
فتح البیان	۱۳۴
فتح العلام	۱۳۴
فتح القدیر	۲۲۸
الفروع	۲۳۵
الفروق	۲۸۱،۱۶۸،۱۶۴،۶۹
الفصول فی الاصول	۲۷۶،۱۵۹
فکر اسلامی	۲۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲۴۱

الفقہ الاکبر ۲۷

فقہ السنۃ ۲۴۳

الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۲۴۱

فلسفۃ التشریع الاسلامی ۲۷۹، ۲۸۰

الفوز الکبیر ۲۷۶

ق

قاموس الفقہ ۲۴۲

قدوری ۲۲۷

قواعد الاحکام ۱۴۰

قواعد الفقہ ۲۸۱

القواعد الفقہیہ ۱۶۱، ۲۸۰

القواعد النورانیۃ ۲۳۵

القوانین الفقہیہ ۲۳۱

قرآن کریم ۱۹، ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۵۷،
۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۷۴، ۷۷، ۷۸،
۷۹، ۸۰، ۸۴، ۱۰۷، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵،
۱۲۲، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۴۷، ۱۴۸،
۱۴۹، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۶۵، ۱۶۸، ۱۷۲،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۸۴، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴،
۱۹۵، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۶، ۲۱۱،
۲۱۵، ۲۶۱، ۲۶۱

ک

الکافی ۱۱۶، ۱۴۰، ۲۳۷
کتاب الفتاوی ۲۴۸
کشف الخفاء ۷۵، ۲۰۸
کشاف القناع ۲۳۵
کفایت المفتی ۲۴۶
کنز الدقائق ۲۲۹
کیسانیات ۱۱۶

ل

اللمعۃ الدمشقیۃ ۲۳۹

م

مباحث فقہیہ ۲۸۱
مبسوط ۸۷، ۱۱۵، ۱۱۶، ۲۲۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

المجرد	۱۱۶
مجمع الانہر	۲۲۹
المجموع	۱۴۲، ۲۳۳، ۲۴۰
مجموع فتاوی ابن تیمیہ	۲۴۴
مجموع فتاوی ابن باز	۲۴۵
مجموع الفقہ	۲۳۹
مجلۃ الاحکام العدلیہ	۸، ۹۶، ۹۷، ۱۶۱
المحرر فی الفقہ	۲۳۵
المحلی	۱۵۰
مختصر	۸۷
مختصر خرقی	۲۳۵
مختصر خلیل	۲۳۱
مختصر قدوری	۲۲۷
المختصر النافع	۲۳۷
المدخل الفقہی العام	۱۶۱، ۲۰۹، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۰
المدونۃ الکبری	۱۲۲، ۲۳۰
مذہب فقیہ الشام الاوزاعی	۲۸۰
مرعاۃ المفاتیح	۱۳۴
المستصفی	۱۶۸، ۲۸۲
مسلم شریف	۴۲، ۱۶۱، ۱۹۷
مسند احمد	۸۶، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۹۱
مشکوۃ المصابیح	۱۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المغنی	۲۳۵،۱۳۲
مغنی المحتاج	۲۳۴
مفتاح الکرامۃ	۲۳۸
المفصل فی احکام المرأۃ	۲۴۲
مقاصد الشریعہ	۲۸۱
المقاصد العامہ للشریعۃ الاسلامیہ	۲۸۱
المقدمات الممہدات	۲۳۰
المنتقی	۲۳۰
ملتقی الابہر	۲۲۹
المنتزع المختار	۲۳۹
المنثورات	۲۴۴
منح الجلیل	۲۳۴
المنخول	۱۶۸،۱۵۹
منہاج الطالبین	۲۳۴
المہذب	۲۳۳
من لایحضرہ الفقیہ	۲۳۷،۱۴۰
المیزان الکبری	۲۰۹
موازیۃ	۱۲۲
الموافقات فی اصول الشریعۃ	۲۸۱،۱۷۶،۱۶۸
مواہب الجلیل	۲۳۱
الموسوعہ الفقہیہ	۲۷۵،۲۴۲
موطا امام مالک	۱۳۹،۱۲۴،۱۲۱،۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ن

النافع الکبیر	۲۸۱
نشر العرف فی بیان بناء بعض الاحکام علی العرف	۲۷۶
النوازل	۱۱۷
نہایۃ الکتاب	۲۳۴

و

الواضحہ	۱۲۲
الواقعات	۱۱۷
الوجیز	۲۳۳
وفیات الاعیان	۲۷۸،۲۷۹

ھ

ہارونیات	۱۱۶
ھدایہ	۲۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

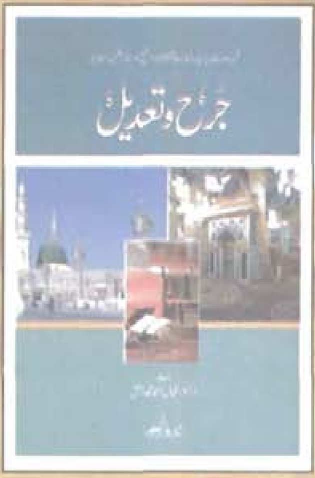

مکتبہ قاسم العلوم